ارشاد باری تعالیٰ

وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَاۤ اَمۡوَالُکُمۡ
وَاَوۡلَادُکُمۡ فِتۡنَۃٌ ۙ
وَّاَنَّ اللّٰہَ عِنۡدَہٗۤ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ

(سورۃ الانفال:29)

ترجمہ : اور جان لو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد محض ایک آزمائش ہیں اور یہ (بھی) کہ اللہ کے پاس ایک بہت بڑا اجر ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 73

شمارہ 3

بدر

ہفت روزہ قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈیا
80 ڈالرامریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

6 رجب 1445 ہجری قمری ● 18 صلح 1403 ہجری شمسی ● 18 جنوری 2024ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 جنوری 2024 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں 128 ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب وبابرکت انعقاد

یہ زمانہ مسیح موعود کی بعثت کا زمانہ ہے اور حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی وہ مسیح موعود
اور مہدی معہود ہیں کہ جن کی آمد کی پیش گوئیاں قرآن کریم اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی تھیں

تمام ملکوں میں جلسوں کا انعقاد، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام عزت سے پکارا جانا، آپؑ کے نام کا نعرہ
یہ سب اُس خدائی وعدے کے مصداق ہیں کہ آپ ہی وہ مسیح موعود اور مہدی موعود ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آئے ہیں

قادیان کی بستی جو سوا سو سال پہلے ایک معمولی بستی تھی، ایک خوبصورت شہر کی حیثیت اختیار کر گئی ہے
اور دنیا کے کونے کونے میں اس کی شہرت ہے، یہ شہرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کی وجہ سے ہے
آپؑ سے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کی وجہ سے ہے، آج اس بستی میں دُنیا کے درجنوں ممالک کے باشندے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کیلئے جمع ہیں

مسلمانوں کو تو اس بات پر خوش ہونا چاہئے کہ آپ علیہ السلام وہی امام مہدی اور مسیح موعود ہیں کہ جنکی آمد کیساتھ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا نیا دور شروع ہوا ہے،
کمزوریاں دُور کرنے کا زمانہ آیا ہے، اور اشاعت وتبلیغ اسلام کا زمانہ آیا ہے، لیکن نام نہاد علماء کے خودغرضانہ مفادات عامۃ المسلمین کو
صحیح راستے سے ہٹانے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن یہ بھی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ایک وقت آئیگا کہ جب آخر یہ لوگ مانیں گے

اپنے فلسطینی بھائی بہنوں اور بچوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں، اللہ تعالیٰ جلد ظلم کی چکی سے انہیں نکالے، پاکستانی احمدیوں کیلئے، اسیرانِ راہ مولا کیلئے دعا کریں
نیا سال شروع ہو رہا ہے، آج رات تہجد میں نئے سال کے بابرکت ہونے، دنیا کے ظلم وستم کا خاتمہ ہونے کیلئے، دنیا کو حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے مقصد کو سمجھنے اور ماننے کیلئے دعا کریں

mta انٹرنیشنل کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اسلام آباد یوکے سے شرکائے جلسہ سے بصیرت افروز اختتامی خطاب

★ تینوں دن جلسہ کے پروگراموں کی لائیو اسٹریمنگ اور اسکے ذریعہ اندرون وبیرون ملک جلسہ سے وسیع استفادہ ★ لائیو اسٹریمنگ کے ذریعہ ایک لاکھ سولہ ہزار چار سو افراد نے جلسہ کی کارروائی دیکھی اور سنی ★ 14930 عشاق احمدیت کی جلسہ میں شمولیت ★ 42 ممالک کی نمائندگی ★ بعض افریقین ممالک کے جلسے اور اختتامی خطاب میں ان کی شمولیت ★ اختتامی خطاب میں اسلام آباد یوکے میں احباب جماعت کا اجتماع ★ نماز تہجد ★ درس القرآن اور ذکر الٰہی سے معمور ماحول ★ علماء کرام کی پُرمغز تقاریر ★ 9 زبانوں میں جلسہ کے پروگراموں کا رواں ترجمہ ★ احباب جماعت کی معلومات میں اضافہ کیلئے تربیتی امور پر مشتمل ڈاکیومنٹری اور مختلف معلوماتی نمائشوں کا انعقاد ★ نکاحوں کے اعلانات ★ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں جلسہ کی کوریج ★ پرسکون وخوشگوار ماحول میں جلسہ کی تمام کارروائی کی تکمیل ☆ (منصور احمد مسرور نتظم رپورٹنگ)

(قسط دوم)

پہلا دن دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ قادیان 2023ء کے پہلے روز کا دوسرا اجلاس ٹھیک سوا دو بجے دوپہر شروع ہوا۔ یہ اجلاس مکرم رفیق احمد صاحب مالاباری وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوا اور حسب دستور تلاوت قرآن مجید سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ مکرم حافظ عمیر عباس نائک صاحب مربی سلسلہ دفتر شعبہ وقف نو بھارت نے سورۃ الانفال آیات 20 تا 25 کی تلاوت کی سعادت پائی۔ بعدہ تفسیر صغیر سے ترجمہ مکرم ڈاکٹر جاوید احمد لون صاحب ناظر دیوان قادیان نے پیش کیا۔ مکرم سعید احمد صاحب ملکانہ مربی سلسلہ نظامت جائیداد قادیان نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ''وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اسکا ہے محمد دلبر میرا یہی ہے'' میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر بعنوان ''سیرت صحابہ حضرت عثمانؓ اور حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ'' مکرم مولانا زین الدین حامد صاحب ناظم دارالقضاء قادیان نے کی۔

فاضل مقرر نے اپنی تقریر میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کی سیرت مختصر اور جامع رنگ میں وقت کی رعایت سے بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ اول المبائعین میں سے تھے۔ حضرت عثمانؓ بہت نیک، باعزت اور شریف نوجوان تھے۔ انہیں آغاز اسلام میں ہی بیرون ملک میں تبلیغ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ہزاروں غلاموں کو آزاد کیا۔ غیر معمولی مالی خدمات کی سعادت بھی ملتی رہی۔ اسلام کے سفیر کے طور پر حضرت عثمانؓ کا حدیبیہ میں خدمت سرانجام دینا آپ کی زندگی کا نہایت اہم واقعہ ہے۔ مسجد نبوی کی توسیع میں آپ کا اہم کردار رہا۔ حضورؐ کی ایک نمایاں خدمت قرآن کریم کی کتابت ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں حضور کا دست وبازو بن کر خدمات کی توفیق بھی ملی۔ آپ کے دورِ خلافت میں کئی اہم کام ہوئے۔ ملک پر ملک فتح ہوئے آپؓ نے اسلام کی سربلندی، اشاعت قرآن اور خلافت کے قیام کیلئے اپنا

اس شمارہ میں

رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان 2023	
خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 15 دسمبر 2023 (مکمل متن)	
خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 22 دسمبر 2023 (مکمل متن)	
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (از سیرت خاتم النبیین)	
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)	
پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع وقف نو قادیان	
خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال وجواب	
خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور	اعلان وصایا

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

جان، مال، وقت اور عزت سب کچھ قربان کر دیا۔ بڑی وفا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے کاموں میں لگے رہے اور فتنوں کے وقت باوجود طاقت اور قدرت کے امن کا شہزادہ بن کر صبر کا ایسا نمونہ دکھایا کہ آنے والی نسلیں قیامت تک آپ کے پاک نمونہ سے سبق حاصل کرتی رہیں گی۔ انشاء اللہ۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کا تذکرہ بھی بہت خوش اسلوبی سے کیا گیا چنانچہ فاضل مقرر نے اپنی تقریر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اِس بزرگ صحابی کی سیرت کے چنیدہ واقعات پیش کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا موصوف کے ساتھ شفقت بے پایاں کا گوناگوں رنگ میں اظہار ہوتا رہا ہے۔ آپؓ حضور علیہ السلام کے بڑے داماد بھی بنے۔ حضرت نواب صاحب ایک مردم شناس، قدردان معاملہ فہم اور وفادار بزرگ تھے۔ ان کی فطرت میں سخاوت کا طبعی جوش تھا۔ حضرت حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ سے بھی حد درجہ اخلاص رکھتے تھے اور ان کی خدمت کی بھی توفیق ملتی رہی۔ آپ نے متعدد مواقع پر مالی قربانی کی مختلف تحریکات میں حصہ لیا۔ تقریر کے آخر پر فرمایا کہ ان دونوں اصحاب کے واقعات سے ''وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ '' کی اصل تصویر ہمارے سامنے آتی ہے۔ دونوں کی سیرت کے واقعات میں کسی قدر مماثلتیں پائی جاتی ہیں۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر بعنوان ''خطبات وخطابات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے استفادہ کی اہمیت و برکات'' مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند نے بیان فرمائی۔

فاضل مقرر نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ ہم وہ خوش قسمت جماعت ہیں جنہیں وہ خلیفہ عطا ہوا ہے جسے اللہ تعالیٰ بسطت فی العلم کے تحت علوم روحانیہ اور جسمانیہ میں وسعت فرماتا رہتا ہے۔ اس سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ اس دور میں خلافت علی منہاج نبوت کے ذریعہ ظاہر ہونے والے ارشادات واحکامات کی کیا قدر وقیمت ہے اور خلافت اپنی عظمت اور رفعت میں نبوت کی برکات کو سمیٹے ہوئے ہے۔

خلیفۂ وقت کے ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کی رو سے وہ آسمانی دودھ ہے جو سوا سو سال سے اپنوں اور بے گانوں پر برستا چلا جارہا ہے۔ اس مینہ نے ہر ایک کو فیضاب کیا ہوا ہے۔ اس نے دنیا کے بادشاہوں کی بھی راہنمائی کی ہے اور دنیا کے ہر علم کے ماہرین کی بھی بہترین رہنمائی کی ہے۔ پس خلیفہ وقت کے ارشادات کو سننا اور نہ صرف سننا بلکہ سننے کیلئے بے چین ہونا ہر مومن کی دائمی خوشحالی کی ضمانت ہے۔ یہ خطبات شعبہ ہائے زندگی کے مختلف مضامین پر مشتمل ہوتے ہیں۔ خطبات کے علاوہ یہ روحانی دودھ خلیفۃ المسیح کے خطابات کی شکل میں بھی اترتا ہے۔ اس میں وہ خطابات بھی شامل ہیں جو غیروں کو کئے جاتے ہیں یہ خطابات بھی جہاں غیروں کیلئے مفید ہیں وہاں ہم احمدیوں کیلئے بھی ضروری ہیں۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح کی مجالس عرفان بھی اسی قدر اہمیت کی حامل ہیں کہ ان سے نہ صرف ہم انفرادی و جماعتی تربیتی ذمہ داریوں میں مدد لے سکتے ہیں بلکہ دعوت الی اللہ کے حوالے سے بھی ان سے استفادہ کر کے ان پر عمل کرنا اور دنیا کو ان تعلیمات سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔

پس اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جملہ ارشادات کو بغور سننے اور ان پر عمل کرنے اور اولاد در اولاد عمل پیرا ہوتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر بعنوان ''باشرح چندہ اور نظام وصیت کی اہمیت و برکات'' مکرم مولانا سید کلیم الدین احمد صاحب مربی وقاضی سلسلہ نے بیان فرمائی

فاضل مقرر نے اپنی تقریر کے پہلے حصہ میں باشرح چندہ کی اہمیت و برکات کے حوالے سے بعض امور پیش فرمائے چنانچہ فرمایا کہ مالی قربانی عبادت کا ایک حصہ ہے، اسکا تعلق حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں سے ہے۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہ کی مالی قربانیوں کی طرح اس زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ نے اسلام کی سربلندی کیلئے تن من دھن کی بازی لگا دی اور ایسی مثالیں قائم کی ہیں جو بعد میں آنے والوں کیلئے مشعل راہ ہیں۔ ہم میں سے ہر شخص کو اس حوالے سے اپنا جائزہ لینا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں آپ کے خلفاء بھی مالی قربانی کے بارے میں ہمیں توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ پھر چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ کی تعریف کرتے ہوئے بتایا کہ جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم شرح کے مطابق چندہ کی ادائیگی کر رہے ہیں وغیرہ۔ ان لازمی چندوں کے بارہ میں دو باتوں کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ اپنے چندوں کا بجٹ آمد کے مطابق باشرح لکھوانا ہے اور دوسرے اسکی ادائیگی بھی باقاعدگی کے ساتھ کرتے رہنا ہے۔ آپ نے باشرح چندہ کے تعلق سے خلفائے کرام کے بعض اقتباسات پیش کئے نیز بتایا کہ اگر کسی حقیقی مجبوری کی وجہ سے کوئی اپنے آپ کو باشرح چندہ ادا کرنے کا متحمل نہیں پاتا تو کم شرح کی منظوری حاصل کر سکتا ہے لیکن اخفاء اور غلط بیانی کر کے گناہ گار نہیں بننا چاہئے۔

آپ نے اپنی تقریر کے دوسرے حصہ میں نظام وصیت کی اہمیت و برکات کا مختصر اور جامع تذکرہ فرمایا۔ نظام وصیت کے حوالے سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پیش کر کے فرمایا کہ نظام وصیت کے قیام کے جو عظیم الشان مقاصد ہیں انہیں سمجھے کی ضرورت ہے۔ اس بارہ میں حضور علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تعلمات پیش کر کے بتایا کہ ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نظام وصیت کی اہمیت و برکات اور اس میں شمولیت کے حوالے سے بار بار توجہ دلاتے چلے آرہے ہیں۔ وہ احمدی احباب جو تا حال اس مقدس نظام میں شامل نہیں ہیں ان کیلئے غور و فکر کا مقام ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

''بعض لوگ کہہ دیتے ہیں ہمارے عمل ایسے ہیں کہ ہمیں وصیت کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔ اگر ایسے عمل ہیں تب بھی وصیت کرنی چاہئے۔ ہوسکتا ہے کہ اس کی بدولت اللہ تعالیٰ ان میں نیکی کی روح پھونک دے۔''

(خطاب سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ یوکے 4 / اکتوبر 2009ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور کی خواہش کے مطابق جلد از جلد اس نظام میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مورخہ 30 / دسمبر 2023ء بروز ہفتہ

دوسرا دن پہلا اجلاس

دوسرے دن کا پہلا اجلاس زیر صدارت محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم لقمان احمد تقی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے کی جبکہ ترجمہ مکرم مولوی شیخ مجاہد احمد شاستری صاحب مینیجر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان نے پیش کیا۔ بعدہ مکرم دبیر احمد شمیم صاحب قادیان نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا منظوم کلام نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم حمید اللہ حسن صاحب امیر و مبلغ انچارج ضلع حیدرآباد نے ''شہدائے احمدیت کی عدیم المثال قربانیاں، شعر: خوں شہیدانِ امت کا اے کم نظر، رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا'' کے عنوان پر کی۔

آپ نے ابتداء میں سورۃ البقرۃ کی آیات 155 تا 156 کی تلاوت کر کے اسکا ترجمہ پیش کرنے کے بعد بتایا کہ حدیث میں ذکر ہے کہ شہید کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر پڑنے سے قبل ہی شہید کو بخش دیا جاتا ہے۔ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ جب جب دنیا کی ہدایت کیلئے انبیاء دنیا میں آتے رہے تب تب زمانے کے فرعونوں اور نمرودوں نے ان پاک وجودوں اور ان کے متبعین سے نہ صرف استہزا کیا بلکہ ان کی پاک جماعتوں کو مٹانے کیلئے ہر قسم کے ظلم کو روا رکھا اور ظلم اور بربریت کی ایسی داستانیں رقم کیں جس کے ذکر سے آج بھی روح کانپ اٹھتی ہے۔ آگ میں ڈال کر جلانے کی کوشش کی گئی۔ سر پر آرا رکھ کر جسم کے دو ٹکڑے کئے گئے۔ دونوں ٹانگیں اونٹوں سے باندھ کر مختلف سمت میں دوڑا کر جسم کو چیر دیا گیا۔ کبھی حضرت سمیہؓ جیسی غریب خاتون کو شہید کیا گیا۔ تو کبھی حضرت حمزہؓ کا کلیجہ کچا چبایا گیا۔ کبھی بئر معونہ تو کبھی کربلا کا میدان۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔'' (فتح اسلام، صفحہ 11)

آپ نے حضرت مولوی عبد الرحمن صاحب، سید الشہداء حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب، مکرم افضل کھوکھر صاحب، مکرم اشرف کھوکھر صاحب، مکرم مرزا غلام قادر صاحب، شہدائے لاہور، شہدائے بورکینا فاسو اور سید طالع احمد کی دردناک شہادت کا ذکر فرمایا۔

فاضل مقرر نے آخر پر حضرت مسیح موعو علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کر کے اپنی تقریر ختم کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا انشاء اللہ۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیوں کے ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے۔'' (الوصیت)

اسکے بعد اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان نے ''جماعت احمدیہ کا روشن مستقبل: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں'' کی۔

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنّت چلی آرہی ہے کہ جب کوئی مامور من اللہ دنیا میں مبعوث کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا دائمی وعدہ اس کے نبی اور رسول کے حق میں پورا ہوتے ہوئے دنیا مشاہدہ کرتی ہے کہ ''میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔''

جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اذنِ الٰہی سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد رکھی اس زمانہ میں آپ بالکل اکیلے تھے۔ کوئی دنیاوی مددگار اور ہمنوا نہ تھا۔ ہاں زمین و آسمان کا خالق، قادر و توانا خدا، جس نے آپ کو بھیجا تھا، وہ آپؑ کے ساتھ تھا۔ پھر اسی علّام الغیوب خدا سے خبر پا کر آپؑ نے اعلان فرمایا:

''دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دُنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں یہ اُس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 182)

کاروان احمدیت جس کا آغاز چالیس افراد سے ہوا، آج اس کی تعداد کروڑ ہا کروڑ تک جا پہنچی ہے اور ہر سال لاکھوں کی تعداد میں بڑھ رہی ہے۔ دنیا کا کوئی معروف ملک نہیں جہاں یہ شجر احمدیت نہ لگ چکا ہو۔ حق تو یہ ہے کہ ہر نیا دن احمدیت کی ترقی کا پیغام لے کر طلوع ہوتا ہے اور عالم احمدیت پر سورج کبھی غروب نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے کس تحدّی اور جلال کے ساتھ فرمایا ہے۔

''اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہے کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی......ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا......میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔'' (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 66-67)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآنی بشارات اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے عین مطابق خلافت احمدیہ کے عظیم الشان دور کا آغاز ہوا جس کے مظہر خامس سیدنا و امامنا حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج عالمگیر جماعت احمدیہ کی قیادت فرما رہے ہیں۔

فاضل مقرر نے جماعت احمدیہ کے عظیم الشان روشن مستقبل کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے اقتباسات پیش کرنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مندرجہ ذیل اقتباس پیش کیا۔ جس میں حضور فرماتے ہیں: ''جماعت احمدیہ کو چونکہ اب دنیا میں عظیم غلبے عطا ہونے والے ہیں اور جماعت احمدیہ کے حق میں گزشتہ انبیاء کے وعدے پورے ہونے کے دن قریب آرہے ہیں......اس پہلو سے لازم ہے کہ ہم اپنی اصلاح کی طرف پہلے سے بڑھ کر متوجہ ہوں۔''

(خطبہ جمعہ 27 / جولائی 1990)

کُفر کی کالی گھٹا ، کافور ہوگی ایک دن
اَحمدیت ہی رہے گی، ربّ کعبہ کی قسم!

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خشوع وخضوع اور عجز و نیاز کے ساتھ بارگاہِ ربّ العزّت میں فتح و کامیابی کیلئے دعائیں مانگ رہے تھے

کوئی کمانڈر خواہ کتنا ہی ذہین کیوں نہ ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ باریک، نفیس اور باحکمت جنگی منصوبہ بندی تیار نہیں کرسکتا

آپؐ نے اپنے لشکر کیلئے جنگی نقطہ نظر سے وہ مقام منتخب فرمایا تھا جو میدانِ جنگ میں سب سے بہترین مقام تھا

لوگوں کی جنگ کا فیصلہ ان کے جھنڈے والوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جھنڈے والا مضبوط ہو تو لوگوں کو حوصلہ رہتا ہے۔ جب وہ بھاگتا ہے تو لوگ بھی بھاگ کھڑے ہوتے ہیں

مشرکین کے علمبردار کا قتل ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کی تصدیق تھی کہ ”میں مینڈھے کے پیچھے سوار ہوں“

ابو دجانہؓ نے پوچھا اس (تلوار) کا حق کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے کسی مسلمان کو قتل نہ کرنا اور اس کے ہوتے ہوئے کسی کافر کے مقابلے پر نہ بھاگنا

میرا دل اس بات پر تیار نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار ایک عورت پر چلاؤں اور عورت بھی وہ جس کے ساتھ اس وقت کوئی مرد محافظ نہیں (ابو دجانہؓ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے ادب اور احترام کی ہمیشہ تعلیم دیتے تھے جس کی وجہ سے کفار کی عورتیں زیادہ دلیری سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتی تھیں

غزوۂ اُحد کے دوران پیش آنے والے حالات و واقعات کا پُر اثر تذکرہ نیز فلسطین کے مظلومین کیلئے دعا کی مکرّر تحریک

فلسطینیوں کیلئے بھی دعائیں کرتے رہیں، ظلم کی انتہا دن بدن ہوتی چلی جارہی ہے، بلکہ بڑھتی چلی جارہی ہے، اللہ تعالیٰ اب ظالموں کی پکڑ کے سامان کرے اور مظلوم فلسطینیوں کیلئے بھی آسانیاں پیدا فرمائے، مسلمان ممالک کو بھی عقل اور سمجھ دے کہ ان کی آواز ایک ہو اور وہ مسلمان بھائیوں کیلئے ان کا حق ادا کرنے کیلئے کوشش کرنے والے ہوں

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15 ردسمبر 2023ء بمطابق 15 رفتح 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے غزوۂ اُحد کا ذکر ہو رہا تھا۔ اسکی مزید تفصیل اس طرح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدانِ احد میں جب پڑاؤ فرمایا تو مسلمانوں کی فوج پر ایک طرف سے عقب میں احد پہاڑ تھا جس کی وجہ سے مسلمان فوج پشت کے حملے سے محفوظ ہوگئی تھی۔ البتہ ایک طرف پہاڑی درّہ تھا اور یہ مقام ایسا تھا کہ دشمن موقع پر اس جگہ سے حملہ آور ہوسکتا تھا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نزاکت اور خطرے کو محسوس کرتے ہوئے پچاس تیر انداز صحابہ کرامؓ کے ایک دستہ پر عبداللہ بن جُبیرؓ کو امیر بنایا اور اسے درّے پر متعیّن فرمایا۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 487)

ان تیر اندازوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہدایات دی تھیں اس حوالے سے بخاری میں یہ الفاظ ملتے ہیں: إِنْ رَأَيْتُمُوْنَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوْا مَكَانَكُمْ هٰذَا حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ، وَإِنْ رَأَيْتُمُوْنَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ، فَلَا تَبْرَحُوْا حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ۔ فرمایا کہ اگر تم ہمیں دیکھو کہ ہمیں پرندے اُچک رہے ہیں تو ہرگز اپنی اس جگہ سے نہ ہٹنا یہاں تک کہ میں تمہاری طرف پیغام بھیجوں اور اگر تم ہمیں دیکھو کہ ہم نے دشمن قوم کو شکست دے دی اور ہم نے ان کو پامال کر دیا ہے تو بھی نہ ہٹنا یہاں تک کہ میں تمہاری طرف پیغام بھیجوں۔

(صحیح بخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب ما یکرہ من التنازع والاختلاف فی الحرب روایت نمبر 3039)

بخاری کی ہی ایک اَور روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نہ ہٹنا اگر تم ہمیں دیکھو کہ ہم ان پر غالب آ گئے ہیں اور تم نہ ہٹنا اگر تم ہمیں دیکھو کہ وہ ہم پر غالب آ گئے ہیں۔ تم ہماری مدد نہ کرنا۔ (صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوہ احد حدیث 4043) کسی بھی صورت میں تم نے چھوڑنا نہیں۔

ایک سیرت نگار لکھتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم دشمن کے گھڑ سوار دستوں کو ہم سے دُور رکھنا تا کہ وہ ہمارے پیچھے سے حملہ آور نہ ہوسکیں اگر ہمیں فتح ہو تو تم اپنی جگہ ٹھہرے رہنا تا کہ وہ ہمارے پیچھے سے نہ آ جائیں تم اپنی جگہ کو لازم پکڑنا، وہاں سے نہ ہٹنا۔ اور جب تم ہمیں دیکھو کہ ہم نے ان کو شکست دے دی ہے اور ہم ان کے لشکر میں داخل ہو گئے ہیں تو تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا۔ اور اگر تم دیکھو کہ ہم قتل کیے جا رہے ہیں تو ہماری مدد نہ کرنا اور نہ ہمارا دفاع کرنا اور ان کو تیر مارنا کیونکہ گھوڑے تیروں کی وجہ سے آگے نہیں بڑھتے۔ بے شک ہم تب تک غالب رہیں گے جب تک تم اپنی جگہ قائم رہو گے۔ اور پھر فرمایا اے اللہ! میں تجھے ان پر گواہ بناتا ہوں۔

(سبل الھدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 190، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ایک مصنف نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا کہ اگر دیکھو کہ ہم مال غنیمت سمیٹ رہے ہیں تو ہمارے ساتھ شریک نہ ہونا۔ ہر حالت میں ہماری حفاظت کرنا۔

(سیرت انسائیکلوپیڈیا، جلد 6، صفحہ 231، دار السلام)

ایک سیرت نگار پچاس تیر اندازوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ جس شخص کو میدانِ کارزار کے دیکھنے اور اس جبل الرُّماۃ کے جائے وقوعہ سے جو وادی قَناۃ کے کنارے پڑا ہوا ہے واقفیت حاصل کرنے کا موقع میسر آیا ہے اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم عسکری تجربے کا علم ہو جائے گا جس سے آپؐ معرکوں کی منصوبہ بندی اور فوجی قویٰ کی تنظیم کی وسیع مہارت اور تیاری کے ممتاز مواقع کے انتخاب میں جو معرکہ جیتنے کیلئے ضروری ہوتے ہیں ممتاز تھے۔

(غزوہ احد از محمد احمد باشمیل، صفحہ 101-102، مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی)

ایک مصنف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ماہرانہ جنگی حکمت عملی کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ جنگی حکمت عملی ایسی بہترین اور نفیس تھی جس سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوجی قیادت کی عبقریت کا پتہ چلتا ہے یعنی غیر معمولی صلاحیّت کا پتہ چلتا ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ کوئی کمانڈر خواہ کتنا ہی ذہین کیوں نہ ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ باریک، نفیس اور باحکمت جنگی منصوبہ بندی تیار نہیں کرسکتا کیونکہ آپؐ باوجودیکہ دشمن کے بعد میدانِ احد میں اترے تھے لیکن آپؐ نے اپنے لشکر کیلئے جنگی نقطہ نظر سے وہ مقام منتخب فرمایا تھا جو میدانِ جنگ میں سب سے بہترین مقام تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ کی بلندیوں کی اوٹ لے کر اپنی پشت اور دایاں بازو محفوظ کرلیا اور بائیں طرف سے وہ واحد شگاف یعنی درہ جس میں سے گزر کر دشمن اسلامی لشکر کی پشت پر پہنچ سکتا تھا اسے تیر اندازوں سے بند کر دیا تھا اور پڑاؤ کیلئے میدان سے قدرے بلند جگہ منتخب فرمائی کہ اگر خدانخواستہ شکست سے دوچار ہونا پڑے تو بھاگنے اور تعاقب کنندگان کی قید میں جانے کی بجائے اسلامی لشکر محفوظ پناہ گاہ تک بآسانی پہنچ جائے اور اگر دشمن قلب چیرتا ہوا اسلامی لشکر کے مرکز پر قبضے کیلئے پیش قدمی کرے تو اسے نہایت سنگین نقصان سے دوچار ہونا پڑے۔ اسکے برعکس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کو کھلے میدان میں نشیب کی طرف رہنے پر مجبور کر دیا۔ حالانکہ قریش کا خیال تھا کہ لشکرِ اسلام مدینہ سے نکل کر بالکل ان کے سامنے میدان میں اترے گا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکرِ اسلام کو نیم دائرے میں گھمایا اور دشمن کو مغرب میں چھوڑتے ہوئے ان کے عقب میں محفوظ ترین مقام کو منتخب فرمایا۔ جس مقام پر اسلامی لشکر موجود تھا وہ اب ایک بہترین پوزیشن میں تھا۔ احد اور عُیَنَین پہاڑوں کی وجہ سے پشت اور دایاں حصہ محفوظ تھا۔ بائیں طرف جبل رُماۃ پر تیر انداز درہ سنبھالے ہوئے تھے اور جنوب مشرقی حصہ جو جبل رُماۃ سے آگے تھا وہاں وادی قَناۃ کا عمودی کنارہ تھا جہاں سے دشمن کا حملہ کرنا ناممکن تھا۔

(غزوات و سرایا از علامہ محمد اظہر فرید، صفحہ 166-167، مطبوعہ فریدیہ پرنٹنگ پریس ساہیوال)

اس بارے میں سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی لکھا ہے، کہتے ہیں کہ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی مدد پر بھروسہ کرتے ہوئے آگے بڑھے اور احد کے دامن میں ڈیرہ ڈال دیا۔ ایسے طریق پر کہ احد کی پہاڑی مسلمانوں کے پیچھے کی طرف آگئی اور مدینہ گویا سامنے رہا۔ اور اس طرح آپؐ نے لشکر کا عقب محفوظ کرلیا۔ عقب کی پہاڑی میں ایک درہ تھا جہاں سے حملہ ہوسکتا تھا۔ اسکی حفاظت کا آپؐ نے یہ انتظام فرمایا کہ عبداللہ بن جبیر کی سرداری میں پچاس تیرانداز صحابی وہاں متعین فرمادیئے اور ان کو تاکید فرمائی کہ خواہ کچھ ہوجاوے وہ اس جگہ کو نہ چھوڑیں اور دشمن پر تیر برساتے جائیں۔ آپؐ کو اس درہ کی حفاظت کا اس قدر خیال تھا کہ آپؐ نے عبداللہ بن جبیر سے بہ تکرار فرمایا کہ دیکھو یہ درہ کسی صورت میں خالی نہ رہے۔ حتیٰ کہ اگر تم دیکھو کہ ہمیں فتح ہوگئی ہے اور دشمن پسپا ہوکر بھاگ نکلا ہے تو پھر بھی تم اس جگہ کو نہ چھوڑنا اور اگر تم دیکھو کہ مسلمانوں کو شکست ہوگئی ہے اور دشمن ہم پر غالب آگیا ہے تو پھر بھی تم اس جگہ سے نہ ہٹنا۔ حتیٰ کہ ایک روایت میں یہ الفاظ آتے ہیں کہ ’’اگر تم دیکھو کہ پرندے ہمارا گوشت نوچ رہے ہیں تو پھر بھی تم یہاں سے نہ ہٹنا حتیٰ کہ تمہیں یہاں سے ہٹ آنے کا حکم جاوے۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 487-488)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ ’’آخر آپؐ احد پر پہنچے۔ وہاں پہنچ کر آپؐ نے ایک پہاڑی درہ کی حفاظت کیلئے پچاس سپاہی مقرر کئے اور سپاہیوں کے افسر کو تاکید کی کہ وہ درّہ اتنا ضروری ہے کہ خواہ ہم مارے جائیں یا جیت جائیں تم اِس جگہ سے نہ ہلنا۔ اِس کے بعد آپؐ بقیہ ساڑھے چھ سو آدمی لے کر دشمن کے مقابلہ کیلئے نکلے جو اَب دشمن کی تعداد سے قریباً پانچواں حصہ تھے۔‘‘

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم، جلد 20، صفحہ 249)

تیراندازوں کے دستے کو پہاڑی پر مقرر کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطمئن ہوگئے اور صفوں کو تیار کرنے لگے اور سالاروں کی ذمہ داریاں تقسیم کرنے لگے۔ بظاہر نظر مسلمانوں کی کفار کی نسبت سے پوزیشن بہت کمزور تھی۔ تعداد کے لحاظ سے بھی کمزور، سازوسامان کے لحاظ سے بھی کمزور، ہتھیاروں کی عمدگی کے لحاظ سے بھی فریقین میں بہت تفاوت تھا۔ عددی نسبت کے لحاظ سے ایک مسلمان کم ازکم چار مشرکین کے مقابلے میں تھا۔ اس طرح مشرکین کی فوج سواروں کے دستے کے ہتھیار سے بھی ممتاز تھی۔ اس پر مستزاد یہ کہ اسلامی فوج کے اکثر جوان بے زرہ تھے اور ان میں صرف ایک سو زرہ پوش تھے جبکہ مکی فوج یعنی کافروں کی فوج میں سات سو زرہ پوش تھے اور یہ تعداد ساری مدنی فوج کے برابر تھی۔ (غزوہ احد از محمد احمد باشمیل، صفحہ 103، مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی)

مشرکین کے لشکر نے اپنی فوج کی دس صفیں ترتیب دے رکھی تھیں جبکہ اسلامی لشکر کی صرف دو صفیں تھیں اور پچاس تیرانداز درے پر تعینات تھے مگر میدانِ جنگ کا اہم ترین اور مضبوط مقام مسلمانوں کے پاس تھا۔

(غزوات وسرایا از علامہ محمد اظہر فرید، صفحہ 174، مطبوعہ فریدیہ پرنٹنگ پریس ساہیوال)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کے میمنہ پر حضرت زبیر بن عوامؓ کو اور میسرہ پر منذر بن عمر غنویؓ کو مقرر کیا اور فرمایا مشرکین کا جھنڈا کس نے اٹھایا ہوا ہے؟ جواب دیا گیا طلحہ بن ابی طلحہ نے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم وعدہ پورا کرنے کے ان سے زیادہ حقدار ہیں تو جھنڈا حضرت علیؓ سے لے کر مصعب بن عمیرؓ کو دے دیا۔

ان کا تعلق اسی قبیلے سے یعنی بنوعبدالدار بن قُصی سے تھا جس میں سے قریش کا علمبردار تھا۔ یعنی قریش کے جس قبیلے کے شخص نے جھنڈا اٹھایا ہوا تھا اسی قبیلے کے مسلمان کے ہاتھ میں آپؐ نے اپنا جھنڈا دیا۔ لکھنے والا لکھتا ہے کہ اسلام سے قبل علمبرداری کی ذمہ داری اسی خاندان کے سپرد تھی یعنی بنوعبدالدار کے اور عہد نبھانے سے مراد قُصی کا عہد یعنی قومی وفاداری کا عہد نبھانا ہے۔ جس کے بارے میں آپؐ نے فرمایا ہم عہد نبھانے والے ہیں اور اس دن مسلمانوں کا شعار یعنی نعرہ اَمِت اَمِت تھا۔ (سبل الھدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 190-191، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(شرح زرقانی، جلد 2، صفحہ 398، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خشوع وخضوع اور عجز و نیاز کے ساتھ بارگاہ رب العزت میں فتح و کامیابی کیلئے دعائیں مانگ رہے تھے۔

اسلامی لشکر کی صفوں میں انصار دائیں اور بائیں تھے یعنی میمنہ اور میسرہ پر انصار مدینہ تھے اور قلب لشکر جہاں دوران جنگ دشمن کا مکمل دباؤ ہوتا ہے وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین کے ساتھ موجود تھے۔ اس وقت مہاجرین کے ساتھ درمیان میں آپؐ تھے۔ آپؐ کا مرکز قیام دوسری صف کے پیچھے بالکل درمیان میں تھا پہلی صف کے پیچھے فوری طور پہ درمیان میں دوسری صف میں آپؐ کھڑے تھے۔ آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو حکم دے رکھا تھا کہ ہماری طرف سے احکامات ملنے سے قبل پیش قدمی نہ کی جائے۔

(غزوات وسرایا از علامہ محمد اظہر فرید، صفحہ 174، مطبوعہ فریدیہ پرنٹنگ پریس ساہیوال)

صحیح مسلم میں روایت ہے، حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن یہ دعا فرما رہے تھے: اَللّٰھُمَّ. إِنَّكَ إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ کہ اے اللہ! اگر تُو چاہے تو زمین میں تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔ (صحیح مسلم، کتاب الجھاد والسیر، باب استجاب الدعاء، حدیث 1743)

یعنی اگر تُو نے مدد نہ کی تو پھر تو یہی حال ہوگا۔ بعض روایات میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر کے دن یہ دعا کی تھی وہاں بھی ذکر ہوا تھا۔ مسلم کی شرح میں لکھا ہے کہ ممکن ہے کہ دونوں مواقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی ہو۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ (المنہاج شرح صحیح مسلم از نووی کتاب الجہاد والسیر، باب استحباب الدعاء بالنصر...... صفحہ 1341، مطبوعہ دار ابن حزم بیروت 2002ء)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن جحشؓ نے کہا تم میرے ساتھ آؤ ہم مل کر اللہ سے دعا مانگیں گے۔ وہ لوگ ایک جگہ پر الگ ہوگئے تو حضرت سعدؓ نے یوں دعا مانگی کہ اے میرے رب! کل جب ہماری دشمن سے مڈھ بھیڑ ہو تو میرا سامنا طاقتور سخت جنگجو سے ہو۔ میں تیری رضا کی خاطر اس کے ساتھ لڑوں اور وہ میرے ساتھ لڑے، پھر تو مجھے اس پر فتح دے میں اس کو قتل کروں اور اس کا سازوسامان لوٹ لوں۔

پھر عبداللہ بن جحشؓ کھڑے ہوئے اور انہوں نے یوں دعا مانگی کہ اے اللہ! کل میرا سامنا کسی ایسے شخص سے ہو جو بہت طاقتور اور سخت جنگجو ہو میں تیری رضا کی خاطر اس سے لڑوں اور وہ مجھ سے لڑے، پھر وہ مجھے پکڑ کر میرے کان اور ناک کاٹ ڈالے، پھر کل جب میں تجھ سے ملوں تو تُو مجھ سے پوچھے۔ اے اللہ کے بندے! تیرے کان اور ناک کس وجہ سے کٹے ہوئے ہیں؟ تو میں کہوں یا اللہ! تیری اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا میں یہ میرے ساتھ ہوا ہے۔ پھر وہ خدا فرمائے ہاں تُو نے سچ کہا ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! عبداللہ بن جحشؓ کی دعا میری دعا سے اچھی تھی۔ میں نے اسی دن شام کے وقت عبداللہ کو دیکھا کہ اسکے کان اور ناک ایک دھاگے میں لٹک رہے تھے۔ (مستدرک علی الصحیحین، کتاب الجھاد، حدیث 2409، جلد 3، صفحہ 907، مکتبہ نزار مصطفیٰ ریاض 2000ء) یعنی دشمن نے ان کا مُثلہ کیا تھا۔

عبداللہ بن عمرو بن حرامؓ نے بیان کیا کہ میں نے احد سے ایک دن پہلے خواب میں مبشر بن عبدالمنذر کو دیکھا۔ ان دونوں نے جو جو دعا کی تھی ان کی دعائیں قبول ہوئیں۔ ایک نے دشمن پہ فتح پائی دوسرے نے بھی خوب جنگ کی اور آخر میں شہید بھی ہوئے۔ تو بہرحال یہ دونوں کی دعاؤں کا قصہ ہے۔

پھر لکھا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن حرامؓ نے بیان کیا کہ میں نے احد سے ایک دن پہلے خواب میں مبشر بن عبدالمنذر کو دیکھا۔ یہ جنگِ بدر میں شہید ہوئے تھے۔ وہ مجھ سے کہہ رہے تھے کہ بس آپ چند دنوں میں ہمارے پاس آنے والے ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کہاں ہیں؟ فرمانے لگے جنت میں۔ اس میں جہاں چاہتے ہیں سیر کرتے پھرتے ہیں۔ یعنی جنت میں۔ میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ بدر کے دن شہید نہیں ہوگئے تھے؟ کہنے لگے ہاں۔ پھر مجھے دوبارہ زندہ کر دیا گیا۔ اس خواب کا ذکر حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرامؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپؐ نے فرمایا اے ابوجابر! یہ شہادت کی خوشخبری ہے۔ (مستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابہ، حدیث 4979، جلد 3، صفحہ 413، دار الفکر بیروت 2002ء) (سبل الھدیٰ، جلد 4، صفحہ 75، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ آپؓ کے والد احد کے دن شہید ہوگئے۔

(معرفۃ الصحابہ لابی نعیم، جلد 3، صفحہ 194، روایت نمبر 4356، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اسکی مزید تفصیل میں لکھا ہے کہ مشرکین نے سَبخَہ کے مقام پر صفیں بنائیں اور جنگ کی خوب تیاری کی۔ وہ تین ہزار تھے ان کے پاس دو سو گھوڑے تھے جو آگے آگے تھے۔ پھر انہوں نے گھوڑوں کی میمنہ پر خالد بن ولید اور میسرہ پر عکرمہ بن ابوجہل کو مقرر کیا تھا اور پیدل چلنے والوں پر صفوان بن امیہ کو اور بعض نے کہا کہ عمرو بن عاص کو اور تیر اندازوں پر عبداللہ بن ابی ربیعہ کو۔ یہ سارے لوگ بعد میں اسلام بھی لے آئے تھے۔ انہوں نے جھنڈا طلحہ بن ابی طلحہ کو دیا جو عبدالدار میں سے تھا۔ یہ اس جھنڈے کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہم زیادہ حق رکھتے ہیں اس کی تفصیل بھی یہاں کچھ بیان ہوئی ہے۔ طلحہ بن ابی طلحہ کو جھنڈا دیا جو بنوعبدالدار میں سے تھا اور ابوسفیان نے بنو عبدالدار کے جھنڈے والوں کو برانگیختہ کرتے ہوئے کہا: اے بنوعبدالدار! بدر کے دن بھی تم نے ہمارا جھنڈا اٹھایا تھا تو ہماری جو حالت ہوئی تم نے دیکھ لی۔

لوگوں کی جنگ کا فیصلہ ان کے جھنڈے والوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جھنڈے والا مضبوط ہو تو لوگوں کو حوصلہ رہتا ہے۔ جب وہ بھاگتے ہیں تو لوگ بھی بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔

اگر جھنڈے والا بھاگ جائے تو لوگ بھی پھر خوف سے بھاگ جاتے ہیں۔ پس یا تو تم ہمارے جھنڈے کو سنبھالو اور یا ہمارے رستے سے ہٹ جاؤ۔ ہم تمہاری طرف سے کافی ہوجائیں گے۔ ان کو غیرت دلانے کی کوشش کی تو انہوں نے کہا کہ کیا ہم اپنے جھنڈے کو تمہارے حوالے کر دیں۔ عنقریب معلوم ہوجائے گا جب ہماری مڈھ بھیڑ ہو گی کہ ہم کیا کرتے ہیں۔ (سبل الھدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 191، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سب سے آخر میں قریش کی خواتین کے خیمے تھے جو مسلسل دف بجا بجا کر مقتولین بدر کا تذکرہ کر کے جنگجوؤں کے جوش وجذبہ کو گرما رہی تھیں اور سابقہ ہزیمت کی تلافی پر انہیں ابھار رہی تھیں۔

(دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، جلد 6، صفحہ 470)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اسکی تفصیل سیرت خاتم النبیینؐ میں لکھتے ہیں کہ ’’اپنے عقب کو پوری طرح مضبوط کرکے آپؐ نے لشکر اسلامی کی صف بندی کی اور مختلف دستوں کے جدا جدا امیر مقرر فرمائے۔ اس موقعہ پر آپؐ کو یہ اطلاع دی گئی کہ لشکر قریش کا جھنڈا طلحہ کے ہاتھ میں ہے۔ طلحہ اس خاندان سے تعلق رکھتا تھا جو قریش کے مورث اعلیٰ قُصَیّ بن کلاب کے قائم کردہ انتظام کے ماتحت جنگوں میں قریش کی علمبرداری کا حق رکھتا تھا۔ یہ معلوم کرکے‘‘ جب آپؐ کو یہ پتہ لگا تو ’’آپؐ نے فرمایا:

’’ہم قومی وفاداری دکھانے کے زیادہ حق دار ہیں چنانچہ آپؐ نے حضرت علیؓ سے مہاجرین کا جھنڈا لے کر مصعب بن عمیرؓ کے سپرد فرمادیا جو اسی خاندان کا ایک فرد تھا جس سے طلحہ تعلق رکھتا تھا۔

دوسری طرف قریش کے لشکر میں بھی صف آرائی ہوچکی تھی۔ ابوسفیان امیر العسکر تھا‘‘ سپہ سالار تھا۔ ’’میمنہ پر خالد بن ولید کمانڈر تھا اور میسرہ پر عکرمہ بن ابوجہل تھا۔ تیرانداز عبداللہ بن ربیعہ کی کمان میں تھے۔ عورتیں لشکر کے پیچھے دفیں بجا بجا کر اور اشعار گا گا کر مردوں کو جوش دلاتی تھیں۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 488)

بہرحال جب دونوں لشکروں کی صف بندی ہو رہی تھی تو ابوسفیان نے پکار کر انصاری مسلمانوں سے کہا کہ اے گروہ اوس وخزرج! تم لوگ ہمارے اور ہمارے خاندان والوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ۔ ہمیں تم سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ اس پر انصار نے ابوسفیان کو بہت برا بھلا کہا اور اس کو سخت لعنت ملامت کی۔

(سیرۃ الحلبیہ، جلد2، صفحہ 303، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

جنگ کا آغاز اب ہوتا ہے۔ جنگ کیلئے سب سے پہلے ابتدا ابوعامر فاسق نے کی۔ اس کو جاہلیت میں راہب کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام فاسق رکھا تھا۔ یہ شخص مدینہ سے بھاگ کر مکہ چلا گیا تھا اور قریش سے کہتا تھا کہ جب میں اپنی قوم سے جا کر ملوں گا تو ساری قوم میرے ساتھ ہو جائے گی۔ اس کو یہ غلط فہمی تھی کہ جب میں تمہارے ساتھ وہاں جاؤں گا میں اپنا نام لوں گا تو انصار مسلمانوں کو چھوڑ کے میرے ساتھ آ جائیں گے۔ بہرحال یہ اپنی قوم کے پچاس آدمیوں کے ساتھ نمودار ہوا اور کہا جاتا ہے کہ پندرہ لوگ اس کے ساتھ مکہ سے گئے تھے اور باقی مختلف قبیلوں سے جمع کیے ہوئے اور اہل مکہ کے غلام تھے۔ اس نے آواز دی۔ اے اوس کی جماعت! میں ابوعامر ہوں۔ تو انصار نے کہا اے فاسق! اللہ تیری آنکھ کو ٹھنڈا نہ کرے۔ جب اس نے انصار کا یہ جواب سنا تو کہا میری قوم کو میرے بعد شر پہنچا ہے۔ پھر اس نے بڑی سخت لڑائی کی۔ پھر ان پر پتھر پھینکنے لگا۔

(سیرۃ النبی لابن ہشام، صفحہ 525، دارالکتب العلمیۃ بیروت)(سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 191، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

ابوعامر کے بیٹے حضرت حنظلہؓ مسلمانوں کی جانب سے اس جنگ میں شامل تھے۔ یہ مسلمان ہو گئے تھے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ اپنے باپ کو خود قتل کریں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایسا کرنے سے روک دیا۔ (سیرۃ الحلبیہ، جلد2، صفحہ 327، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اب یہ جنگی حالات ہیں اس کے باوجود ہوش وحواس بھی قائم رکھنے کیلئے آپؐ نے یہ فرمایا۔ نہیں، تم نے نہیں کرنا۔ اس کو کوئی اَور قتل کرے گا۔ چنانچہ ابوعامر کے بعد مشرکوں کی طرف سے ایک شخص جو اونٹ پر سوار تھا میدان میں نکل کر آیا اور مبارزت طلب کی۔ لوگ اس کی طرف متوجہ نہیں ہوئے یہاں تک کہ اس نے تین مرتبہ للکارا تو حضرت زبیرؓ نکل کر اس کی طرف بڑھے اور ایک دم زور سے اچھلے اور اونٹ پر اس کے برابر پہنچ کر اس کی گردن پکڑ لی پھر دونوں میں اونٹ کے اوپر ہی زور آزمائی ہونے لگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں جو بھی پہلے زمین کو چھوئے گا وہی قتل ہو جائے گا۔ اسی دوران وہ مشرک اونٹ پر سے نیچے گرا اور اس کے اوپر حضرت زبیرؓ گرے۔ انہوں نے فوراً ہی اس مشرک کو قتل کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ کی تعریف کی اور فرمایا: ہر نبی کا حواری ہوتا ہے میرا حواری زبیر ہے۔ اور فرمایا: اگر اس مشرک کے مقابلے کیلئے زبیر نہ نکلتا تو مَیں خود نکلتا۔

(سیرت الحلبیہ، جلد2، صفحہ 303، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

جب لوگوں میں مُٹھ بھیڑ ہوئی اور ایک دوسرے کے قریب ہوئے تو ہند بنت عتبہ عورتوں کے ساتھ کھڑی ہوگئی اور وہ عورتیں دف بجانے لگیں تو ہند نے اشعار میں کہا۔ دیکھو! اے بنو عبدالدار دیکھو! اپنی پشتوں کی حفاظت کرنے والو۔ آگے بڑھو اور خوب شمشیر کے جوہر دکھاؤ ہم معزز لوگوں کی بیٹیاں ہیں۔ گا گا کر یہ اشعار پڑھ رہی تھیں۔ ہم گداز قالینوں پر چلتی ہیں، ہماری گردنوں پر موتی آویزاں ہیں، ہماری مانگ میں کستوری بھری ہوئی ہے۔ اگر تم پیش قدمی کرو گے تو ہم تمہیں گلے لگائیں گی اور اگر تم نے پیٹھ پھیر لی تو ہم تم سے روٹھ جائیں گی اور اس کنارہ کشی پر ہمیں کوئی افسوس نہیں ہوگا۔ ان کے جذبات بھڑکانے کی کوشش کی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اشعار سنے تو فرمایا: اَللّٰھُمَّ بِکَ أَجُوْلُ وَبِکَ أَصُوْلُ وَ فِیْکَ اُقَاتِلُ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔ اے اللہ! تیرے ساتھ میں چکر لگاتا ہوں اور تیرے ساتھ ہی حملہ کرتا ہوں اور تیری رضا کیلئے قتال کرتا ہوں۔ مجھے اللہ کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، جلد4، صفحہ 191-192، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اُن کا ایک دنیاوی ذریعہ تھا۔ یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا ذریعہ تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

بہرحال اب دونوں فوجوں میں باقاعدہ لڑائی شروع ہوگئی۔ اس دن لوگوں نے بہت سخت لڑائی کی اور جنگ خوب بھڑکی۔ ابودجانہ انصاریؓ، طلحہ بن عبیداللہؓ، حمزہ بن عبدالمطلبؓ، علی بن ابوطالبؓ، انس بن نضرؓ اور سعد بن ربیعؓ وغیرہ نے جنگ میں خوب شجاعت دکھائی۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر اپنی مدد نازل کی اور اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور مسلمانوں نے مشرکین کو تلوار سے خوب قتل کیا یہاں تک کہ ان کو لشکر سے بھگا دیا یا ان کے لشکر کو بھگا دیا۔ مشرکین کے گھڑسواروں نے مسلمانوں پر تین مرتبہ حملہ کیا ہر دفعہ ان کو تیروں کے ذریعہ پسپا کیا گیا۔ حضرت عمرؓ نے اس روز اپنے بھائی زیدؓ کو کہا اے میرے بھائی! میری زرہ پہن لے تو زیدؓ نے کہا میں بھی شہادت کا اسی طرح خواہش مند ہوں جیسے آپؓ ہیں۔ تو ان دونوں بھائیوں نے زرہ نہیں پہنی۔ شہادت کے شوق میں بغیر زرہ کے جنگ کی۔ جب اس دن لڑائی شدت اختیار کر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے جھنڈے کے نیچے بیٹھ گئے اور علیؓ کو پیغام بھجوایا کہ جھنڈا لے کر آگے بڑھیں۔ اس پر حضرت علیؓ آگے بڑھے اور کہا میں ابوالقُصَم ہوں۔ اس پر مشرکوں کی صفوں میں سے ایک شخص نکلا۔ یہ طلحہ بن ابوطلحہ تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشرکوں کا پرچم تھا۔ کیونکہ جنگوں میں پرچم اٹھانے کا اعزاز بنو عبدالدار کے خاندان کے ساتھ مخصوص تھا۔ کیونکہ قریشی پرچم عبدالدار نے ہی بنایا تھا۔ طلحہ بن ابوطلحہ نے مبارزت طلب کی۔ کون ہے جو میرے مقابلے کو آئے گا؟ اس نے کئی بار مسلمانوں کو للکارا مگر کوئی شخص بھی اس کی طرف نہیں نکلا۔ آخر طلحہ نے پکار کر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیو! تمہارا تو یہ خیال ہے کہ تمہارے مقتول یعنی شہید جنت میں جاتے ہیں اور ہمارے مقتول جہنم میں جاتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ اس نے کہا کہ اے محمد کے ساتھیو! (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارا خیال تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جلدی جلدی تمہاری تلوار کی دھار پر رکھ کر جہنم میں جھونکتا ہے اور تمہیں ہماری تلواروں سے قتل کرا کر فوراً جنت میں داخل کر دیتا ہے اس لیے تم میں سے کون ہے جو مجھے اپنی تلوار کے ذریعہ جلد از جلد جہنم میں پہنچا دے یا جلد از جلد میری تلوار کے ذریعہ جنت میں پہنچ جائے۔ اس نے بھڑکانے کی کوشش کی۔ کہنے لگا کہ لات وعزیٰ کی قسم تم جھوٹے ہو۔ اگر تم اپنے اس عقیدے پر یقین رکھتے تو یقیناً تم میں سے کوئی نہ کوئی اس وقت میرے مقابلے کیلئے نکل آتا۔ یہ سن کر حضرت علیؓ نکل کر مقابلے کیلئے اس کے سامنے پہنچ گئے۔ دونوں میں تلواروں کے وار شروع ہو گئے اور حضرت علیؓ نے اسے قتل کر دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ دونوں لشکروں کے درمیان میں یہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل ہوئے۔ اچانک حضرت علیؓ اس پر جھپٹے اور اس کو پچھاڑ دیا اسکی ٹانگ کاٹ دی اور اسے زمین پر گرا دیا۔ اس طرح اس کے جسم کے پوشیدہ اعضاء ظاہر ہو گئے۔ اس وقت طلحہ نے کہا اے میرے بھائی! میں خدا کا واسطہ دے کر تم سے رحم کی بھیک مانگتا ہوں۔ یہ سن کر حضرت علیؓ وہاں سے لوٹ آئے اور اس پر مزید وار نہیں کیا۔ اس پر بعض صحابہؓ نے حضرت علیؓ سے کہا کہ آپؓ نے اسے قتل کیوں نہیں کیا؟ حضرت علیؓ نے کہا کہ اس کا ستر کھل گیا تھا اور اس کا رخ میری طرف تھا اس لیے مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے یہ جان لیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک کر دیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تم نے اس کو کس لیے چھوڑ دیا؟ حضرت علیؓ نے عرض کیا اس نے خدا کا واسطہ دے کر مجھ سے رحم کی بھیک مانگی تھی۔ آپؐ نے فرمایا اسے قتل کر دو۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے اسے قتل کر دیا۔ مشرکین کے علمبردار کا قتل ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کی تصدیق تھی کہ ''میں مینڈھے کے پیچھے سوار ہوں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے اور بلند آواز سے اللہ اکبر! کہا تو مسلمانوں نے بھی اللہ اکبر! کہا اور مشرکین پر ایسا سخت حملہ کیا کہ ان کی صفیں تتر بتر ہو گئیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ مختلف گروہوں میں ہو گئے اور دشمن کو تلواروں سے کاٹنا شروع کر دیا یہاں تک کہ ان کو ان کے سامنے سے دُور کر دیا۔ طلحہ کے قتل کے بعد مشرکوں کا پرچم اس کے بھائی ابوشیبہ عثمان بن ابوطلحہ نے لے لیا۔ پھر حضرت حمزہؓ نے اس پر حملہ کیا۔ اس کا ہاتھ کندھے تک کاٹ ڈالا اور ان کی تلوار اس کی ہنسلی تک کاٹ گئی۔ حضرت حمزہؓ اس کو قتل کرنے کے بعد یہ کہتے ہوئے وہاں سے واپس ہوئے کہ میں حاجیوں کے ساقی یعنی عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ اس کے بعد مشرکوں کے پرچم کو عثمان اور طلحہ کے بھائی نے اٹھا لیا جس کا نام ابوسعید بن ابوطلحہ تھا۔ اس پر حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے تیر چلایا جو اس کے سینے میں لگا اور اس طرح اس کو بھی قتل کر دیا۔ اس کے بعد طلحہ بن ابوطلحہ جس کو حضرت علیؓ نے قتل کیا تھا اس کے بیٹے مُسَافِع نے پرچم اٹھایا تو حضرت عاصم بن ثابتؓ نے اس پر تیر چلایا اور وہ بھی قتل ہو گیا۔ اس کے بعد مُسَافِع کے بھائی حارث بن طلحہ نے پرچم سنبھالا تو پھر حضرت عاصمؓ نے تیر چلایا اور اس کو بھی قتل کر دیا۔

طلحہ کے ان دونوں بیٹوں مُسَافِع اور حارث کی ماں بھی مشرک لشکر کے ساتھ تھی۔ اس عورت کا نام سلافہ تھا۔ جس کے بھی حضرت عاصمؓ کا تیر لگتا وہی بیٹا وہاں سے زخمی ہو کر لوٹتا اور ماں کی گود میں سر رکھ کر لیٹ جاتا۔ سلافہ کہتی تجھے کس نے زخمی کیا؟ بیٹا جواب میں کہتا میں نے اس شخص کی آواز سنی ہے اس نے مجھ پر تیر چلانے کے بعد کہا تھا لے اسے سنبھال میں ابوالفلح کا بیٹا ہوں۔ چنانچہ اس نے منت مانی یعنی اس کی ماں نے کہ اگر عاصم بن ثابت کا سر میرے ہاتھ لگا تو اس میں شراب بھر کر پیئوں گی۔ اور اس نے اعلان کیا کہ جو شخص بھی عاصم بن ثابت کا سر کاٹ کر میرے پاس لائے گا تو میں اسے سو اونٹ انعام میں دوں گی مگر حضرت عاصمؓ اس غزوۂ احد میں شہید نہیں ہوئے۔ ان کی شہادت سریہ رجیع میں ہوئی تھی۔ غرض ان دونوں بھائیوں کے قتل کے بعد ان کے تیسرے بھائی کلاب بن طلحہ نے پرچم اٹھایا جسے حضرت زبیرؓ نے قتل کر دیا۔ ایک قول کے مطابق اسے قُزْمَان نے قتل کیا تھا اس کے بعد ان کے بھائی جلاس بن طلحہ نے پرچم اٹھایا تو اس کو حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ نے قتل کر دیا۔ اس طرح یہ چاروں بھائی یعنی مُسَافِع، حارث، کلاب اور جلاس اپنے باپ طلحہ کی طرح وہیں قتل ہو گئے اور ان کے ساتھ ہی ان کے دونوں چچا عثمان اور ابوسعید بھی اسی دن غزوۂ احد کے دن قتل ہو گئے۔

ارشاد باری تعالیٰ

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجٰھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا

(سورۃ الفرقان:64)

اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں

اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) کہتے ہیں ''سلام''

طالب دعا : مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

ارشاد باری تعالیٰ

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

(سورۃ آل عمران:32)

تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا،

اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے

طالب دعا : محمد منیر احمد ولد مکرم غلام محمد سنوری صاحب مرحوم وافراد خاندان (صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی)

ان کے بعد قریشی پرچم اَرْطَاۃ بن شرحبیل نے اٹھایا تو اس کو حضرت علیؓ نے قتل کر دیا۔ ایک قول ہے کہ حضرت حمزہؓ نے قتل کیا۔ اسکے بعد شریح بن قَارِظ نے پرچم سنبھالا تو وہ بھی قتل ہو گیا مگر اسکے قاتل کا نام معلوم نہیں ہوسکا۔ اسکے بعد یہ پرچم ابوزید بن عمرو نے اٹھایا۔ اس کو قُزْمَان نے قتل کر دیا۔ اسکے بعد شرحبیل بن ہاشم کے بیٹے نے پرچم بلند کیا تو اس کو بھی قُزْمَان نے قتل کر دیا۔ اسکے بعد ان لوگوں کے غلام صوّاب نے یہ پرچم اٹھالیا۔ یہ ایک حبشی شخص تھا۔ یہ لڑتا رہا یہاں تک کہ اس کا ہاتھ کٹ گیا۔ یہ جلدی سے بیٹھ گیا اور اپنے سینے اور گردن کے سہارے سے پرچم کو اٹھائے رہا یہاں تک کہ اس کو بھی قُزْمَان نے قتل کر دیا۔ ایک قول یہ ہے کہ اس کے قاتل حضرت سعد بن ابی وقاصؓ تھے اور ایک قول کے مطابق حضرت علیؓ تھے۔ بہرحال جب جملہ جھنڈا بردار مارے گئے تو مشرکین شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے اور ان کی عورتیں ان کی ہلاکت کی بددعائیں دے رہی تھیں۔

جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا تھا کہ علمبردار مارا جائے گا۔ وہ سب مارے گئے اور مسلمان ان کا تعاقب کر کے ان کو قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ ان کو لشکر سے دُور کر دیا۔

قریش کے لشکر کے ساتھ آنے والی عورتیں بھی بھاگ گئیں۔ اس پر قریش کی شکست پر کوئی شک باقی نہ رہا۔ مسلمان مشرکین کے لشکر میں داخل ہو گئے اور مال غنیمت سمیٹنا شروع کر دیا۔ (سیرۃ الحلبیہ، جلد 2، صفحہ 303 تا 305، دارالکتب العلمیۃ بیروت) (سبل الہدیٰ مترجم، جلد 4، صفحہ 184 تا 186)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اس بارے میں لکھتے ہیں کہ ''سب سے پہلے لشکر قریش سے ابوعامر اور اسکے ساتھی آگے بڑھے ...... یہ قبیلہ اوس میں سے تھا اور مدینہ کا رہنے والا تھا اور راہب کے نام سے مشہور تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو اس کے کچھ عرصہ بعد یہ شخص بغض وحسد سے بھر گیا اور اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ مکہ چلا گیا اور قریش مکہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے خلاف اکساتا رہا۔ چنانچہ اب جنگِ احد میں وہ قریش کا حمایتی بن کر مسلمانوں کے خلاف شریک جنگ ہوا۔ اور یہ ایک عجیب بات ہے کہ ابوعامر کا بیٹا حنظلہ ایک نہایت مخلص مسلمان تھا اور اس جنگ کے موقعہ پر اسلامی لشکر میں شامل تھا اور نہایت جانبازی کے ساتھ لڑتا ہوا شہید ہوا۔ ابوعامر چونکہ قبیلہ اوس کے ذی اثر لوگوں میں سے تھا اس لئے اسے یہ پختہ امید تھی کہ اب جو میں اتنے عرصہ کی جدائی کے بعد مدینہ والوں کے سامنے ہوں گا تو وہ میری محبت میں فوراً محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر میرے ساتھ آملیں گے۔ اسی امید میں ابوعامر اپنے ساتھیوں کو ہمراہ لے کر سب سے پہلے آگے بڑھا اور بلند آواز سے پکار کر کہنے لگا۔ ''اے قبیلہ اوس کے لوگو! میں ابوعامر ہوں۔'' انصار نے یک زبان ہو کر کہا۔ ''دُور ہو جا اے فاسق! تیری آنکھ ٹھنڈی نہ ہو'' اور ساتھ ہی پتھروں کی ایک ایسی باڑ ماری کہ ابوعامر اور اس کے ساتھی بدحواس ہو کر پیچھے کی طرف بھاگ گئے۔ اس نظارہ کو دیکھ کر قریش کا علمبردار طلحہ بڑے جوش کی حالت میں آگے بڑھا اور بڑے متکبّرانہ لہجہ میں مبارزطلبی کی۔ حضرت علیؓ آگے بڑھے اور دو چار ہاتھ میں طلحہ کو کاٹ کر رکھ دیا۔ اس کے بعد طلحہ کا بھائی عثمان آگے آیا اور ادھر سے اس کے مقابل پر حضرت حمزہؓ نکلے اور جاتے ہی اسے مار گرایا۔ کفار نے یہ نظارہ دیکھا تو غضب میں آکر عام دھاوا کر دیا۔ مسلمان بھی تکبیر کے نعرے لگاتے ہوئے آگے بڑھے اور دونوں فوجیں آپس میں گتھم گتھا ہو گئیں۔

...... الغرض قریش کے علمبردار کے مارے جانے کے بعد دونوں فوجیں آپس میں گتھم گتھا ہو گئیں اور سخت گھمسان کا رن پڑا اور ایک عرصہ تک دونوں طرف سے قتل وخون کا سلسلہ جاری رہا۔ آخر آہستہ آہستہ اسلامی لشکر کے سامنے قریش کی فوج کے پاؤں اکھڑنے شروع ہوئے۔ چنانچہ مشہور انگریز مؤرخ سر ولیم میور لکھتے ہیں کہ ''مسلمانوں کے خطرناک حملوں کے سامنے مکی لشکر کے پاؤں اکھڑنے لگ گئے۔ قریش کے رسالے نے کئی دفعہ یہ کوشش کی کہ اسلامی فوج کے بائیں طرف عقب سے ہو کر حملہ کریں۔ مگر ہر دفعہ ان کو ان پچاس تیراندازوں کے تیر کھا کر پیچھے ہٹنا پڑا جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے وہاں خاص طور پر متعیّن کیے ہوئے تھے۔

مسلمانوں کی طرف سے اُحد کے میدان میں بھی وہی شجاعت ومردانگی اور موت وخطر سے وہی بے پروائی دکھائی گئی جو بدر کے موقعہ پر انہوں نے دکھائی تھی۔''

یہ انگریز مؤرخ لکھ رہا ہے۔ ''مکہ کے لشکر کی صفیں پھٹ پھٹ جاتی تھیں۔ جب اپنی خود کے ساتھ سرخ رومال باندھے ابودجانہ ان پر حملہ کرتا تھا اور اس تلوار کے ساتھ جو اسے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دی تھی چاروں طرف گویا موت بکھیرتا جاتا تھا۔ حمزہ اپنے سر پر شترمرغ کے پروں کی کلغی لہراتا ہوا ہر جگہ نمایاں نظر آتا تھا۔ علی اپنے لمبے اور سفید پھریرے کے ساتھ اور زبیر اپنی شوخ رنگ کی چمکتی ہوئی زرد پگڑی کے ساتھ بہادرانِ اِلیڈ کی طرح جہاں بھی جاتے تھے دشمن کے واسطے موت و پریشانی کا پیغام اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔'' یہ جو اِلیڈ کا ذکر کیا ہے ولیم میور نے یہ یونانی کہانیوں کے ہیرو ہیں جو بڑے سخت جنگجو تھے۔ بہرحال وہ کہتا ہے کہ ''یہ وہ نظارے ہیں جہاں بعد کی اسلامی فتوحات کے ہیرو تربیت پذیر ہوئے۔''

غرض لڑائی ہوئی اور بہت سخت ہوئی اور کافی وقت تک غلبہ کا پہلو مشکوک رہا۔ لیکن آخر خدا کے فضل سے قریش کے پاؤں اکھڑنے لگے اور ان کے لشکر میں بدنظمی اور ابتری کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ قریش کے علمبردار ایک ایک کر کے مارے گئے اور ان میں سے تقریباً نو شخصوں نے باری باری اپنے قومی جھنڈے کو اپنے ہاتھ میں لیا مگر سارے کے سارے باری باری مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل ہوئے۔'' جیسا کہ تفصیل میں بیان ہوا ہے۔ ''آخر طلحہ کے ایک حبشی غلام صواب نامی نے دلیری کے ساتھ بڑھ کر علَم اپنے ہاتھ میں لے لیا مگر اس پر بھی ایک مسلمان نے آگے بڑھ کر وار کیا اور ایک ہی ضرب میں اس کے دونوں ہاتھ کاٹ کر قریش کا جھنڈا خاک پر گرا دیا لیکن صواب کی بہادری اور جوش کا بھی یہ عالم تھا کہ وہ بھی اس کے ساتھ ہی زمین پر گرا اور جھنڈے کو اپنی چھاتی کے ساتھ لگا کر اسے پھر بلند کرنے کی کوشش کی مگر اس مسلمان نے جو جھنڈے کے سرنگوں ہونے کی قدر وقیمت کو جانتا تھا اوپر سے تلوار چلا کر صواب کو وہیں ڈھیر کر دیا۔ اسکے بعد پھر قریش میں سے کسی شخص کو یہ جرأت اور ہمت نہیں ہوئی کہ اپنے علَم کو اٹھائے۔ ادھر مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پا کر تکبیر کا نعرہ لگاتے ہوئے پھر زور سے حملہ کیا اور دشمن کی رہی سہی صفوں کو چیرتے اور منتشر کرتے ہوئے لشکر کے دوسرے پار قریش کی عورتوں تک پہنچ گئے اور مکہ کے لشکر میں سخت بھاگڑ پڑ گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے میدان قریباً صاف ہو گیا۔ حتی کہ مسلمانوں کیلئے ایسی قابلِ اطمینان صورت حال پیدا ہو گئی کہ وہ مال غنیمت کے جمع کرنے میں مصروف ہو گئے۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 488 تا 491)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ''لڑائی ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے تھوڑی ہی دیر میں ساڑھے چھ سو مسلمانوں کے مقابلہ میں تین ہزار مکہ کا تجربہ کار سپاہی سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا۔

مسلمانوں نے ان کا تعاقب شروع کیا تو ان لوگوں نے جو پشت کے درہ کی حفاظت کیلئے کھڑے تھے انہوں نے اپنے افسر سے کہا اب تو دشمن کو شکست ہو چکی ہے اب ہمیں بھی جہاد کا ثواب لینے دیا جائے۔ افسر نے ان کو اِس بات سے روکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات یاد دلائی مگر انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا تھا صرف تاکید کیلئے فرمایا تھا ورنہ آپؐ کی مراد یہ تو نہیں ہو سکتی تھی کہ دشمن بھاگ بھی جائے تو یہاں کھڑے رہو۔ یہ کہہ کر انہوں نے درہ چھوڑ دیا اور میدانِ جنگ میں کود پڑے۔''

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم، جلد 20، صفحہ 249)

اور یہ نافرمانی کی وجہ سے پھر بعد میں جو نتائج ظاہر ہوئے ان کا ذکر بھی آئندہ ہوگا۔

ابودجانہؓ کی تلوار کے بارے میں جس طرح ولیم میور نے لکھا ہے۔ اس کی تفصیل میں بھی لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار لے کر اس کا حق ادا کرنے والے صحابی کون تھے؟

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں اس بارے میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن ایک تلوار پکڑی اور فرمایا مَنْ يَأْخُذُ مِنِّيْ هٰذَا کہ اسے مجھ سے کون لے گا؟ تو سب نے اپنے ہاتھ بڑھائے اور ان میں سے ہر ایک نے کہا مَیں مَیں۔ آپؐ نے پھر فرمایا: فَمَنْ يَأْخُذُهٗ بِحَقِّهٖ کہ کون اس کو اس کے حق کے ساتھ لے گا؟ حضرت انسؓ کہتے ہیں اس پر لوگ رک گئے تو حضرت سماک بن خرشہ ابودجانہؓ نے کہا کہ میں اس کو اس کے حق کے ساتھ لیتا ہوں۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے تلوار لی اور مشرکوں کے سر پھاڑ دیے۔ یعنی اس کا حق ادا کیا۔ (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل ابی دجانہ، حدیث 6353) یہ صحیح مسلم کی روایت ہے۔

ابن عتبہ نے لکھا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار دکھائی تو حضرت عمرؓ نے اس کو طلب کیا تو آپؐ نے اعراض کیا۔ پہلے حضرت عمرؓ نے مانگنے کی کوشش کی پھر حضرت زبیرؓ نے مانگی تو آپؐ نے اعراض کیا، ان کو بھی نہیں دی۔ تو ان دونوں نے اس سے دل میں افسوس کیا اور ایک روایت میں ہے کہ زبیر نے تین مرتبہ تلوار مانگی۔ ہر دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعراض کیا۔ حضرت علیؓ نے کھڑے ہو کر مطالبہ کیا تو آپؐ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ (سبل الھدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 192، دارالکتب العلمیۃ بیروت) ان کو بھی نہیں دی۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ اس موقع پر جن اصحابؓ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ تلوار ان کو عنایت کی جائے ان میں حضرت ابوبکرؓ بھی تھے۔ (شرح زرقانی، جلد 2، صفحہ 404، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

ایک روایت میں آتا ہے کہ جب آپؐ نے فرمایا: اس کو حق کے ساتھ کون استعمال کرے گا؟ ابودجانہؓ نے پوچھا اس کا حق کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے کسی مسلمان کو قتل نہ کرنا اور اس کے ہوتے ہوئے کسی کافر کے مقابلے پر نہ بھاگنا۔ یعنی ڈٹ کے مقابلہ کرنا۔ اس پر حضرت ابودجانہؓ نے عرض کیا۔ میں اس تلوار کو اس کے حق کے ساتھ لیتا ہوں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابودجانہؓ کو تلوار دی تو انہوں نے اس سے مشرکین کے سر پھاڑ دیے۔ انہوں نے اس موقع پر یہ اشعار پڑھے کہ

أَنَا الَّذِيْ عَاهَدَنِيْ خَلِيْلِيْ　　وَنَحْنُ بِالسَّفْحِ بصفا لَدَى النَّخِيْلِ
اَنْ لَّا أَقُوْمَ الدَّهْرَ فِي الْكَيُّوْلِ　　أَضْرِبْ بِسَيْفِ اللهِ وَ الرَّسُوْلِ

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو لوگ بُرے لوگوں میں رہتے ہیں اور باوجود قدرت کے ان کو برائی سے نہیں روکتے
اللہ تعالیٰ اُن کو ان کے مرنے سے پہلے سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔
(ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب الامر والنھی)

طالبِ دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص محض شہرت کی خاطر کوئی کام کرتا ہے
اللہ تعالیٰ اسکو اس رنگ میں شہرت دے گا کہ آخر کار اسکے عیب لوگوں پر ظاہر ہو جائیں گے۔
(بخاری، کتاب الرقاق، باب الریاء والسمعۃ)

طالبِ دُعا: خورشید احمد گنائی صاحب واہل خانہ (امیر جماعت احمدیہ رشی نگر، صوبہ جموں کشمیر)

مَیں وہ ہوں جس سے میرے دوست نے وعدہ لیا ہے جبکہ ہم سَفح مقام پر کھجور کے درختوں کے پاس تھے اور وہ وعدہ یہ ہے کہ میں لشکر کی پچھلی صفوں میں نہ کھڑا ہوں اور اللہ اور رسولؐ کی تلوار سے دشمنوں سے لڑائی کروں۔

بہرحال حضرت ابودجانہؓ یہ لے کر پھر بڑی تفاخرانہ چال چلتے ہوئے لشکر کی صفوں کے درمیان چلنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ هٰذِهٖ مِشْيَةٌ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا فِيْ هٰذَا الْمُقَامِ کہ یہ ایسی چال ہے جو اللہ عزّ وجلّ کو ناپسند ہے سوائے اس مقام کے یعنی جنگ کے موقع پر۔ (الاصابہ، جلد 7، صفحہ 100، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت) (اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 317، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

یہ جس طرح چل رہے ہیں۔

حضرت ابودجانہؓ کا ذکر کرتے ہوئے سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ مبارزت میں جب کفار قریش کو ہزیمت اٹھانی پڑی تو کفار نے یہ نظارہ دیکھا تو غضب میں آکر عام دھاوا کر دیا۔ مسلمان بھی تکبیر کے نعرے لگاتے ہوئے آگے بڑھے اور دونوں فوجیں آپس میں گتھم گتھا ہوگئیں۔ غالباً اسی موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار ہاتھ میں لے کر فرمایا: کون ہے جو اسے لے کر اس کا حق ادا کرے؟ بہت سے صحابہؓ نے اس فخر کی خواہش کیلئے اپنے ہاتھ پھیلائے جن میں حضرت عمرؓ اور حضرت زبیرؓ بلکہ بعض روایات کی رُو سے حضرت ابوبکرؓ و حضرت علیؓ بھی شامل تھے۔ مگر آپؐ نے اپنا ہاتھ روکے رکھا اور یہی فرماتے گئے۔ کوئی ہے جو اس کا حق ادا کرے؟ آخر ابودجانہ انصاریؓ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! مجھے عنایت فرمائیے۔ آپؐ نے یہ تلوار انہیں دے دی اور ابودجانہؓ اسے ہاتھ میں لے کر بڑے تبختر کی چال سے، بڑے اکڑتے ہوئے فخر کے ساتھ کفار کی طرف آگے بڑھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا: خدا کو یہ چال بہت ناپسند ہے مگر ایسے موقع پر ناپسند نہیں۔ زبیر جو غالباً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار لینے کے سب سے زیادہ خواہش مند تھے اور قرب رشتہ کی وجہ سے اپنا حق بھی زیادہ سمجھتے تھے دل ہی دل میں پیچ و تاب کھانے لگے کہ کیا وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تلوار نہیں دی اور ابودجانہ کو دے دی ہے اور اپنی اس پریشانی کو دُور کرنے کیلئے انہوں نے دل میں عہد کیا کہ میں اس میدان میں ابودجانہ کے ساتھ ساتھ رہوں گا اور دیکھوں گا کہ وہ اس تلوار کے ساتھ کیا کرتا ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ ابودجانہ نے اپنے سر پر ایک سرخ کپڑا باندھا اور اس تلوار کو لے کر حمد کے گیت گنگناتا ہوا مشرکین کی صفوں میں گھس گیا اور میں نے دیکھا کہ وہ جدھر جاتا تھا گویا موت بکھیرتا جاتا تھا اور میں نے کسی آدمی کو نہیں دیکھا جو اس کے سامنے آیا ہو اور پھر وہ بچا ہو۔ حتی کہ وہ لشکر قریش میں سے اپنا راستہ کاٹتا ہوا لشکر کے دوسرے کنارے نکل گیا جہاں قریش کی عورتیں کھڑی تھیں۔ ہند زوجہ ابوسفیان جو بڑے زور شور سے اپنے مردوں کو جوش دلا رہی تھی اس کے سامنے آئی اور ابودجانہ نے اپنی تلوار اس کے اوپر اٹھائی۔ جس پر ہند نے بڑے زور سے چیخ ماری اور اپنے مردوں کو امداد کیلئے بلایا مگر کوئی شخص اس کی مدد کو نہ آیا لیکن میں نے دیکھا کہ ابودجانہ نے خود بخود ہی اپنی تلوار نیچی کر لی اور وہاں سے ہٹ آیا۔ زبیر روایت کرتے ہیں کہ اس موقع پر میں نے ابودجانہ سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے کہ پہلے تم نے تلوار اٹھائی اور پھر نیچی کر لی۔ اس نے کہا میرا دل اس بات پر تیار نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار ایک عورت پر چلاؤں اور عورت بھی وہ جسکے ساتھ اس وقت کوئی مرد محافظ نہیں۔ یہ ہے اسلامی جنگ کا اصول۔

زبیر کہتے ہیں کہ میں نے اس وقت سمجھا کہ واقعی جو حق رسول اللہؐ کی تلوار کا تھا وہ اس نے ادا کیا۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 489-490)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس موقع کا ذکر بیان فرمایا کہ ایک صحابیؓ کے پوچھنے پر کہ اس عورت پر تلوار اٹھا کر پھر اسے قتل کیوں نہ کیا؟ تو اس پر ابودجانہ نے کہا کہ میرے دل نے برداشت نہ کیا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی تلوار کو ایک کمزور عورت پر چلاؤں۔ حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے ادب اور احترام کی ہمیشہ تعلیم دیتے تھے جس کی وجہ سے کفار کی عورتیں زیادہ دلیری سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتی تھیں اس بات سے بھی پتہ لگتا ہے کہ کیوں یہ واقعہ ہوا۔ اس لیے ہوا کہ آپؐ عورتوں کے احترام کی تعلیم دیتے تھے اور عورتیں اس کی وجہ سے پھر زیادہ دلیر ہوگئی تھیں اور نقصان پہنچانے کی کوشش کرتی تھیں مگر پھر بھی مسلمان ان باتوں کو برداشت کرتے چلے جاتے تھے۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر، جلد 2، صفحہ 421، 422)

پس یہ ہیں اسلامی جنگوں کے اصول۔ ان شاء اللہ باقی آئندہ۔

فلسطینیوں کیلئے بھی دعائیں کرتے رہیں۔ ظلم کی انتہا دن بدن ہوتی چلی جارہی ہے، بلکہ بڑھتی چلی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اب ظالموں کی پکڑ کے سامان کرے اور مظلوم فلسطینیوں کیلئے بھی آسانیاں پیدا فرمائے۔ مسلمان ممالک کو بھی عقل اور سمجھ دے کہ ان کی آواز ایک ہو اور وہ مسلمان بھائیوں کیلئے ان کا حق ادا کرنے کیلئے کوشش کرنے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

جلد پھر سے قادیاں میں ہم کو ہو آنا نصیب
وقتِ رخصت کر گئے سب یہ دعا، جلسے کے بعد

(محمد ابراہیم سرورؔ، قادیان)

جا رہے مہماں مسیحؑ وقت کے جلسے کے بعد
لگ رہا ہے سُونا سُونا قادیاں جلسے کے بعد

قافلے در قافلے جو آ رہے تھے کل تلک
ایک اِک کرکے سبھی رخصت ہوئے جلسے کے بعد

قادیاں کے ہر گلی کوچہ میں تھی رونق حسیں
سونی گلیاں ہوگئیں ہیں ساری وہ جلسے کے بعد

جن کے اِک دیدار سے ہے قلب کی تسکیں ہوئی
چشم ہائے منتظر نمناک ہیں، جلسے کے بعد

آئے تھے اُڑ کر جہاں بھر سے جو روحانی طیور
پیاس وہ اپنی بجھا کر ہیں گئے جلسے کے بعد

دنیا بھر سے آئے جو لینے مسیحا علیہ السلام کی دُعا
جھولیاں اپنی دعا سے بھر، گئے جلسے کے بعد

ڈیوٹیاں کیں سب معاون اور منتظمین نے
اقرباء کو الوداع پُر نم کیا جلسے کے بعد

کامیابی سے ہوئے سب اِنتظام و اِنصرام
دفتروں کو اپنے لوٹے کارکن جلسے کے بعد

میزبانی کا ادا حق بھی کیا حتّٰی الوسع
فضلِ ربّی کے سبھی خواہاں ہوئے جلسے کے بعد

میہماں ایسے بھی تھے کچھ جو بنے تھے میزباں
حقِّ خدمت بھی ادا کرکے، گئے جلسے کے بعد

مہدیٔ موعودؑ کا چلتا ہے لنگر سال بھر
عارضی لنگر ہوئے ہیں بند اب جلسے کے بعد

کر دعائیں بستیٔ موعودؑ میں مسرور تھے
جاتے جاتے دل حزیں سب کے ہوئے جلسے کے بعد

حکم کی تعمیل میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلام
مہدیٔ موعودؑ کو دے کر، گئے جلسے کے بعد

جلد پھر سے قادیاں میں ہم کو ہو آنا نصیب
وقتِ رخصت کر گئے سب یہ دعا، جلسے کے بعد

نعرۂ تکبیر سے گونجے زمین و آسمان
آمدِ مہماں پہ بھی، دمِ واپسیں، جلسے کے بعد

سالِ نو کی رات کو، سرورؔ، تہجد سے سجاؤ
حضرتِ مسرور کا ارشاد ہے، جلسے کے بعد

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ہر ایک شخص کو خود بخود خدا تعالیٰ سے ملاقات کرنے کی طاقت نہیں ہے
اسکے واسطے واسطہ ضرور ہے اور وہ واسطہ قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں
(ملفوظات، جلد پنجم، صفحہ 321)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ریا کاری ایک بہت بڑا گند ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے
(ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 8)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

خطبہ جمعہ

’’اس لڑائی میں گو بڑا صدمہ مسلمانوں کو پہنچا اور عبداللہ بن جبیرؓ کی سپاہ کی خطا سے یہ بلا آئی مگر ایک فائدہ عظیم بھی حاصل ہوا کہ منافقوں کا نفاق اور یہودیوں کا بغض وعناد صاف صاف عیاں ہو گیا اور خالص مسلمان ممتاز ہو گئے۔‘‘ (حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تاکیدی حکم کے باوجود بھی جب درّے کی حفاظت پر مامور اکثریت نے درّہ خالی کر دیا تو دشمن نے اس طرف سے حملہ کیا اور مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچایا

صحابہؓ کے بارے میں اس دنیاوی خواہش کیلئے درّے کو چھوڑنے کی بات دل کو لگتی نہیں......صحابہؓ کے بارے میں یہ کہنا بلکہ سوچنا بھی ان کی شان کے خلاف ہے کہ ان کو مال غنیمت کی پڑی ہوتی تھی

عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی آخرت پر نظر تھی کہ وہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا میں سب سے بڑی کامیابی دیکھتے تھے، پس وہ یہ چاہتے تھے کہ بالآخر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ راضی رہے اور یہ وقتی طور پر جو چیزیں دکھائی دے رہی ہیں بالکل بے معنی اور بے حقیقت ہیں، ہماری اصل نیکی ان کی رضا حاصل کرنا ہے

مسلمان اس وقت بے خبری کے عالم میں مال غنیمت جمع کرنے اور مشرکین کو قیدی بنانے میں مصروف تھے کہ اچانک مشرکوں کے گھڑسوار دستے گھوڑے دوڑاتے ہوئے ان کے سروں پر پہنچ گئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب حمزہؓ کے قتل کی اطلاع ملی تو آپؐ کو سخت صدمہ ہوا اور روایت آتی ہے کہ غزوۂ طائف کے بعد جب حمزہ کا قاتل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا تو آپؐ نے اسے معاف تو فرما دیا مگر حمزہ کی محبت کا احترام کرتے ہوئے فرمایا کہ وحشی میرے سامنے نہ آیا کرے

اللہ نے آگ پر ہمیشہ کیلئے حرام کر دیا ہے کہ حمزہ کے گوشت میں سے کچھ بھی چکھے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل نے آکر مجھے خبر دی ہے کہ حمزہ بن عبدالمطلب کو سات آسمانوں میں اللہ اور اسکے رسولؐ کا شیر لکھا گیا ہے

غزوۂ اُحد کے دوران سید الشہداء حضرت حمزہؓ کی شہادت نیز دیگر پیش آمدہ حالات وواقعات کا تذکرہ، مظلومینِ فلسطین کیلئے دعا کی مکرر تحریک

مسلمان ملکوں کو ہی اللہ تعالیٰ ہمت دے کہ اپنی آواز میں زور پیدا کریں اور حقیقت میں ایک بن کے اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائیں اور اس کو ختم کرنے کی کوشش کریں

مکرم شیخ احمد حسین ابوسردانہ صاحب شہید آف غزہ اور مکرم عثمان احمد گاکوریا صاحب آف کینیا کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22 ردسمبر 2023ء بمطابق 22 رفتح 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر دارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

آج کل خطبات میں غزوۂ اُحد کا ذکر ہو رہا ہے۔ جیسا کہ ذکر ہوا تھا کہ مسلمانوں نے عام جنگ میں کافروں کو سخت نقصان پہنچایا اور وہ بھاگنے پر مجبور ہو گئے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تاکیدی حکم کے باوجود بھی جب درّے کی حفاظت پر مامور اکثریت نے درّہ خالی کر دیا تو دشمن نے اس طرف سے حملہ کیا اور مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچایا جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ جب مشرکوں کے پرچم بردار ایک ایک کر کے قتل ہو گئے اور کوئی شخص بھی اب پرچم اٹھانے یا اس کے قریب آنے کی ہمت نہ کر سکا تو ایک دم مشرک پسپا ہونے لگے اور پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگے۔ ان کی عورتیں بھی جو کچھ ہی دیر پہلے پُرمسرت لہجوں اور پورے جوش و خروش سے دف بجا بجا کر گا رہی تھیں، دف پھینک کر پہاڑ کی طرف بھاگیں۔ مسلمانوں نے دشمن کو بھاگتے دیکھا تو وہ ان کا پیچھا کر کے ان کے ہتھیار لینے اور مال غنیمت جمع کرنے لگے۔ اسی وقت مسلمانوں کا وہ تیر انداز دستہ جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑی پر تعینات کر کے حکم دیا تھا کہ کسی بھی حال میں اپنی جگہ سے نہ ہلیں وہاں سے مال غنیمت جمع کرنے کیلئے بھاگا۔ یہ کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس دستے کے امیر حضرت عبداللہ بن جبیرؓ نے ان کو سختی سے منع کیا کہ ان کو کسی حال میں بھی یہاں سے ہٹنے کا حکم نہیں ہے مگر وہ لوگ نہیں مانے اور کہنے لگے مشرکین کو شکست ہو گئی ہے، اب ہم یہاں ٹھہر کر کیا کریں گے؟ یہ کہہ کر وہ لوگ پہاڑی سے اتر آئے اور مالِ غنیمت جمع کرنے لگے۔ اگرچہ ان میں سے اکثر لوگ اپنی جگہ چھوڑ چکے تھے مگر ان کے امیر حضرت عبداللہ بن جبیرؓ اور کچھ دوسرے صحابہؓ اپنی جگہ جمے رہے جن کی تعداد دس سے بھی کم ہو گی۔ انہوں نے نیچے جانے والوں سے کہا یعنی درّے سے جو نیچے اتر رہے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی ہرگز نہیں کروں گا۔

ان کے امیر نے یہ کہا۔ اکثر مؤرخین اور سیرت نگار درہ چھوڑنے والے صحابہؓ کا ذکر کرتے ہوئے یہی بیان کرتے ہیں کہ ان کو مالِ غنیمت کی جلدی تھی اس لیے وہ اصرار کر رہے تھے کہ جب باقی سب لوگ مال غنیمت لُوٹ رہے ہیں تو ہم کیوں پیچھے رہیں جبکہ ان کے امیر حضرت عبداللہ بن جبیرؓ انہیں روک رہے تھے کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی حکم تھا کہ جو بھی ہو تم لوگ اپنی جگہ، اس جگہ سے نہیں ہٹو گے اس لیے ہمیں یہیں رہنا چاہئے لیکن ان لوگوں کی اکثریت نے امیر کی بات سے اتفاق نہیں کیا اور مالِ غنیمت لُوٹنے کیلئے درے سے نیچے اتر آئے۔ اکثر مؤرخین نے یہ لکھا ہے اور کتب حدیث اور تفسیر میں بھی عمومی طور پر یہی ذکر ملتا ہے کہ یہ صحابہؓ مال غنیمت کی جلدی کی وجہ سے درہ چھوڑ کر چلے گئے اور سورہ آل عمران کی آیت 153 کہ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ کہ تم میں سے ایسے بھی تھے جو دنیا کی طلب رکھتے تھے اور تم میں ایسے بھی تھے جو آخرت کی طلب رکھتے تھے۔ اس کی تفسیر کرتے ہوئے اکثر مفسرین بھی یہی لکھتے ہیں کہ صحابہؓ مال غنیمت کے حصول کیلئے جلدی جانا چاہتے تھے لیکن صحابہؓ کے بارے میں اس دنیاوی خواہش کیلئے درّے کو چھوڑنے کی بات دل کو لگتی نہیں۔

اس بارے میں حضرت مصلح موعودؓ نے بھی ایک تفسیری نوٹ لکھا تھا جو غیر شائع شدہ ہے، وہ میں آگے اس کی تفسیر میں بیان کروں گا۔ اس سے پہلے کچھ بیان کر دوں یا پوری آیت پہلے بیان کر دیتا ہوں۔ پوری آیت اس طرح ہے کہ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (آل عمران: 153) اور یقیناً اللہ نے تم سے اپنا وعدہ سچا ثابت کر دکھایا جب تم اسکے حکم سے ان کی بیخ کنی کر رہے تھے تا آنکہ جب تم نے بزدلی دکھائی اور تم اصل حکم کے بارے میں باہم جھگڑنے لگے اور تم نے اس کے باوجود بھی نافرمانی کی کہ اس نے تمہیں وہ کچھ دکھلا دیا جو تم پسند کرتے تھے۔ تم میں ایسے بھی تھے جو دنیا کی طلب رکھتے تھے اور تم میں ایسے بھی تھے جو آخرت کی طلب رکھتے تھے پھر اس نے تمہیں ان سے پرے ہٹا لیا تا کہ تمہیں آزمائے اور جو بھی ہوا وہ یقیناً تمہیں معاف کر چکا ہے (یعنی اللہ تمہیں معاف کر چکا ہے) اور اللہ مومنوں پر بہت فضل کرنے والا ہے۔

یہ ہے آیت جس کی تفسیر میں یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ مالِ غنیمت یا اس جنگ کے حوالے سے یہ آیت ہے۔

صحابہؓ کے بارے میں یہ کہنا بلکہ سوچنا بھی ان کی شان کے خلاف ہے کہ ان کو مال غنیمت کی پڑی ہوتی تھی۔ یہ لوگ تو اپنے بیوی بچے اور اپنی جانیں تک اپنے سب سے محبوب خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر نچھاور کر چکے تھے اور اس سے پہلے وہ اپنے اموال و اسباب بھی اسی راہ میں لُٹا چکے تھے۔ شہادت کے شوق میں تو جیسا کہ واقعات بیان ہوئے ہیں یہ لوگ باہر نکل کر جنگ کرنا چاہتے تھے اور یہ جنگیں مالِ غنیمت حاصل کرنے کیلئے نہیں لڑی جا رہی تھیں۔ یہ تو مسلمانوں پہ الزام ہے۔ ہاں فتح کی صورت میں اموال غنیمت مل جانا ایک ضمنی بات تو ہو سکتی ہے لیکن صحابہؓ کا مطلوب و مقصود مال غنیمت حاصل کرنا ہرگز نہیں ہو سکتا تھا۔

بہرحال تاریخ اسلام میں اور اسی طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وسوانح بیان کرتے ہوئے جو مؤرخین ہیں یا جو سیرت نگار ہیں یا مفسر ہیں یا محدّث ہیں لگتا ہے کہ ان بزرگوں کو کہیں غلطی لگی ہے اور محض کسی روایت کی سند وغیرہ پر اعتبار کر کے ان لوگوں نے اپنی سادگی میں یا اس پر یقین رکھ کے کہ یہ روایت صحیح ہوگی ایسا بیان کر دیا ہے کہ صحابہؓ مال غنیمت کیلئے نیچے اترے تھے۔ انہیں اس بات کا احساس نہیں ہوا کہ عواقب اور اثرات کے لحاظ سے یہ بات کتنی زیادہ نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے اور وہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہو یا آپؐ کی قوتِ قدسیہ سے فیضیاب ہونے والے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہوں، ان کی شان کے کتنی منافی ہوسکتی ہے۔ بہرحال صحابہؓ کی قربانی اور جذبۂ شہادت کو دیکھ کر یہ بات یقین کرنی مشکل ہے کہ صحابہؓ صرف مالِ غنیمت حاصل کرنے کیلئے اس درہ کو چھوڑنے کیلئے جلدی کر رہے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب ان صحابہؓ نے دیکھا کہ مسلمانوں کو فتح ہو چکی ہے اور وہ دشمن کو بھگا رہے ہیں اور اس کا پیچھا کر رہے ہیں تو درے پر موجود صحابہؓ اس واضح فتح کی خوشی میں شامل ہونے کیلئے بے چین ہو گئے۔ اور فتح پر ختم ہوتی ہوئی اس جنگ کے آخری لمحات میں شامل ہونے کی تڑپ سے بے چین ہو رہے تھے کہ ہم بھی اس خوشی میں شامل ہو جائیں۔ وہ شاید سمجھ رہے ہوں کہ ہمارے دوسرے بھائی تو جہاد میں براہِ راست حصہ لے رہے ہیں اور ہم یہاں درّے میں کھڑے ہیں۔ تو جہاد میں شامل ہونے کا شوق جوش میں آیا کہ اب فتح تو ہو چکی ہے تو آج کے دن کے ختم ہوتے ہوئے جہاد میں عملاً بھی شامل ہو جائیں۔ اس فتح کی خوشی تو کم از کم منا لیں۔ لیکن ان کے امیر حضرت عبداللہ بن جبیرؓ جو زیادہ صاحبِ فراست ثابت ہوئے ان کی نظر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر تھی کہ خواہ کچھ بھی ہو یہاں سے نہیں ہٹنا یہ ان کا فیصلہ تھا اور درست فیصلہ تھا کہ جو بھی ہے ہمیں یہاں سے ہٹنا نہیں چاہئے۔

جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے غیر مطبوعہ نوٹس میں اس آیت کی کچھ تفسیر ملتی ہے۔ اسکے ساتھ آپؓ نے لکھا ہے کہ ''مِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرِيۡدُ الدُّنۡيَا۔ اس جگہ دنیا سے مراد مال غنیمت نہیں بلکہ دنیا والی چیز مراد ہے اور آخرت سے مراد انجام اور آخری نتیجہ ہے۔ یہ خیال کرنا کہ انہیں یہ خیال آیا تھا کہ ہمیں مال غنیمت نہیں ملے گا واقعہ کے خلاف ہے کیونکہ بدر میں تو ان لوگوں کو بھی'' مال غنیمت میں ''حصہ ملا تھا جو بعض مجبوریوں کی وجہ سے جنگ میں شامل نہیں ہو سکے تھے اس لیے یہ خیال بالکل غلط ہے۔ صحابہؓ کے متعلق دنیاداری کا خیال کرنا درست نہیں۔''

یہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا۔ پھر فرمایا کہ ''اصل بات یہ ہے کہ ان کو یہ خواہش تھی کہ ہم بھی اس جنگِ اُحد میں شریک ہوں۔ یہ بھی دنیوی خیال تھا کہ ہم اس غزوہ میں شامل ہوں اور کافروں کو ماریں۔ لُوٹ کے مال میں شامل ہونا اس جگہ مراد نہیں۔ فرماتا ہے کہ تم کو یہ خیال تھا کہ ہم غزوہ میں شامل ہونے والوں سے پیچھے نہ رہ جائیں مگر یہ بھی ایک دنیوی خیال ہے'' دنیوی خیال اس لیے ہے کہ صرف لڑنا تو کوئی بات نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل نہ کرنا یہ دنیوی خیال بن جاتا ہے۔ ''تمہیں تو حکم کی تعمیل کرنی چاہئے تھی اور بس'' کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل نہ کرنا چاہے وہ دین کی خاطر جنگ ہو رہی ہو اور آپؐ نے اس سے منع کر دیا اور کہیں اَور جگہ ڈیوٹی لگا دی تو اس حکم کی تعمیل اصل میں دین ہے نہ کہ جنگ کرنا۔ پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ ''وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرِيۡدُ الۡاٰخِرَةَ۔ فرماتا ہے کہ تمہارا افسر اور اس کے ساتھی تو آخرت کو چاہتے تھے۔ ان کے مدِ نظر انجام اور نتیجہ تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ اس کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔ وہ نافرمانی کے بدنتیجہ کو دیکھ رہا تھا۔ اس طرح اس کے ساتھی بھی اسے حق پر سمجھتے تھے۔ افسر اور اس کے ساتھ متفق لوگوں کی نظر اس بات کے آخری نتیجہ پر پہنچ رہی تھی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو جنگ میں شمولیت سے زیادہ اہم سمجھتے تھے۔'' بات واضح ہوگئی۔ ''لیکن برخلاف اس کے تمہاری نظر سطحی بات پر پڑی ہوئی تھی۔'' حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ''یہ معنے صحابہؓ کی اس شان کے مناسبِ حال ہیں جو ان کے کاموں اور ان کی قربانیوں سے ظاہر ہوتی ہے۔'' (غیر مطبوعہ نوٹس حضرت مصلح موعودؓ زیر آیت سورت آل عمران:153)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے حضرت مصلح موعودؓ کے اس نوٹ کا ذکر کرتے ہوئے اس کی وضاحت فرمائی کہ وہ دنیا چاہتے تھے یعنی ان سے جھگڑا کرنے والے اور دستے کے امیر حضرت عبداللہ بن جبیرؓ یہ عقبیٰ چاہتے تھے۔ حضرت خلیفہ رابعؒ فرماتے ہیں کہ اس مضمون کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے نوٹس میں بیان کیا ہے اور ایک اچھا نکتہ بیان فرمایا ہے کہ یہاں دنیا سے مراد جو لوگ یہ لیتے ہیں کہ لُوٹ مار اور مال غنیمت، یہ درست نہیں ہے۔ وہ وقتی فتح کی طرف نظر رکھ رہے تھے اور دنیا سے مراد ان کی یہاں یہ ہے کہ وہ جو معاملہ پہلے ظاہر ہو چکا ہے ان کی نظر اس پر تھی یعنی جو جنگ جیتی جا چکی تھی اور عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی آخرت پر نظر تھی کہ وہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا میں سب سے بڑی کامیابی دیکھتے تھے۔ پس وہ یہ چاہتے تھے کہ بالآخر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ راضی رہے اور یہ وقتی طور پر جو چیزیں دکھائی دے رہی ہیں بالکل بے معنی اور بے حقیقت ہیں۔ اصل ہماری نیکی ان کی رضا حاصل کرنا ہے۔

حضرت خلیفہ رابعؒ نے آگے بیان کیا کہ پس حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بحث ہی بے تعلق ہے کہ وہ دنیا چاہ رہے تھے اور وہ آخرت چاہ رہے تھے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ دنیا وہ تھی بھی کتنی سی۔ وہ عجیب و غریب سی بات نظر آتی ہے۔ پھر تفصیل بیان کی انہوں نے کہ وہ جو درّے کی حفاظت پر مامور تھے درّے سے بھاگے ہوں گے اس وقت تک تو سب چیزیں بٹ بھی چکی ہوں گی اور یہ خیال کہ ان کو یہ جلدی تھی کہ ہم جلدی سے وہاں جا کر شامل ہو جائیں۔ یہ کیوں نہیں سوچتے جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے حسنِ ظن کرو اپنے لوگوں پر کہ وہ اس خیال سے گئے تھے کہ سارے فتح کے شادیانے بجا رہے ہیں، خوش ہو رہے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کھڑے ہیں، ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے ہوں گے تو ہم کیوں اس منظر سے پیچھے رہیں۔ تو بسا اوقات ایسا ہوتا ہے اور یہ فطرت کے عین مطابق ہے کہ جہاں جشن منایا جا رہا ہو، خوشی منائی جا رہی ہو، سب دوڑ دوڑ کر وہاں پہنچتے ہیں۔ خلیفہ رابعؒ کہتے ہیں یہاں بھی اپنے قیام کے دوران بارہا دیکھ چکے ہیں کہ کوئی اچھی خبر ہو تو یہاں کوئی مال غنیمت لُوٹنے تو لوگ نہیں آتے۔ لوگ پہنچتے ہیں اور خوشی میں حصہ لینے پہنچتے ہیں۔ تو ان کے نزدیک یہ تھا کہ اتنا مزہ آ رہا ہے۔ نیچے دیکھو یا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ سارے لطف اٹھا رہے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد اکٹھے ہو کر۔ خدا کا وعدہ پورا ہوا ہے۔ ہم یہاں کھڑے اکیلے، ہم بھی وہاں جاتے ہیں لیکن حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخرت پر نظر تھی کہ اس وقت خوشی سے یہ بہت زیادہ مزے کی بات ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر الگ ایک طرف بیٹھے رہیں۔ جو ہمیں حکم دیا گیا ہے اس کی تعمیل کریں۔ اور جو اس کا لطف ہے وہ دراصل وہ لطف نہیں ہے جو وہاں خوشی میں ہے۔ (ماخوذ از درس القرآن، 5 رمضان المبارک 16 ؍فروری 1994ء)

بہرحال ایک طرف جب کفار کا لشکر بری طرح شکست کھا کر پیٹھ پھیر کر بھاگ رہا تھا اور دوسری طرف پہاڑی درے پر متعین پچاس میں سے چالیس کے قریب مجاہدین درہ چھوڑ کر نیچے اتر گئے تو اسی وقت خالد بن ولید نے دیکھا کہ وہ پہاڑی درہ جہاں تیراندازوں کا دستہ جما ہوا تھا، خالی ہو چکا ہے، صرف چند آدمی باقی رہ گئے ہیں۔ خالد بن ولید اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے۔ یہ دیکھتے ہی وہ عکرمہ بن ابوجہل کو ساتھ لے کر اپنے گھڑسوار دستے کے ساتھ پلٹے۔ انہوں نے پہاڑی پر پہنچ کر ان چند لوگوں پر حملہ کر دیا جو تیرانداز دستے میں سے بچے کھچے وہاں موجود تھے۔ ان کا یہ حملہ اتنا شدید تھا کہ ایک ہی ہلے میں انہوں نے اس دستے کے امیر حضرت عبداللہ بن جبیرؓ اور ان کے چند ساتھیوں کو قتل کر دیا۔ ان لوگوں نے حضرت عبداللہ بن جبیرؓ کی لاش کا مثلہ کیا یعنی ہاتھ پاؤں اور جسم کے دوسرے اعضاء کاٹ ڈالے۔ اس کے بعد قریش کے اس دستے نے نیچے اتر کر اچانک مسلمانوں کو گھیر لیا۔

مسلمان اس وقت بے خبری کے عالم میں مال غنیمت جمع کرنے اور مشرکین کو قیدی بنانے میں مصروف تھے کہ اچانک مشرکوں کے گھڑسوار دستے گھوڑے دوڑاتے ہوئے ان کے سروں پر پہنچ گئے۔ یہ لوگ عزیٰ اور ہبل کے نعرے لگا رہے تھے جو اُحد کے روز مشرکین کا شعار تھا۔ انہوں نے مسلمانوں کے پاس پہنچتے ہی بے خبری میں ان کو تلواروں پر رکھ لیا۔ مسلمان بدحواس ہو گئے اور جدھر جس کا منہ اٹھا وہ اس طرف بھاگنے لگا۔ جو کچھ مالِ غنیمت انہوں نے جمع کیا تھا اور جتنے قیدی بنائے تھے ان سب کو چھوڑ کر مسلمان ہر طرف بکھر گئے۔ نہ ان کی صفیں باقی رہیں نہ ترتیب۔ ایک کو دوسرے کی کوئی خبر نہیں تھی۔ مشرکین کا پرچم اس وقت تک زمین پر پڑا ہوا تھا کہ اس نئی صورتحال کو دیکھ کر اچانک ایک عورت عمرہ بنت علقمہ نے اس کو اٹھا کر بلند کر دیا اور مشرکین کو اونچی آواز میں واپس بلانا شروع کیا۔ بھاگتے ہوئے مشرکین نے اپنے پرچم کو سربلند ہوتے دیکھا تو وہ سمجھ گئے کہ جنگ کا پانسہ پلٹ چکا ہے اور سب کے سب پلٹ کر پھر اپنے جھنڈے کے گرد جمع ہو گئے۔ (سیرۃ الحلبیہ، جلد 2، صفحہ 308 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ایک مصنف نے لکھا ہے کہ قریش کے خاک و خون میں لت پت جھنڈے کو عمرہ بنت علقمہ نامی خاتون نے پکڑ کر بلند کر دیا۔ وہ زور زور سے اسے لہرانے لگی اور میدان سے فرار ہونے والوں کو ملامت کرنے لگی۔ وہ کفار مکہ کو پلٹ آنے کیلئے پکار رہی تھی۔ یوں شکست خوردہ کفار واپس میدان احد میں اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے آگے اور پیچھے کی طرف سے مسلمانوں کو گھیر لیا۔ مسلمان بے فکری کی بنا پر صف بندی ختم کر چکے تھے اس لیے اب ان کی کوئی ترتیب نہ تھی۔ (دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، جلد 6، صفحہ 486-487، بزم اقبال لاہور)

اس روز مسلمانوں کی خاصی تعداد نے جامِ شہادت نوش کیا۔ پہلے جو فتح ہوئی تھی اب وہ شکست کے ابتلا میں تبدیل ہو چکی تھی۔ ایک مصنف اس وقت کی منظرکشی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ مسلمانوں نے تیراندازوں کی غلطی کے بعد اپنی تنظیم کو کھو دیا اور ان کی صفیں درہم برہم ہوگئیں اور انہوں نے غنائم کو اپنے ہاتھوں سے پھینک دیا اور بدحواسی کے عالم میں ایک دوسرے کو مارنے لگے اور ان میں سے بہت سے لوگ سرگرداں ہو گئے۔ انہیں معلوم نہ تھا کہ وہ کہاں جائیں خصوصاً مشرکین کے منادی کے اعلان کے بعد کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قتل ہو گئے ہیں۔ یہ ایک سخت آزمائش تھی جس میں بہت سے مسلمان اپنے بھائیوں کے ہاتھوں بلا ارادہ قتل ہو کر گر پڑے۔ بعض دفعہ غلطی سے مسلمانوں نے مسلمانوں کو بھی قتل کر دیا اور متوقع تھا کہ دشمنوں کی کثرت تعداد جس نے خالد کی کارروائی کے بعد دوبارہ اپنے آپ کو منظم کر لیا تھا مسلمانوں کی قلیل تعداد کو تباہ کر دے گی اور ان کا خاتمہ کر دے گی۔ (غزوۂ احد از محمد احمد باشمیل، صفحہ 140-141، نفیس اکیڈمی کراچی 1989ء) لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ نے پھر فضل فرمایا اور وہ دشمن جو چاہتے تھے وہ تو نہیں ہوا۔

حضرت حذیفہؓ کے والد یمان کا مسلمانوں کے ہاتھوں غلطی سے قتل ہونے کے بارے میں لکھا ہے کہ صحابہؓ کے ایک دوسرے کو قتل کرنے کی ایک مثال حضرت حذیفہؓ کے والد یمان تھے جنہیں مسلمانوں نے ناواقفیت میں شہید کر دیا تھا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کی جنگ کیلئے تشریف لے گئے تو ثابت بن وقش اور حُسیل بن جابر جن کا نام یمان تھا اور یہ حذیفہ بن یمان کے باپ تھے، وہ دونوں عمر رسیدہ تھے اور اس قلعہ میں تھے جس میں مسلمانوں کی عورتیں اور بچے حفاظت کیلئے پناہ گزین تھے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟ دونوں بوڑھے قلعہ میں بند بیٹھے تھے۔ باتیں کرنے لگے، کہنے لگے کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں ہم؟ ہماری زیادہ عمر تو باقی نہیں رہی۔ بڈھے ہو چکے ہیں ہم۔ اگر ہم آج نہیں مرے تو کل ضرور مر جائیں گے۔ کیا ہم اپنی تلواریں نہ اٹھائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جا ملیں۔ شاید اللہ تعالیٰ ہمیں شہادت نصیب فرما دے۔ پھر یہ دونوں تلوار پکڑ کر کفار پر جا پڑے اور لوگوں میں مل جل گئے۔ یعنی مسلمان تو جہاں یہ جانتے تھے کہ یہ دونوں بزرگ جنگ میں شامل ہی نہیں ہیں اور مدینہ میں موجود ہیں جبکہ یہ اب میدانِ جنگ میں پہنچ کر لڑائی میں شامل ہو چکے تھے اور مسلمان انہیں فوری طور پر پہچان نہیں سکے، پتہ ہی نہیں لگا کہ یہ کون ہیں۔ ثابت بن وقش کو تو کفار نے شہید کر دیا اور حذیفہ کے باپ کو مسلمانوں نے ناواقفیت میں شہید کر دیا۔ حذیفہ نے کہا اللہ کی قسم! یہ تو میرا باپ ہے جو

شہید ہو گئے۔انہوں نے دیکھا تو کہا یہ تو میرا باپ ہے۔مسلمانوں نے کہا اللہ کی قسم! ہم نے ان کو نہیں پہچانا،غلطی سے شہید ہو گئے۔اور واقعی انہوں نے سچ کہا تھا۔حذیفہ نے کہا خدا تم کو معاف کرے وہ ارحم الراحمین ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں حذیفہ کو ان کے باپ کا خون بہا دینا چاہا۔غلطی سے مسلمانوں سے شہید ہو گئے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا خون بہا دیا جائے مگر حذیفہ نے نہیں لیا،انہوں نے انکار کر دیا اور مسلمانوں کو معاف کر دیا۔اس سے حذیفہ کی قدر و منزلت خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے نزدیک بہت زیادہ ہوئی۔ (سیرۃ النبویہ لابن ہشام،صفحہ 537-538،دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اس جنگ میں حضرت حمزہؓ کی شہادت بھی ہوئی تھی۔ان کا واقعہ بھی لکھا ہے کہ عمیر بن اسحاق سے اس طرح مروی ہے کہ احد کے روز حمزہ بن عبدالمطلبؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے دو تلواروں سے جنگ کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ میں اسد اللہ یعنی خدا کا شیر ہوں۔ یہ کہتے ہوئے کبھی آگے جاتے اور کبھی پیچھے ہٹتے۔ وہ اسی حالت میں تھے کہ یکا یک پھسل کر گر ے۔انہیں وحشی اسود نے دیکھ لیا۔ابو اسامہ نے کہا کہ اس نے انہیں نیزہ کھینچ کر مارا اور قتل کر دیا۔ (الطبقات الکبریٰ،جلد 3،صفحہ 8،دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اس بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی جو لکھا ہے وہ اس طرح ہے کہ ’’حضرت حمزہؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا ہونے کے علاوہ آپؐ کے رضاعی بھائی بھی تھے۔نہایت بہادری کے ساتھ لڑ رہے تھے اور جدھر جاتے تھے ان کے سامنے قریش کی صفیں پھٹ پھٹ جاتی تھیں مگر دشمن بھی ان کی تاک میں تھا اور جبیر بن مطعم اپنے ایک حبشی غلام وحشی نامی کو خاص طور پر آزادی کا وعدہ دے کر اپنے ساتھ لایا تھا کہ جس طرح بھی ہو حمزہ کو جنہوں نے جبیر کے چچا طعیمہ بن عدی کو بدر کے موقعہ پر تلوار کی گھاٹ اتارا تھا قتل کر کے اس کے انتقام کو پورا کرے۔ چنانچہ وحشی ایک جگہ پر چھپ کر ان کی تاک میں بیٹھ گیا اور جب حمزہ کسی شخص پر حملہ کرتے ہوئے وہاں سے گزرے تو اس نے خوب تاک کر ان کی ناف کے نیچے اپنا چھوٹا سا نیزہ مارا جو لگتے ہی بدن کے پار ہو گیا۔حمزہ لڑکھڑاتے ہوئے گرے مگر پھر ہمت کر کے اٹھے اور ایک جست کر کے وحشی کی طرف بڑھنا چاہا مگر پھر لڑکھڑا کر گرے اور جان دے دی اور اس طرح اسلامی لشکر کا ایک مضبوط بازو ٹوٹ گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب حمزہ کے قتل کی اطلاع ملی تو آپؐ کو سخت صدمہ ہوا اور روایت آتی ہے کہ غزوۂ طائف کے بعد جب حمزہ کا قاتل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا تو آپؐ نے اسے معاف تو فرما دیا۔مگر حمزہ کی محبت کا احترام کرتے ہوئے فرمایا کہ وحشی میرے سامنے نہ آیا کرے۔

اس وقت وحشی نے اپنے دل میں یہ عہد کیا کہ جس ہاتھ سے میں نے رسول خدا کے چچا کو قتل کیا ہے۔ جب تک اسی ہاتھ سے کسی بڑے دشمنِ اسلام کو تہ تیغ نہ کر لوں گا چین نہ لوں گا۔‘‘ اب مسلمان ہو گیا تھا نظریات بدل گئے، خیالات بدل گئے۔’’ چنانچہ حضرت ابو بکرؓ کے عہد خلافت میں اس نے جنگ یمامہ میں نبوت کے جھوٹے مدعی مسیلمہ کذاب کو قتل کر کے اپنے عہد کو پورا کیا۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے،صفحہ 492-493)

حضرت حمزہؓ کی نعش کی بے حرمتی بھی کی گئی۔روایت ہے کہ ابو سفیان کی بیوی ہند غزوۂ احد کے دن لشکروں کے ہمراہ آئی۔اس نے اپنے باپ کا انتقام لینے کیلئے جو بدر میں حضرت حمزہؓ کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے مارا گیا تھا یہ نذر مان رکھی تھی کہ مجھے موقع ملا تو میں حمزہ کا کلیجہ چباؤں گی۔ جب یہ صورتحال ہوگئی اور حضرت حمزہؓ پر مصیبت آ گئی تو مشرکین نے مقتولین کا مثلہ کر دیا،ان کی شکلیں بگاڑ دیں۔ ناک کان وغیرہ عضو کاٹے۔ وہ حمزہ کے جگر کا ایک ٹکڑہ لائے۔ ہند اسے لے کر چباتی رہی کہ کھا جائے مگر جب وہ اس کو نگل نہ سکی تو پھینک دیا۔ یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے آگ پر ہمیشہ کیلئے حرام کر دیا ہے کہ حمزہ کے گوشت میں سے کچھ بھی چکھے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد،جلد 3،صفحہ 8،دار الکتب العلمیۃ بیروت)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہؓ کی نعش کے پاس آ کر جن جذبات کا اظہار کیا اور آپؓ کو بلند مقام کی جو خوشخبری دی اس کے بارے میں روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت حمزہؓ کی نعش کو دیکھا تو ان کا کلیجہ نکال کر چبایا گیا تھا۔ابن ہشام کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں جب حضرت حمزہؓ کی نعش پر آ کر کھڑے ہوئے تو فرمانے لگے کہ اے حمزہ! تیری اس مصیبت جیسی کوئی مصیبت مجھے کبھی نہیں پہنچے گی۔ میں نے اس سے زیادہ تکلیف دہ منظر آج تک نہیں دیکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل نے آ کر مجھے خبر دی ہے کہ حمزہ بن عبدالمطلب کو سات آسمانوں میں اللہ اور اسکے رسول کا شیر لکھا گیا ہے۔

(سیرت ابن ہشام،صفحہ 395،دار ابن حزم بیروت 2009ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شدید دشمنوں میں سے ایک ہندہ تھی جو اتنی سخت مخالف تھی کہ جنگِ احد کے موقعہ پر لوگوں کو شعر پڑھ پڑھ کر بھڑکاتی تھی کہ جاؤ اور اسلامی لشکر پر حملہ کرو اور جب ایک خطرناک موقعہ مسلمانوں کیلئے آیا تو اس نے کہا کہ جو شخص حضرت حمزہؓ کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے کلیجہ نکال کر میرے پاس لے آئے گا اور اسی طرح ان کا ناک اور ان کے کان کاٹ کر لے آئے گا میں اسے انعام دوں گی۔ چنانچہ حضرت حمزہؓ کی نعش کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا گیا۔ جنگ کے بعد جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ آپؐ کے چچا کی ایسی بے حرمتی کی گئی ہے تو طبعی طور پر آپؐ کو تکلیف ہوئی اور آپؐ نے فرمایا کہ جب دشمنوں نے اس قسم کے ظالمانہ سلوک کی ابتدا کر دی ہے تو میں بھی ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کروں گا۔تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ پر وحی نازل ہوئی کہ ان کے اس ظالمانہ سلوک کے باوجود آپ کو ایسا کوئی اقدام نہیں کرنا چاہئے اور عفو اور درگذر سے کام لینا چاہئے۔‘‘ (تفسیر کبیر، جلد 6،صفحہ 353-354،زیر آیت سورۃ النور آیت نمبر 47) چنانچہ اسلام میں منع کر دیا گیا۔

یہاں حضرت حمزہؓ کی بہن کا بھی واقعہ لکھا ہے کہ کس طرح انہوں نے صبر و رضا اور اطاعت کا قابل رشک نمونہ دکھایا۔حضرت زبیرؓ سے مروی ہے کہ غزوۂ احد کے دن اختتام پر ایک عورت سامنے سے بڑی تیزی کے ساتھ آتی ہوئی دکھائی دی۔قریب تھا کہ وہ شہداء کی لاشیں دیکھ لیتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اچھا نہیں سمجھا کہ کوئی خاتون وہاں آئے اور لاشوں کی جو بہت بری حالت تھی کیونکہ اکثر کا مثلہ ہوا ہوا تھا دیکھ سکے۔اس لیے فرمایا کہ اس عورت کو روکو،اس عورت کو روکو۔حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے غور سے دیکھا کہ یہ تو میری والدہ ہیں۔ حضرت صفیہؓ ہیں۔ چنانچہ میں ان کی طرف دوڑتا ہوا گیا اور شہداء کی لاشوں تک پہنچنے سے قبل ہی میں نے انہیں جا لیا۔انہوں نے مجھے دیکھ کر میرے سینے پر ہاتھ مار کر مجھے پیچھے دھکیل دیا۔ایک مضبوط خاتون تھیں۔ وہ کہنے لگیں کہ پرے ہٹو! میں تمہاری کوئی بات نہیں مانوں گی۔ میں نے عرض کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو روکنے کا کہا ہے کہ آپؓ ان لاشوں کو مت دیکھیں۔ یہ سنتے ہی وہ رک گئیں اور اپنے پاس موجود دو کپڑے نکال کر فرمایا۔ یہ دو کپڑے ہیں جو میں اپنے بھائی حمزہ کیلئے لائی ہوں کیونکہ مجھے ان کی شہادت کی خبر مل چکی ہے۔تو بہر حال انہوں نے بیٹے کی بات تو نہیں مانی،اس کو دھکا مار کر پیچھے کر دیا لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ سنا تو اطاعت میں فوری طور پر رک گئیں۔ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنا وہیں باوجود غم کی حالت کے ہوش و حواس قائم رکھے اور اطاعت کی۔

پھر کہنے لگیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو۔رک تو میں گئی ہوں،نہیں جاتی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو کہ مجھے پتہ چل چکا ہے کہ میرا بھائی حمزہ شہید ہو چکا ہے اور کفار نے ان کی لاش کا مثلہ کر دیا ہوا ہے۔ میں صرف اس کو دیکھنا چاہتی ہوں اور وعدہ کرتی ہوں کہ کوئی واویلا نہیں کروں گی،صبر کروں گی۔ چنانچہ جب حضرت زبیرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں جانے دو۔ٹھیک ہے دیکھ لیں جا کے۔ وہ اپنے بھائی کی نعش کے پاس جا کر بیٹھ گئیں اور شیر جیسے بہادر شہید کو یوں دیکھ کر بے اختیار آنکھوں سے آنسو کی نہر جاری ہو گئی لیکن زبان سے کوئی حرف نہ نکالا۔ایک روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے پاس تشریف لے آئے اور ان کے پاس آ کر بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے بھی آنسو رواں ہونے لگے۔ بہادر اور صابر بہن نے کچھ دیر اشکوں سے خراجِ عقیدت پیش کیا اور اٹھ کھڑی ہوئیں اور اپنے بیٹے سے کہنے لگیں کہ اپنے بھائی کیلئے دو چادریں لائی ہوں،جیسا کہ پہلے بتایا تھا۔شہادت کی خبر مجھے مل چکی تھی اس لیے میں لے آئی تھی۔تم انہیں ان کپڑوں میں دفن کر دینا۔راوی کہتے ہیں کہ جب ہم حضرت حمزہؓ کو ان دو کپڑوں میں کفن دینے لگے تو دیکھا کہ ان کے پہلو میں ایک انصاری شہید ہوئے پڑے ہیں۔ان کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا گیا تھا جو حضرت حمزہؓ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ ہمیں اس بات پر شرم محسوس ہوئی کہ حضرت حمزہؓ کو دو کپڑوں میں کفن دیں اور اس انصاری کو ایک کپڑا بھی میسر نہ ہو اس لیے ہم نے یہ طے کیا کہ ایک کپڑے میں حضرت حمزہؓ کو اور دوسرے میں اس انصاری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کفن دیں۔ اندازہ کرنے پر معلوم ہوا کہ دونوں حضرات میں سے ایک زیادہ لمبے قد کا ہے۔ہم نے قرعہ اندازی کی اور جس کے نام جو کپڑا نکلا اسے اسی کپڑے میں دفن کر دیا۔

(مسند احمد بن حنبل،جلد 1،صفحہ 452،حدیث 1418،عالم الکتب بیروت) (ماخوذ از خطابات طاہرؒ،تقاریر جلسہ سالانہ قبل از خلافت،صفحہ 364 تا 365،طاہر فاؤنڈیشن 2006ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ ’’حضرت حمزہؓ لشکر کفار کو پریشان دیکھ کر قلبِ لشکر میں گھس گئے۔ گویا مسلمانوں کی فتح ہو چکی تھی کہ عبداللہ بن جبیرؓ کے ساتھی آنحضرتؐ کے حکم کو فراموش کر کے باامید مال غنیمت مورچہ چھوڑ نیچے اتر آئے۔ دشمن مورچہ خالی دیکھ کر سواروں کو سمیٹ فوج اسلام کے عقب پر آ گرے۔ جنگ عظیم ہوئی۔ حضرت امیر حمزہؓ اور عبداللہ بن جبیرؓ شہید ہوئے۔ حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہم بھی مجروح ہوئے۔ ہندہ بنت عتبہ زوجہ ابوسفیان نے امیر حمزہؓ کا جگر چیر کر چبایا اور مسلمان مقتولوں کے گوش و بینی‘‘ یعنی کان اور ناک ’’کاٹ کر اور ان کے ہار بنا کر گلے میں پہنے۔ یہ بے ادبیاں شہیدوں کی لاشوں سے دیکھ کر مسلمانوں کی آنکھوں میں خون اتر آیا یہاں تک کہ خود آنحضرتؐ پر ایسی رقت طاری ہوئی اور ایسا غیظ آیا کہ آپؐ نے بھی حکم دیا کہ اب جو تمہاری فتح ہو تو تم بھی کفار کی لاشوں سے ویسا ہی سلوک کرنا۔ چنانچہ اپنے عزیز جاں نثار چچا امیر حمزہؓ کو دیکھ کر فرمایا: لَاُمَثِّلَنَّ بِسَبْعِیْنَ مِنْهُمْ مَکَانَكَ یعنی تیرے عوض میں ان کے ستر کو مثلہ کروں گا مگر فطری رحم جبلی لینت نے بشری عارضی غضب پر غالب آ کر آیت ذیل کے نزول کی تحریک کہ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ (النحل: 127) ایسے موقع اور ایسی حالت میں یہ صبر سبحان اللہ۔ سچ ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء:108)‘‘ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمۃ للعالمین ہونے کی اس میں آپ نے تعریف بیان فرمائی ہے۔خلیفہ اولؓ فرماتے ہیں ’’پس اس روز سے لاشوں کی پامالی کرنے اور ان کے مثلہ کرنے کی رسمِ قبیح جو اگلے زمانے کی سب قوموں میں جاری تھی مسلمانوں میں قطعاً حرام ہو گئی اور صرف اسلام ہی کو یہ فخر عطا ہوا اس لڑائی میں گو بڑا صدمہ مسلمانوں کو پہنچا اور عبداللہ بن جبیرؓ کی سپاہ کی خطا سے یہ بلا آئی مگر ایک فائدہ عظیم بھی حاصل ہوا کہ منافقوں کا نفاق اور یہودیوں کا بغض و عناد صاف صاف عیاں ہو گیا اور خالص مسلمان ممتاز ہو گئے۔‘‘ (فصل الخطاب،حصہ اوّل،صفحہ 126 تا 127)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شدید دشمنوں میں سے ایک ہندہ تھی۔‘‘ بعض اردو کتب میں ہندہ لکھا ہے۔اصل میں اس کا ہند نام ہے۔’’جو اتنی سخت مخالف تھی کہ جنگِ احد کے موقعہ پر

لوگوں کو شعر پڑھ پڑھ کر بھڑکاتی تھی کہ جاؤ اور اسلامی لشکر پر حملہ کرو اور جب ایک خطرناک موقعہ مسلمانوں کیلئے آیا تو اس نے کہا کہ جو شخص حضرت حمزہؓ کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے کلیجہ نکال کر میرے پاس لے آئے گا اور اسی طرح ان کا ناک اور ان کے کان کاٹ کر لے آئے گا میں اسے انعام دوں گی چنانچہ حضرت حمزہؓ کی نعش کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا گیا۔ جنگ کے بعد جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ آپؐ کے چچا کی ایسی بے حرمتی کی گئی ہے تو طبعی طور پر آپؐ کو تکلیف ہوئی اور آپؐ نے فرمایا کہ جب دشمنوں نے اس قسم کے ظالمانہ سلوک کی ابتدا کر دی ہے تو میں بھی ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کروں گا۔ تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ پر وحی نازل ہوئی کہ ان کے اس ظالمانہ سلوک کے باوجود آپؐ کو ایسا کوئی اقدام نہیں کرنا چاہئے اور عفو اور درگذر سے کام لینا چاہئے۔‘‘

(تفسیر کبیر، جلد 6، صفحہ 353-354)

جنگ کی باقی تفصیل ان شاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

جیسا کہ میں فلسطینیوں کیلئے دعا کیلئے بھی کہتا رہتا ہوں۔ دعا کریں۔ ظلم کے خلاف حقیقی عمل کی دنیا کو اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ گو آوازوں میں تو کچھ بلندی پیدا ہونی شروع ہوئی ہے، باتیں بھی کرتے ہیں کہ ظلم ہو رہا ہے، ظلم ہو رہا ہے۔ لیکن لگتا ہے اسرائیلی حکومت سے سب خوفزدہ ہیں یا فطرتاً یہ مغربی دنیا مسلمانوں کے خلاف جو نفرت ہے اس کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں پر ظلم یا ختم نہ ہوں یا جو کوشش ہونی چاہئے اس طرح کوشش نہ ہو۔ یہ نہیں دیکھتے کہ معصوم بچے ہیں، مظلوم عورتیں ہیں، بوڑھے ہیں، ان پہ ظلم ہو رہے ہیں۔ تو بہرحال ان پہ تو ہم زیادہ اعتماد نہیں کر سکتے لیکن کوشش بہرحال کرتے رہنا چاہئے، ان کو سمجھاتے بھی رہنا چاہئے اور دعا بھی کرتے رہنا چاہئے۔

مسلمان ملکوں کو ہی اللہ تعالیٰ ہمت دے کہ اپنی آواز میں زور پیدا کریں اور حقیقت میں ایک بن کے اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائیں اور اس کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔

نماز کے بعد میں دو جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ ہے مکرم شیخ احمد حسین ابوسردانہ صاحب جو غزہ میں رہتے تھے۔ محمد شریف عودہ صاحب نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ گذشتہ دنوں غزہ میں اسرائیلی بمباری میں ہمارے یہ بزرگ احمدی شیخ احمد حسین ابوسردانہ صاحب شہید ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم موجودہ جنگ میں غزہ میں شہید ہونے والے پہلے احمدی ہیں۔ شیخ احمد ابوسردانہ صاحب کی عمر تقریباً چورانوے 94 سال تھی۔ آپ الازہر یونیورسٹی سے فارغ التحصیل علماء میں سے ہیں۔ 1970ء میں موصوف اپنے بعض دوستوں کے ساتھ حائفہ تشریف لائے۔ چونکہ وہ عید کا دن تھا خدائی تصرف کے تحت مرحوم نماز عید کیلئے اپنے دوستوں کے ساتھ کبابیر پہنچے۔ مولانا بشیر الدین عبید اللہ صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ نے خطبہ عید کے دوران ظہور امام مہدی کا ذکر فرمایا جس سے مرحوم شیخ ابوسردانہ صاحب کی دلچسپی بڑھ گئی۔ انہوں نے ساتھ بیٹھے ہوئے احمدی علاؤ الدین عودہ صاحب سے کہا کہ مولانا بشیر الدین عبید اللہ سے میری تفصیلی ملاقات کروا دو۔ دوران گفتگو انہوں نے مولانا صاحب سے کہا کہ مجھے میرے والد مرحوم کی نصیحت ہے کہ اگر تمہیں اپنی زندگی میں امام مہدیؑ کی آمد کی خبر ملے تو ضرور بیعت کرنا چنانچہ اسی روز مکرم شیخ احمد ابوسردانہ صاحب نے بیعت کی۔ ان کی بیعت کو دیکھ کر ان کے بعض ساتھیوں نے بھی بیعت کی۔ مرحوم اپنے علاقے میں ایک معزز عالم کے طور پر ہردلعزیز تھے۔ ان کی کوئی اولاد نہیں ہے البتہ ان کے عزیزوں میں سے بعض مخلص احمدی موجود ہیں۔ بیعت کے بعد مرحوم حسب توفیق کبابیر بھی جاتے رہے اور کبابیر کے احمدیوں سے رابطہ میں رہے۔ خلافت سے بہت محبت کرنے والے تھے اور کئی دفعہ انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ وہ سچے احمدی ہیں۔

قرآن مجید سے غیر معمولی لگاؤ تھا۔ ہر ہفتہ میں ایک بار مکمل قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے بلکہ انہوں نے مجھے جو پیغام بھیجا تھا اس ریکارڈنگ میں بھی ذکر ہے۔ سابق قاضی القضاۃ فلسطین شیخ محمد حسین ابوسردانہ، مرحوم احمد ابوسردانہ صاحب کے بھائی تھے۔ ان کی اہلیہ جو دوسری بیوی ہیں وہ بھی اس حادثہ میں زخمی ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو شفا دے۔

ڈاکٹر عزیز حفیظ صاحب یہاں سے ہیومینٹی فرسٹ کے تحت وہاں جاتے رہے، ان کو ابوسردانہ صاحب سے ملنے کا موقع ملا۔ انہوں نے کہا جب میں ان کو ملنے گیا تو وہ میری عزت کیلئے اٹھنے کی کوشش کرنے لگے تو میں نے ان کو کہا بیٹھے رہیں۔ بڑے جذبات میں آ گئے اور اپنی چھڑی سے ہلکا سا ٹچ (touch) کر کے ان کو کہنے لگے کہ تم خلیفۃ المسیح کے نمائندے میرے سامنے کھڑے ہو تو میں کیسے بیٹھ سکتا ہوں۔ خلافت کا بڑا عزت اور احترام تھا۔ اور پھر انہوں نے ہاتھ پکڑا اور کہنے لگے کہ جس سرزمین سے تم تعلق رکھتے ہو وہاں مسیح موعودؑ آئے تھے۔ اور مسیح موعودؑ اور خلافت کیلئے ان کی محبت اس قدر تھی کہ ان کو دیکھ کر کہتے ہیں میں بھی اشکبار ہو گیا۔ پھر انہوں نے ڈاکٹر صاحب کے ذریعہ موبائل پہ اپنا ایک پیغام بھی میرے نام بھیجا کہ میں پیغام ریکارڈ کروانا چاہتا ہوں۔ وہ پیغام وائرل بھی ہوا ہے، اس کا کچھ حصہ میں سنا بھی دیتا ہوں۔ اس پیغام میں جو انہوں نے میرے نام بھیجا تھا، کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ السلام علیکم خلیفۃ المسیح الخامس۔ میں ہر ہفتے ایک بار قرآن کریم کا مکمل دور کرتا ہوں اور ہر فجر کے وقت میں آپ کیلئے دعا کرتا ہوں اور اے میرے خلیفہ! میری مدد کریں مجھے بچائیں۔ میں مشکل روحانی مصیبت اور پریشانی میں ہوں۔ پھر کہتے ہیں کہ آپ کا ہر حکم پورا کرتا ہوں۔ اور آگے فرمایا کہ دنیا کو سچ کے سوا کیا چاہئے۔ اللہ کی راہ میں جہاد یہاں بہت مشکل ہے لیکن میں اس کیلئے پُرعزم ہوں۔ میں نے 1948ء کی جنگ میں حصہ لیا تھا۔ میں نے تین سرحدی جنگوں میں کمانڈر کے طور پر خدمات انجام دیں اور سینا میں بے گھر ہو گیا تھا۔ میرے والد ایک مشہور صوفی تھے اور میرے بھائی محمد یہاں غزہ کے چیف جج تھے۔ میرے خاندان میں ایسے افراد بھی ہیں جو مجھے پریشان کرتے ہیں، ان کی ہدایت اور اصلاح کیلئے میرے لیے دعا کریں۔ پھر کہتے ہیں اس ضلع میں میرے پاس صرف چند ساتھی ہیں اور پھر انہوں نے بعضوں کے نام لیے کہ وہ مجھے بیٹے کی طرح عزیز ہیں جن میں ایک نوجوان طارق ابودیّا صاحب ہیں۔ کہتے ہیں میری کوئی اولاد نہیں ہے۔ پھر آگے دعا دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں قیامت کے دن تک اللہ تعالیٰ سے ملاقات تک آپ میری بیعت قبول فرمائیں یعنی کہ میں اپنی بیعت کی تجدید کرتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ میں سچے دل سے احمدی ہوں۔

پھر وہ کہتے ہیں کہ احمدیہ عقیدہ کے سوا میرا کوئی اَور عقیدہ نہیں ہے۔ بعض مخالفین نے کہا تھا کہ یہ احمدی نہیں ہیں یونہی احمدی مشہور کر رہے ہیں لیکن ان کا یہ ریکارڈڈ بیان سامنے ہے۔ اس کے بعد شاید اب وہ مخالفین چپ کر گئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اہلیہ کو بھی شفا دے۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں فلسطینیوں کیلئے بھی قبول فرمائے اور وہاں امن بھی قائم فرمائے اور ان لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ ہے عثمان احمد گاکوریا صاحب، کینیا کا۔ ان کی وفات بھی گذشتہ دنوں ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

ان کی جماعتی خدمات کا سلسلہ بہت لمبا ہے، کئی دہائیوں پر پھیلا ہوا ہے۔ 1932ء میں یہ پیدا ہوئے تھے۔ ساٹھ کی دہائی میں ان کا جماعت سے تعارف ہوا۔ ایک پرانے بزرگ عرب احمدی مرحوم سالم عفیف صاحب کے ذریعہ سے ان کو جماعت کا تعارف ہوا۔ اس کے بعد آپ نے مکرم مولانا روشن دین صاحب مبلغ جماعت کے ذریعہ 1964ء میں بیعت کی اور جماعت میں شمولیت اختیار کی اور آخر تک اس عہد بیعت کو بڑی خوش اسلوبی سے نبھایا۔ محکمہ تعلیم سے وابستہ رہے۔ کینیا کی آزادی کے بعد کوالے (Kwale) پولی ٹیکنیک سکول کے پہلے مقامی پرنسپل مقرر ہوئے۔ اسی طرح ایک دوسرے پولی ٹیکنیک کالج کے پہلے مقامی پرنسپل ہونے کا اعزاز بھی آپ کو حاصل ہوا جس کا آپ اکثر ذکر کرتے تھے۔ محکمہ تعلیم میں ہی اعلیٰ عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ متعدد جماعتی کتب کا سواحیلی زبان میں ترجمہ کرنے کی سعادت ملی۔ نیروبی جماعت کے پہلے مقامی صدر ہونے کا بھی اعزاز آپ کو حاصل ہوا۔ اسی طرح کینیا جماعت کے اوّلین مقامی موصیان میں بھی آپ کا شمار ہوتا ہے۔ مرحوم بہت سے عمدہ اوصاف کے مالک، ایک بااصول انسان تھے۔ عمر کے آخری حصہ تک نماز تہجد میں باقاعدہ تھے۔ چندہ جات کی ادائیگی میں کبھی لاپروائی یا سستی نہیں کرتے تھے۔ مرکزی مبلغین کا آپ کے دل میں بہت احترام تھا۔ اگر کوئی احمدی کسی مرکزی مبلغ کے بارے میں کوئی غلط بات کرتا یا شکایت کے رنگ میں کوئی بات کرتا تو فوراً اسے روک دیتے بلکہ ناراضگی اور شدید ناپسندیدگی کا اظہار کرتے تھے اور ہمیشہ یہ نصیحت کرتے تھے کہ دیکھو! آج تمہیں ایمان کی روشنی سے جو متعارف کرایا ہے ان لوگوں نے ہی کرایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی جو تمہیں توفیق ملی ہے وہ ان کی وجہ سے ملی ہے ورنہ تم تو جہالت میں پڑے ہوئے تھے۔ اس لیے ان لوگوں کا تم پر یہ احسان ہے اور تمہاری نسلوں پر بھی احسان ہے، اس لیے ایسی باتیں نہ کیا کرو۔ تو بہرحال یہ تو ان کے اخلاق تھے۔

ہمارے مبلغین کو بھی، نئے جانے والوں کو بھی اب چاہئے کہ اپنے بھی وہ اعلیٰ معیار قائم کریں کہ مقامی لوگوں کیلئے ایک نمونہ بنیں۔

اسی طرح مرحوم کے اندر مہمان نوازی کی صفت بھی بہت زیادہ تھی۔ آپ کی تقریباً ساری اولاد جماعت سے جڑی ہوئی ہے اور کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق بھی پا رہی ہے۔ آپ کے ایک بیٹے عبدالعزیز گاکوریا صاحب اس وقت صدر مجلس انصار اللہ کینیا ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کے نمونے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہے شکر رب عز و جل خارج از بیاں ✿ جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں ✿ ہو گی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگولین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

آواز آ رہی ہے یہ فونو گراف سے ✿ ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے

جب تک عمل نہیں ہے دل پاک وصاف سے ✿ کمتر نہیں یہ مشغلہ بت کے طواف سے

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

جنگ اُحد، شوال 3 ہجری مطابق مارچ 624ء

(بقیہ حصہ)

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی میدان میں اُتر آئے ہوئے تھے اور شہداء کی نعشوں کی دیکھ بھال شروع تھی۔ جو نظارہ اس وقت مسلمانوں کے سامنے تھا وہ خون کے آنسو رلانے والا تھا۔ ستّر مسلمان خاک وخون میں لتھڑے ہوئے میدان میں پڑے تھے اور عرب کی وحشیانہ رسم مُثلہ کا مہیب نظّارہ پیش کر رہے تھے۔ ان مقتولین میں صرف چھ مہاجر تھے اور باقی سب انصار سے تعلق رکھتے تھے۔ قریش کے مقتولوں کی تعداد تیئیس تھی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا اور رضاعی بھائی حمزہ بن عبدالمطلب کی نعش کے پاس پہنچے تو بے خود سے ہو کر رہ گئے کیونکہ ظالم ہند زوجہ ابوسفیان نے اُن کی نعش کو بری طرح بگاڑا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر تک تو آپؐ خاموشی سے کھڑے رہے اور آپؐ کے چہرہ سے غم وغصّہ کے آثار نمایاں تھے۔ ایک لحہ کیلئے آپؐ کی طبیعت اس طرف بھی مائل ہوئی کہ مکّہ کے ان وحشی درندوں کے ساتھ جب تک انہی کا سا سلوک نہ کیا جائے گا وہ غالباً ہوش میں نہیں آئیں گے مگر آپؐ اس خیال سے رُک گئے اور صبر کیا بلکہ اس کے بعد آپؐ نے مُثلہ کی رسم کو اسلام میں ہمیشہ کیلئے ممنوع قرار دیدیا اور فرمایا دشمن خواہ کچھ کرے تم اس قسم کے وحشیانہ طریق سے بہر حال باز رہو اور نیکی اور احسان کا طریق اختیار کرو۔ آپؐ کی پھوپھی صفیہ بنت عبدالمطلب اپنے بھائی حمزہ سے بہت محبت رکھتی تھیں۔ وہ بھی مسلمانوں کی ہزیمت کی خبر سُن کر مدینہ سے نکل آئیں تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے صاحبزادے زبیر ابن العوام سے فرمایا کہ اپنی والدہ کو ماموں کی نعش نہ دکھانا مگر بہن کی محبت کب چین لینے دیتی تھی۔ انھوں نے اصرار کے ساتھ کہا کہ مجھے حمزہ کی نعش دکھادو۔ مَیں وعدہ کرتی ہوں کہ صبر کروں گی اور کوئی جزع فزع کا کلمہ مُنہ سے نہیں نکالوں گی؛ چنانچہ وہ گئیں اور بھائی کی نعش دیکھ کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ پڑھتی ہوئی خاموش ہو گئیں۔ قریش نے دُوسرے صحابہ کی نعشوں کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا تھا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی عبداللہ بن جحش کی نعش کو بھی بُری طرح بگاڑا گیا تھا۔ جُوں جُوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک نعش سے ہٹ کر دُوسری نعش کی طرف جاتے تھے آپؐ کے چہرہ پر غم واَلَم کے آثار زیادہ ہوتے جاتے تھے۔ غالباً اسی موقع پر آپؐ نے فرمایا کہ کوئی جا کر دیکھے کہ سعد بن الربیع رئیسِ انصار کا کیا حال ہے آیا وہ زندہ ہیں یا شہید ہو گئے؟ کیونکہ میں نے لڑائی کے وقت دیکھا تھا کہ وہ دشمن کے نیزوں میں بری طرح گھرے ہوئے تھے۔ آپؐ کے فرمانے پر ایک انصاری صحابی ابیؓ بن کعب گئے اور میدان میں ادھر ادھر سعد کو تلاش کیا مگر کچھ پتہ نہ چلا۔ آخر انہوں نے اونچی اونچی آوازیں دینی شروع کیں اور سعد کا نام لے لے کر پکارا مگر پھر بھی کوئی سراغ نہ ملا۔ مایوس ہو کر وہ واپس جانے کو تھے کہ انہیں خیال آیا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر تو پکاروں شاید اس طرح پتہ چل جاوے۔ چنانچہ انہوں نے بلند آواز سے پکار کر کہا۔ سعد بن ربیع کہاں ہیں مجھے رسول اللہ نے ان کی طرف بھیجا ہے۔ اس آواز نے سعد کے نیم مردہ جسم میں ایک بجلی کی لہر دوڑا دی اور انہوں نے چونک کر مگر نہایت دھیمی آواز میں جواب دیا۔ ”کون ہے میں یہاں ہوں۔“ ابیؓ بن کعب نے غور سے دیکھا تو تھوڑے فاصلہ پر مقتولین کے ایک ڈھیر میں سعد کو پایا جو اس وقت نزع کی حالت میں جان توڑ رہے تھے۔ ابیؓ بن کعب نے ان سے کہا کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے بھیجا ہے کہ میں تمہاری حالت سے آپؐ کو اطلاع دوں۔ سعد نے جواب دیا کہ رسول اللہ سے میرا اسلام عرض کرنا اور کہنا کہ خدا کے رسولوں کو جوان کے متبعین کی قربانی اور اخلاص کی وجہ سے ثواب ملا کرتا ہے خدا آپؐ کو وہ ثواب سارے نبیوں سے بڑھ چڑھ کر عطا فرمائے اور آپؐ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے اور میرے بھائی مسلمانوں کو بھی میرا اسلام پہنچانا اور میری قوم سے کہنا کہ اگر تم میں زندگی کا دم ہوتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف پہنچ گئی تو خدا کے سامنے تمہارا کوئی عذر نہیں ہوگا۔ یہ کہہ کر سعد نے جان دے دی۔

اُحد کے شہداء میں ایک صاحب مصعب بن عمیر تھے۔ یہ وہ سب سے پہلے مہاجر تھے جو مدینہ میں اسلام کے مبلغ بن کر آئے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں مصعب مکہ کے نوجوانوں میں سب سے زیادہ خوش پوش اور بانکے سمجھے جاتے تھے اور بڑے ناز ونعمت میں رہتے تھے۔ اسلام لانے کے بعد انکی حالت بالکل بدل گئی۔ چنانچہ روایت آتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ان کے بدن پر ایک کپڑا دیکھا جس پر کئی پیوند لگے ہوئے تھے۔ آپؐ کو ان کا وہ پہلا زمانہ یاد آ گیا تو آپ چشم پر آب ہو گئے۔ اُحد میں جب مصعب شہید ہوئے تو ان کے پاس اتنا کپڑا بھی نہیں تھا کہ جس سے ان کے بدن کو چھپایا جاسکتا۔ پاؤں ڈھانکتے تھے تو سر ننگا ہو جاتا تھا اور سر ڈھانکتے تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے سر کو کپڑے سے ڈھانک کر پاؤں کو گھاس سے چھپا دیا گیا۔

نعشوں کی دیکھ بھال کے بعد تکفین وتدفین کا کام شروع ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کپڑے شہداء کے بدن پر ہیں وہ اسی طرح رہنے دیئے جائیں اور شہداء کو غسل بھی نہ دیا جاوے۔ البتہ کسی کے پاس کفن کیلئے زائد کپڑا ہو تو وہ پہنے ہوئے کپڑوں کے اوپر لپیٹ دیا جاوے۔ نماز جنازہ بھی اس وقت ادا نہیں کی گئی۔ چنانچہ بغیر غسل دیئے اور بغیر نماز جنازہ ادا کئے شہداء کو دفنا دیا گیا۔ اور عموماً ایک ایک کپڑے میں دو دو صحابیوں کو اکٹھا کفنا کر ایک ہی قبر میں اکٹھا دفن کر دیا گیا۔ جس صحابی کو قرآن شریف زیادہ آتا تھا اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے ماتحت لحد میں اتارتے ہوئے مقدم رکھا جاتا تھا۔ گو اس وقت نماز جنازہ ادا نہیں کی گئی، لیکن بعد میں زمانہ وفات کے قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر شہداء اُحد پر جنازہ کی نماز ادا کی اور بڑے درد دل سے ان کیلئے دعا فرمائی آپؐ اُحد کے شہداء کو خاص محبت اور احترام سے دیکھتے تھے۔ ایک دفعہ آپؐ اُحد کے شہداء کی قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا ”یہ وہ لوگ ہیں جن کے ایمان کا میں شاہد ہوں۔“ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہم ان کے بھائی نہیں ہیں؟ کیا ہم نے انہیں کی طرح اسلام قبول نہیں کیا؟ کیا ہم نے انہی کی طرح خدا کے رستے میں جہاد نہیں کیا؟ آپؐ نے فرمایا ”ہاں! لیکن مجھے کیا معلوم ہے کہ میرے بعد تم کیا کیا کام کرو گے۔“ اس پر حضرت ابوبکرؓ رو پڑے اور بہت روئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ! کیا ہم آپؐ کے بعد زندہ رہ سکیں گے۔ صحابہ بھی اُحد کے شہداء کی بڑی عزت کرتے تھے اور اُحد کی یاد کو ایک مقدس چیز کے طور پر اپنے دلوں میں تازہ رکھتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عبدالرحمن بن عوف کے سامنے افطاری کا کھانا آیا جو غالباً کسی قدر پر تکلّف تھا۔ اس پر اُنہیں اُحد کا زمانہ یاد آ گیا جب مسلمانوں کے پاس اپنے شہداء کو کفنانے کیلئے کپڑا تک نہیں تھا اور وہ ان کے بدنوں کو چھپانے کیلئے گھاس کاٹ کاٹ کر ان پر لپیٹتے تھے اور اس یاد نے عبدالرحمن بن عوف کو ایسا بے چین کر دیا کہ وہ بے تاب ہو کر رونے لگ گئے اور کھانا چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے حالانکہ وہ روزے سے تھے۔

سارے انتظامات سے فارغ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شام کے قریب مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں عقیدت کیش دور دور تک آگے آئے ہوئے تھے۔ ایک انصاری عورت سخت گھبراہٹ کی حالت میں گھر سے نکل کر اُحد کے راستہ پر آرہی تھی کہ راستہ میں اسے وہ صحابی ملے جو اُحد سے واپس آرہے تھے اور جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے۔ صحابہ نے اسے اطلاع دی کہ تمہارا باپ اور بھائی اور خاوند سب اُحد میں شہید ہوئے۔ مخلص خاتون جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خیریت سننے کیلئے بے تاب ہو رہی تھی بے چین ہو کر بولی مجھے یہ بتاؤ کہ رسول اللہ کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا رسول اللہ تو خدا کے فضل سے بخیریت ہیں اور یہ تشریف لا رہے ہیں۔ جب اس کی نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑی تو بے اختیار ہو کر بولی۔ کُلُّ مُصِیۡبَۃٍ بَعۡدَکَ جَلَلٌ۔ ”اگر آپؐ زندہ ہیں تو پھر سب مصیبتیں ہیچ ہیں۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں پہنچے اور انصار کے گھروں کے پاس سے گزرے تو گھر گھر سے رونے چلانے کی آواز آتی تھی اور عورتیں عرب کی قدیم رسم کے مطابق نوحہ کر رہی تھیں۔ آپؐ نے یہ نظارہ دیکھا تو مسلمانوں کی تکلیف کا خیال کر کے آپؐ کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ پھر آپؐ نے ان کو تسلی دینے کے خیال سے فرمایا لٰکِنۡ حَمۡزَۃُ فَلَا بَوَاکِیَ لَہٗ یعنی ہمارے چچا اور رضاعی بھائی حمزہ بھی شہید ہوئے ہیں مگر کسی عورت نے اس طرح انکا ماتم نہیں کیا۔“ رؤساء انصار سمجھے کہ آپؐ شاید اس حسرت کا اظہار فرما رہے ہیں کہ اس غریب الوطنی کی حالت میں حمزہ کو کوئی رونے والا نہیں۔ وہ فوراً اپنی عورتوں کے پاس گئے اور کہا کہ بس اپنے مردوں پر رونا بند کر و اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر جا کر حمزہ کا ماتم کرو (اللہ اللہ! اس غلط فہمی میں بھی کیا جذبۂ اخلاص مخفی تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مکان پر ماتم کا شور سنا تو پوچھا یہ کیسا شور ہے؟ عرض کیا گیا انصار کی عورتیں حمزہ کا نوحہ کرتی ہیں۔ آپؐ نے ان کی محبت کی قدر کرتے ہوئے ان کے واسطے دعائے خیر فرمائی لیکن ساتھ ہی فرمایا کہ اس طرح نوحہ کرنا اسلام میں منع ہے اور آئندہ کیلئے نوحہ کی رسم یعنی بین کرنا یا پیٹنا یا بال نوچنا وغیر ذالک اسلام میں ممنوع قرار دے دی گئی۔

ایک نوجوان صحابی آپؐ کے سامنے آئے اور آپؐ نے دیکھا کہ ان کا چہرہ اپنے باپ کی شہادت پر مغموم ہے۔ فرمایا جابر کیا میں تمہیں ایک خوشی کی خبر سناؤں؟ جابر نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ! آپؐ نے فرمایا جب تمہارے والد شہید ہو کر اللہ کے حضور پیش ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے بے حجاب ہو کر کلام فرمایا اور فرمایا کہ جو مانگنا چاہتے ہو مانگو۔ تمہارے باپ نے عرض کیا، اے میرے اللہ! تیری کسی نعمت کی کمی نہیں ہے، لیکن خواہش ہے کہ پھر دنیا میں جاؤں اور تیرے دین کے رستہ میں پھر جان دوں۔ خدا نے فرمایا ہم تمہاری اس خواہش کو بھی ضرور پورا کر دیتے لیکن ہم یہ عہد کر چکے ہیں کہ اَنَّھُمۡ لَا یَرۡجِعُوۡنَ یعنی ”کوئی مردہ پھر زندہ ہو کر اس دنیا میں نہیں آسکتا۔“ جابر کے والد نے کہا تو پھر میرے بھائیوں کو میری اطلاع دے دی جاوے تا کہ ان کی جہاد کی رغبت ترقی کرے۔ اس پر یہ آیت اتری کہ جو لوگ خدا کے رستے میں شہید ہوتے ہیں انہیں مردہ نہ سمجھا کرو کیونکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے خدا کے پاس خوشی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ حضرت سعد بن معاذ رئیس قبیلہ اوس نے اپنی بوڑھی والدہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ آپؐ نے ان سے ان کے لڑکے عمرو بن معاذ کی شہادت پر اظہار ہمدردی کیا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ جب آپؐ سلامت ہیں تو ہمیں کیا غم ہے۔“

(باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 500 تا 504، مطبوعہ قادیان 2011)

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے جو غیرت اور محبت اور عشق ہمارے دلوں میں ہونا چاہئے، اسکے مقابلے میں ہر دوسری چیز اور ہر دوسرا رشتہ اور ہر قسم کی غیرت جو بھی ہو اسکی کوئی حیثیت نہیں ہونی چاہئے

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 / دسمبر 2004ء)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(1274) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھے اپنے برادر نسبتی عزیز عبد الرحمن خان نیازی سکنہ پشاور سے بعض وہ خطوط حاصل ہوئے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میرے خسر یعنی خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاور کے نام لکھے تھے۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خط کو پہچانتا ہوں اور یہ خطوط حضور کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں ان میں سے ایک خط جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میری شادی کی تجویز کے متعلق میں مولوی صاحب موصوف کو لکھا وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ کریم

مجی مکرمی اخویم مولوی غلام حسن صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس سے پہلے اخویم مولوی عبد الکریم صاحب نے برخوردار محمود احمد کے رشتہ ناطہ کیلئے عام دوستوں میں تحریک کی تھی اور آپ کے خط کے پہنچنے سے پہلے ایک دوست نے اپنی لڑکی کیلئے لکھا اور محمود نے اس تعلق کو قبول کر لیا۔ بعد اس کے آج تک میرے دل میں تھا کہ بشیر احمد اپنے درمیانی لڑکے کیلئے تحریک کروں جس کی عمر دس برس کی ہے اور صحت اور متانت مزاج اور ہر ایک بات میں اس کے آثار اچھے معلوم ہوتے ہیں اور آپ کی تحریر کے موافق عمریں بھی باہم ملتی ہیں۔ اس لئے یہ خط آپ کو لکھتا ہوں اور میں قریب ایام میں اس بارہ میں استخارہ بھی کروں گا اور بصورت رضامندی یہ ضروری ہوگا کہ ہمارے خاندان کے طریق کے موافق آپ لڑکی کو ضروریات علم دین سے مطلع فرماویں اور اس قدر علم ہو کہ قرآن شریف باترجمہ پڑھ لے۔ نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج کے مسائل سے باخبر ہو اور نیز بآسانی خط لکھ سکے اور پڑھ سکے اور لڑکی کے نام سے مطلع فرمائیں اور اس خط کے جواب سے اطلاع بخشیں۔ زیادہ خیریت ہے۔

والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد

چونکہ دونو کی عمر چھوٹی ہیں اس لئے تین برس تک شادی میں توقف ہوگا۔

(اس خط پر کسی اور کے قلم سے تاریخ 24/اپریل 1902ء درج ہے)

(1275) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔حضرت اماں جان اُم المومنین اطال اللہ ظلہا نے مجھے فرمایا کہ میرے بچوں کی پیدائش اس طرح ہوئی ہے کہ عصمت انبالہ میں پیدا ہوئی۔ بشیر اول قادیان میں بیت الفکر کے ساتھ والے دالان میں پیدا ہوا۔ تمہارے بھائی محمود نیچے کے دالان میں پیدا ہوئے جو گول کمرہ کے ساتھ ہے۔ شوکت لدھیانہ میں پیدا ہوئی۔ تم (یعنی خاکسار مرزا بشیر احمد) نیچے کے دالان متصل گول کمرہ میں پیدا ہوئے۔ شریف بھی اسی دلان میں پیدا ہوئے اور مبارکہ بھی اسی میں پیدا ہوئیں۔ مبارک نیچے کی منزل کے اس دالان میں پیدا ہوا جو غربی گلی کے ساتھ ہے اور کنوئیں سے جانب غرب ہے۔ امۃ النصیر بھی مبارک والے دالان میں پیدا ہوئی اور امۃ الحفیظ اوپر والے کمرہ میں جو بیت الفکر کے ساتھ ہے پیدا ہوئی۔

(1276) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔حضرت اماں جان اُم المومنین اطال اللہ ظلہا نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے سنا ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کے مکان کے اس کمرہ میں پیدا ہوئے تھے جو نچلی منزل میں ہمارے کنوئیں والے صحن کے ساتھ شمالی جانب ملحق ہے۔

(1277) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔حضرت اماں جان ام المومنین نے مجھ سے بیان کیا کہ ہماری بڑی بہن عصمت انبالہ میں پیدا ہوئی تھی اور لدھیانہ میں فوت ہوئی۔ اس کی قبر لدھیانہ کے قبرستان گورغریباں میں ہے اور ایک احمدی سپاہی (سابقہ خاوند زوجہ بابو علی حسن صاحب سنوری) کے بیٹے کی قبر کے ساتھ ہے۔ شوکت بھی لدھیانہ میں فوت ہوئی اور قبرستان حرم سرائے شاہ زادگان لدھیانہ میں ہے۔

(1278) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی نے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی طرح ہمارے بھی بارہ حواری ہیں اور حضور نے ذیل کے اصحاب کو ان بارہ حواریوں میں شمار کیا (1) حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ (2) مولوی محمد احسن صاحب امروہوی (3) میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی (4) مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری (5) ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب آف لاہور (6) ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب (7) شیخ رحمت اللہ صاحب آف لاہور (8) سیٹھ عبد الرحمن صاحب مدراسی (9) ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب آف لاہور (10) مولوی محمد علی صاحب ایم اے (11) سید امیر علی شاہ صاحب سیالکوٹی (12) مفتی محمد صادق صاحب۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ میرے پوچھنے پر کہ کیا اس فہرست میں حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کا نام نہیں تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا کہ مولوی عبد الکریم صاحب اس وقت فوت ہو چکے تھے بلکہ ان کی وفات پر ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بات کہی تھی کہ مولوی صاحب کی وفات بڑا حادثہ ہے مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت سے مخلص آدمی دے رکھے ہیں۔ پھر فرمایا کہ مسیح ناصری کی طرح ہمارے بھی حواری ہیں اور اوپر کے نام بیان فرمائے۔ اس موقعہ پر ہم نے بعض اور نام لئے کہ کیا یہ حواریوں میں شامل نہیں۔ آپ نے ان کی نسبت فرمایا کہ یہ درست ہے کہ یہ لوگ بھی بہت مخلص ہیں مگر اس گروہ میں شامل نہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی وفات 1905ء کے آخر میں ہوئی تھی۔

(1279) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔آمنہ بیگم والدہ محمود احمد نے بذریعہ تحریر بواسطہ والدہ خلیفہ صلاح الدین صاحب مجھ سے بیان کیا کہ میرے والدین نے 1901ء میں بذریعہ خط میری بیعت کرائی تھی۔ بعد میں جب میں قادیان آئی تو حضور کے ہاتھ پر بیعت کی چونکہ حضورؑ نے ہی میری شادی کروائی تھی۔ شادی کے بعد زیورات وغیرہ کا کچھ جھگڑا ہو گیا مقدمہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے پاس ہوا اس لئے ہمیں حضور علیہ السلام نے قادیان ہی بلوا لیا۔ میں قادیان آئی اور دو دن حضورؑ نے اپنے ہی گھر میں رکھا دونوں وقت لنگر خانہ سے کھانا آتا تھا لیکن پھر کبھی حضورؑ اپنے پاس سے بخوشی تبرک کے طور پر بھی بچا ہوا کھانا بھیج دیتے تھے۔ ہم جس دن آئے اسی دن ہی واپس جانے لگے تھے لیکن حضورؑ نے فرمایا کہ ”جب تک تمہارے مقدمہ کا فیصلہ نہیں ہوتا، یہیں پر رہو۔“ چنانچہ ہم دو دن رہے۔ جب فیصلہ ہمارے حق میں ہو گیا تو حضور علیہ السلام نے میرا زیور مجھے واپس دے دیا اور نہایت ہی محبت سے فرمانے لگے کہ ”بی بی تمہیں دو دن اس لئے رکھا گیا تھا کہ لڑکیوں کو زیور سے بہت محبت ہوتی ہے اور تمہارا زیور اس لئے لے لیا گیا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ تم چلی جاتی اور زیور تمہارا فیصلہ ہونے تک یہیں رہتا اور تمہیں رنج ہوتا۔ اب تمہارا زیور دے کر تمہیں جانے کی اجازت دیتے ہیں۔“

(1280) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب بشیر اوّل یا غالباً بشیر ثانی (یعنی سیدنا حضرت خلیفہ ثانی) کا عقیقہ ہوا تو گول کمرے میں احباب کو کھانا کھلایا گیا تھا اس روز مَیں اور میرے بھائی صاحب میاں امام الدین جو مولوی جلال الدین صاحب شمس کے والد ہیں قادیان میں تھے اور دعوت میں شامل نہیں ہوئے تھے چونکہ ہماری قریبی رشتہ داری قادیان میں تھی اس لئے جب ہم قادیان آتے تھے تو وہاں سے ہی کھانا وغیرہ کھایا کرتے تھے اور وہ ہمارے بڑے خاطر گزار تھے۔ حسب معمول عقیقہ کے روز ہم نے وہاں سے ہی کھانا کھایا تو ان کی ہمسایہ عورت نے کہا کہ آتے تو اُدھر ہیں اور کھانا یہاں سے کھاتے ہیں حالانکہ اُس عورت پر ہمارے کھانے کا کوئی بوجھ نہیں تھا۔ خواہ مخواہ اُس نے بات منہ سے نکالی اسکی بات کا اثر ضرور ہم پر ہوا اور کوئی جواب اسکو نہ دیا گیا اور اپنے گاؤں چلے گئے۔ جب دوسری دفعہ قادیان آئے اور حضرت صاحبؑ کی خدمت میں پیش ہوئے تو حضور علیہ السلام نے بہت التفات اور محبت سے زور دار الفاظ میں فرمایا کہ ”دیکھو تم ہمارے مہمان ہو جب قادیان آیا کرو تو کھانا ہمارے ہاں کھایا کرو۔ اور کسی جگہ سے مت کھانا کھاؤ۔“ ہم حیران بھی ہوئے اور خوش بھی ہوئے۔ الحمد للہ علی ذالک

(1281) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔بی بی رانی موصیہ والدہ عزیزہ بیگم موصیہ زوجہ حکیم محمد عمر صاحب قادیان نے بواسطہ والدہ خلیفہ صلاح الدین صاحب بیان کیا کہ میں نے 1901ء میں بذریعہ خط بیعت کی تھی۔ چونکہ میری لڑکی عزیزہ بیگم اہلیہ حکیم محمد عمر صاحب قادیان میں تھیں۔ اس واسطے مجھ کو بھی 1902ء میں قادیان آنے کی رغبت ہوئی میرے ساتھ میری چھوٹی لڑکی تھی۔ جب حضرت صاحب صبح کو کسی وقت سیر کو باہر باغ کی طرف تشریف لے جاتے تھے تو میں بھی اکثر اوقات ساتھ جاتی تھی۔ بوجہ معمر ہونے کے اور دیر ہو جانے کے باتیں یاد نہیں رہیں۔ ہاں البتہ یہ یاد ہے کہ ایک دفعہ صبح کے وقت جب حضرت صاحب کھانا کھا رہے تھے میں بھی آ گئی، میری چھوٹی لڑکی نے رونا شروع کیا۔ حضرت صاحبؑ نے دریافت کیا تو عرض کی، روٹی مانگتی ہے۔ آپؑ نے روٹی منگوا کر دی مگر لڑکی چپ نہ ہوئی۔ حضور علیہ السلام کے دوبارہ دریافت کرنے پر عرض کیا کہ یہ وہ روٹی مانگتی ہے جو حضورؑ کھا رہے ہیں تب حضورؑ نے وہ روٹی دی جو حضورؑ کھا رہے تھے۔ سو لڑکی نے وہ روٹی جو تھوڑی تھی لے لی اور چپ کر کے کھانے لگ گئی۔ حضورؑ کا یہ کریمانہ وفیاضانہ کام مجھ کو یاد ہے کہ حقیقۃ الوحی میں جو واقعہ غلام محی الدین لکھو کے کا درج ہے وہ یوں ہے کہ حضورؑ نے چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو فیروز پور ہمارے گھر بھیجا تھا کہ موضع لکھو کے جا کر ان کے گھر کے حالات دریافت کر کے آویں۔ چنانچہ عزیزہ بیگم اہلیہ حکیم محمد عمر صاحب اور میں بمعیت میرے لڑکے، مسمی نور محمد مرحوم کے موضع لکھو کے جا کر تحقیق کر کے آئے تھے وہ واقعہ ہماری زبانی ہے۔ میری لڑکی عزیزہ بیگم کو بہت حالات یاد ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ میرا لڑکا نور محمد بہشتی مقبرہ میں کتبہ نمبر 100 کے مطابق فوت ہو چکا ہے۔

(1282) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔اہلیہ صاحبہ عبد العزیز سابق پٹواری سیکھواں نے بواسط لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میرا لڑکا محمد شفیع تھا وہ بیمار ہو گیا میں نے حضورؑ کی خدمت میں جا کر عرض کی اور حضرت ام المومنین نے بھی سفارش کی کہ ان کا ایک ہی لڑکا ہے آپ دعا کریں۔ حضورؑ نے فرمایا ”انشاء اللہ دعا کرونگا۔“ اور پھر مجھے دوائی بھی دی۔ دوائی منگنیشیا تھا۔ فرمایا۔ ”ابھی گھول کر پلا دو اور پھر مجھے بھی اطلاع دے دینا۔“ چنانچہ وہ میں نے لا کر پلایا جس سے جلد ہی آرام آ گیا میں نے جا کر اطلاع دی کہ حضور اب آرام آ گیا ہے۔ اس وقت یہی طریق تھا کہ جب کوئی تکلیف ہو تو فوراً حضورؑ کی خدمت میں عرض کر دیتے۔ حضور علیہ السلام فوراً تکلیف کے رفع کا انتظام کر دیتے۔

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ چہارم، مطبوعہ قادیان 2008)

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ماں باپ کے احسانوں کا ایک انسان بدلہ نہیں اتار سکتا لیکن دعا اور حسن سلوک ضروری ہے، اس سے کچھ حد تک آدمی اپنے فرائض کو ادا کر سکتا ہے اور اسی سے بخشش ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13/اکتوبر 2006ء)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان 2023 ازصفحہ 2

تاثرات وتعارفی تقاریر

سب سے پہلے **محترم حفیظ بن صالح صاحب ریجنل منسٹر W.A. آف غانا** نے انگریزی زبان میں اپنے تاثرات بیان کئے۔موصوف نے اپنا تعارف کروانے کے بعد جلسہ سالانہ کی مبارک دیتے ہوئے اپنے ملک میں احمدیت کی ترقی کیلئے دعا کی درخواست کی۔جس کا اردو ترجمہ مکرم عطاءالمجیب لون صاحب صدرمجلس انصاراللہ بھارت نے پیش کیا۔

دوسرے نمبر پر **مکرم سنارٹو صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ انڈونیشیا** نے اپنا تعارف پیش کرنے کے بعد اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے انڈونیشا میں ہونے والی مخالفت کا ذکرکیا اور اپنے ملک میں جماعت احمدیہ کی ترقیات کے حوالہ سے دعا کی درخواست کی۔جس کا اردو ترجمہ محترم محموداحمدوردی صاحب انچارج انڈونیشین ڈیسک نے پیش کیا۔

تیسرے نمبر پر **مکرم مولانا صالح احمد صاحب مربی سلسلہ بنگلہ دیش** نے اپنا تعارف کروانے کے بعد بنگلہ دیش میں جماعتِ احمدیہ کے موجودہ حالات کا ذکرکر کے اپنے ملک میں احمدیت کی ترقی کیلئے دعا کی درخواست کی۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم کے طارق احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نورالاسلام قادیان نے ’’عالمی تباہی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انتباہ اور دردمندانہ نصائح اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں‘‘ کے عنوان پر کی۔

آپ نے بتایا کہ آج دنیا میں ایک بے یقینی اور خوف کی فضا ہے اور جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔عالم انسانیت کو اس وقت دیگر دنیاوی ضروریات کے ساتھ ساتھ امن وآشتی اور سکون کی جس قدر ضرورت ہے وہ شاید اس سے قبل کبھی نہیں رہی۔ دو عالمی جنگیں اور کروڑوں لوگوں کا خون بھی عالمی طاقتوں کو امن کی اہمیت باور نہیں کرا سکا اور تیسری عالمی جنگ کے خطرات پیدا ہو چکے ہیں۔اس تناظر میں دنیا میں انسانیت کا ہمدرد اور اسکی بے لوث خدمت اور دعائیں کرنیوالا ایک مقدس وجود خلیفہ وقت کا وجود با جود ہے۔

اٹھو کے ساعت آئی اور وقت جارہا ہے
پسر مسیح دیکھو کب سے جگا رہا ہے

عالمی بحران کی ان اذیت ناک ساعتوں میں اللہ تعالیٰ کا رحم وکرم ہم پر خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے روپ میں سایہ فگن ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ اپنی پوری آب وتاب سے پورا ہوتا ہوا ہم احمدی ہر آن ہر جہت مشاہدہ کر رہے ہیں کہ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا یعنی اللہ تعالیٰ مومنین کیلئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کیلئے پسند کیا،ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔

آج دنیا میں امن عامہ کی جس قدر کوششیں خلافت احمدیہ نے کی ہیں اس کی کوئی نظیر موجود نہیں ہے۔ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا وجود ہی ہے جو نہ صرف دنیا کو تیسری عالمی جنگ سے مدت سے مسلسل خبردار کررہا ہے بلکہ دنیا کو اس ہولناک تباہی سے بچانے کیلئے دردمندانہ نصائح بھی کررہا ہے۔امن،صلح جوئی اور آشتی کی کوششیں کرنے والا ایک ہی عالمی رہنما ہے اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم اسکے ماننے والے ہیں۔مگر وہ جو اُسے نہیں مانتے، وہ اُن کیلئے بھی ایسے ہی درد رکھتا اور دعائیں کرتا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’جنگ کے حالات جس تیزی سے شدت اختیار کر رہے ہیں اور اسرائیلی حکومت اور بڑی طاقتیں جس پالیسی پر عمل پیرا ہیں اس سے عالمی جنگ اب سامنے نظر آرہی ہے۔بعض اسلامی ممالک کے سربراہان، روس، چین اور بعض مغربی تجزیہ نگاروں نے بھی اب تو یہ کھل کر کہنا اور لکھنا شروع کر دیا ہے کہ اس جنگ کا دائرہ اب وسیع ہوتا نظر آرہا ہے اور اگر فوری طور پر جنگ بندی کی پالیسی نہ اپنائی گئی تو دنیا کی تباہی ہے۔سب کچھ خبروں میں آرہا ہے، آپ سب کے سامنے ساری صورتِ حال ہے اس لیے احمدیوں کو دعاؤں پر زور دینا چاہئے۔ ہر نماز میں ایک سجدہ یا کم ازکم کسی ایک نماز میں ایک سجدہ تو ضرور اس کیلئے ادا کرنا چاہئے،اس میں دعا کرنی چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 10؍نومبر 2023)

اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا کو اندھیروں سے روشنی کی طرف لے جانے کا ذریعہ بنائے۔اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں ہمیں فرض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا دن دوسرا اجلاس

دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کی صدارت محترم سید تنویر احمد صاحب صدر مجلس وقف جدید قادیان نے کی۔مکرم طارق احمد لون صاحب آف کشمیر نے سورۃ الحجرات آیت 12 تا 14 کی تلاوت کی۔جس کا ترجمہ مکرم نورالدین ناصر صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ قادیان نے سنایا۔مکرم مرشد احمد ڈار صاحب اور ان کے ساتھیوں نے ترانہ پیش کیا۔

محترم تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر دعوت الی اللہ شمالی ہند نے ’’ہمدردی خلق‘‘ کے عنوان سے پنجابی زبان میں تقریر کی۔

آپ نے قرآن وحدیث، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے حوالہ سے ہمدردی خلق پر تقریر فرمائی اور بتایا کہ اسلام میں ہمدردی خلق کی بہت تاکید کی گئی ہے اور اسلامی تعلیم کا ایک بڑا حصہ بنی نوع انسان کی ہمدردی اور اس سے شفقت پر مشتمل ہے۔

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس جلسہ پیشوایان مذاہب کے طور پر منایا جاتا ہے جس کیلئے مختلف مذاہب کے رہنماؤں اور سادھوسنتوں، گوروؤں اور پنڈتوں اور چرچ کے فادروں کو مدعو کیا جاتا ہے۔ان کے علاوہ سیاسی رہنما بھی تشریف لاتے ہیں جو جلسہ اور جماعت احمدیہ کی تعلیمات کے تیئں اپنے نیک خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔مکرم تنویر احمد خادم صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ نے باری باری مہمانان کرام کا تعارف کروایا اور ان سے اپنے خیالات کے اظہار کیلئے گزارش کی۔ ذیل میں معزز مہمانوں کے تاثرات پیش ہیں۔

اویناش کھنہ صاحب
(سابق ایم.پی اور سینئر بی جے پی لیڈر)

آپ نے سب سے پہلے تمام معزز افراد و حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا سب کو سلام کا تحفہ پیش کیا۔ نیز فرمایا آج مجھے یہاں آکر بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے اور میں آپ سب حاضرین کو اس عظیم جلسہ کی بہت مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ یہاں تمام مذاہب کے معزز افراد شامل ہیں۔اور آپ کی کوشش محبت کو پھیلانے کی قابل تعریف ہے۔آپ کے اس جلسہ میں آکر دل کو سکون ملتا ہے۔آپ کے اس بھائی چارے کو اللہ مزید ترقی عطا فرمائے۔ دنیا آج تباہی وبربادی کی طرف بڑی تیزی سے جارہی ہے۔ ہرطرف مذہب کے نام پر نفرت پھیلائی جارہی ہے۔اسی وجہ سے آج محبت کی بہت ضرورت ہے۔تمام مذاہب بھی امن،شانتی، پیار،محبت، بھائی چارے کی تعلیم دیتے ہیں۔ ہم سب کو بھی مل کر اس محبت کے پیغام کو آگے بڑھانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے حضور انور سے لندن میں ملاقات کرنے کا شرف بھی حاصل ہوا ہے۔قادیان آکر ان کی ملاقات کی یادیں تازہ ہوگئی ہیں۔موصوف نے پانی کی قدر کرنے اور اس کو ضائع ہونے سے بچانے کی بھی اپیل کی اور آخر پر سب کو جلسہ کی مبارکباد پیش کی۔

کلدیپ سنگھ دھالیوال صاحب
(این آر آئی منسٹر حکومت پنجاب)

آپ نے سب سے پہلے تمام معزز افراد وحاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا سب کو سلام کا تحفہ پیش کیا اور فرمایا اس جلسہ میں جو انسانیت کی بات کہی گئی ہے وہ قابل تعریف ہے۔اس دور میں ہمارے چاروں طرف نفرت کی بات ہی پھیلائی جارہی ہے لیکن آپ لوگ اس روحانی جلسہ سے پوری دنیا میں پیار محبت اور امن کی بات پھیلا رہے ہو۔ آپ کا نعرہ محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں بہت عظیم نعرہ ہے۔آج دنیا کو اسکی بہت ضرورت ہے۔آپ کے درمیان آکر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔اگر ہم سب انسانیت کی فلاح وبہبودی چاہتے ہیں ترقی چاہتے ہیں تو اس پیغام کو دنیا بھر میں پھیلانے کی ضرورت ہے۔

جگروپ سنگھ سیکھواں صاحب
(حلقہ انچارج عام آدمی پارٹی ضلع گورداسپور)

آپ نے سب سے پہلے تمام معزز افراد وحاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا سب کو سلام کا تحفہ پیش کیا۔ نیز فرمایا یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں کئی سالوں سے آپ کے اس عظیم الشان جلسہ میں شامل ہونے کی سعادت پا رہا ہوں۔ مجھے اس جلسہ میں دعوت دینے کیلئے میں انتظامیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔آپ کی جماعت کے ساتھ ہمارا بہت اچھا تعلق ہے۔ قادیان کی سرزمین بہت پاک زمین ہے۔ یہاں سے جماعت پوری دنیا میں پھیلی ہے۔ جماعتی تعلیم بہت عمدہ ہے۔آج دنیا کو ’’محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کے ماٹو کی ضرورت ہے۔اس وقت دنیا میں جنگوں کا دور چل رہا ہے۔ ہرطرف لڑائی جاری ہے۔اس وقت پوری دنیا کو امن کی ضرورت ہے۔آج حضور انور بھی پوری دنیا میں پیار وامن کا ہی پیغام دے رہے ہیں۔جسکی دنیا کو سب سے زیادہ ضرورت ہے۔حضور کی دنیا میں امن کی تمام کوششیں قابل تعریف ہیں۔

مکرم سومنت رائے صاحب
(فادر بشپ نارتھ انڈیا امرتسر)

آج بہت خوشی کا دن ہے جو ہر سال کی طرح امسال بھی جماعت اپنا عظیم الشان جلسہ سالانا منعقد کر رہی ہے۔ میں آپ سب افراد کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہاں جو بھی افراد دور دراز سے شامل ہوئے ہیں ان سب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ موصوف نے بائیبل کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ خدا بہت خوبصورت وجود ہے۔ اگر ہم خدا سے محبت کریں گے اور اس سے جڑیں گے تو خدا بھی ہم سے محبت کرے گا ہماری مدد کرے گا۔خدا سے جُڑ کر ہی ہم اس دنیا کو خوبصورت بنا سکتے ہیں اور اس دنیا میں پیار و محبت،امن کی فضا قائم کرسکتے ہیں۔

فتح جنگ سنگھ باجوہ (MLA حلقہ قادیان)

آپ نے فرمایا کہ قادیان شہر ایک پاک جگہ ہے۔جو پیغام اس شہر سے دیا گیا وہ آج 212 ممالک میں پھیل چکا ہے۔ پوری دنیا میں جہاں بھی افراد جماعت ہیں سب بہت محبت اور پیار سے ملتے ہیں۔ ہمارے خاندان میں سے جب بھی کوئی کسی باہر کے ملک جاتا ہے آپ کے لوگ بہت عزت دیتے ہیں۔ یہ اسی پاک زمین کی محبت کی تعلیم کا نتیجہ ہے۔آپ لوگ خوش قسمت ہو جو اس جماعت کے ممبر ہو جو دنیا بھر میں پیار، محبت، اخوت، آپسی بھائی چارے کا پیغام دے رہی ہے۔ ہمارے بزرگوں کا بھی جماعت کے ساتھ بہت پیار ومحبت والا رشتہ رہا ہے۔

رمن بحل صاحب فرزند خوشحال بحل صاحب
(چیئرمین پنجاب ہیلتھ سسٹم کارپوریشن)

انہوں نے فرمایا:مَیں جماعت احمدیہ کو مشکور ہوں کہ والد صاحب کی وفات کے بعد بھی جماعت کی طرف سے مجھے بہت عزت واحترام دیا گیا۔ جماعت احمدیہ کے میرے پر بہت سے احسان ہیں۔ میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ جماعت پھولوں کے خوبصورت گلدستہ کی مانند ہے۔ جو تمام دنیا میں نمایاں ہے۔قادیان پوری دنیا کے امن کا مرکز ہے۔ جماعت کی امن، پیار محبت کی تعلیم قابل تعریف ہے۔آج دنیا کو اسکی بہت ضرورت ہے۔ میں جماعت کے بانی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی تعلیمات کی وجہ سے ہی آپ کی جماعت پوری دنیا میں امن کی تعلیم پھیلا رہی ہے۔ جماعت کا نعرہ محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں بہت عظیم نعرہ ہے۔ہمیں اسکو اپنی زندگیوں میں اپنانے کی ضرورت ہے۔اس جلسہ کی تعلیمات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔

سنت بابا سکھدیو سنگھ جی بیدی
(گورونانک دیوجی کی 16ویں پیڑھی)

آپ نے فرمایا قادیان جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پاک زمین ہے اس سرزمین پر آپ سب بھائیوں کو میرا اسلام۔آج یہاں آپ سب کو ایک ساتھ جمع دیکھ کر مجھے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ میں آپ سب کو اس عظیم الشان جلسہ کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے آپ کے روبرو ہونے کا موقع ملا۔ مذہب سب کو جوڑتا ہے توڑتا نہیں ہے۔ انسانیت ہی سب سے بڑا مذہب ہے۔آج اسکی بہت ضرورت ہے۔ہمیں ایک دوسروں کی کمزوریوں، خامیوں، برائیوں کو اُجاگر کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ دوسروں کی اچھائیوں نیکیوں کو پھیلانے اور اپنانے کی ضرورت ہے۔ سب کی عزت واحترام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ پوری دنیا میں امن قائم ہو سکے۔ سارے مذاہب کے پیر پیغمبروں نے یہی تعلیم دی ہے۔ مجھے حضور انور سے لندن میں ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔انشاءاللہ آگے بھی ملاقات کرتا رہوں گا۔

مکرم امن شیر سنگھ صاحب شیری کلسی
(ایم ایل اے عام آدمی پارٹی لقہ بٹالہ)

آپ نے فرمایا کہ آپ کے اس جلسہ کے سٹیج سے تمام مذاہب کے راہنماؤں کو بولنے کا پیار محبت اور امن کی بات کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے۔جن کا تعلق الگ الگ مذاہب، پارٹیوں سے ہے۔ یہ بہت بڑی بات ہے۔ یہ جماعت ایک گلدستہ ہے۔سب امن پیار بھائی چارے کی بات کررہے ہیں جس کی آج دنیا کو بہت ضرورت ہے۔ جو پیار ہمدردی، بھائی چارے امن کا پیغام یہاں سے دیا جا رہا ہے یہی حقیقی پیغام ہے۔اس پاک زمین پر ہر رنگ و نسل، مذاہب، کلچر کے لوگ جمع ہیں یہی حقیقی خوبصورتی ہے۔

مکرم ڈاکٹر راج کمار صاحب ایم ایل اے حلقہ چھبے وال وال ہوشیار پور (ڈپٹی لیڈر آف آپوزیشن پنجاب اسمبلی)

آپ نے فرمایا قادیان کی اس مقدس سرزمین پر اس جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کا اعزاز ملا۔آپ سب حاضرین جو دور دراز سے سفر کر کے اس الٰہی جلسہ میں شامل ہونے کی غرض سے یہاں قادیان آئے ہو آپ سب کو میں خوش آمدید کہتا ہوں۔یہ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے یہاں آنے اور آپ سب سے مخاطب ہونے کا موقع ملا۔ دنیا میں بہت کم جلسے ایسے ہوتے ہیں جہاں سے انسانیت کا نعرہ بلند ہوتا ہے ۔ یہ آج ہم سب کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔انسانیت کی خدمت سب سے عظیم کام ہے جو آپ کی جماعت کر رہی ہے۔ہمیں آپسی رنجش کو ختم کر کے آپس میں پیار و محبت کو بڑھانا چاہئے۔آج یہ پیغام دینے کی ضرورت ہے کہ انسانیت ہی سب سے بڑی چیز ہے۔ہمیں آج اس وقت ان حالات اور ایسے ماحول میں پیار و محبت کی ضرورت ہے۔ مذہب کا استعمال محبت کو پھیلانے کیلئے ہی کیا جانا چاہیئے۔

مکرم پرتاپ سنگھ باجوہ صاحب ایم ایل اے قادیان (لیڈر آف آپوزیشن پنجاب اسمبلی)

آپ نے فرمایا کہ آج اس جلسہ سالانہ کے موقع پر سارے لیڈر صاحبان اور جو بھی سیاسی وسماجی معزز شخصیات موجود ہیں میں ان تمام افراد کو خوش آمدید کہتا ہوں ۔ یہ بہت خوشی کا موقع ہے۔جب قادیان میں سارے احمدی بھائی ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ یہ سرزمین قادیان بزرگوں کی زمین ہے۔سب کو ایک تڑپ ہوتی ہے اس پاک زمین میں آنے کی۔سب سال میں ایک مرتبہ اپنی اس پاک سر زمین کی زیارت کیلئے دور دراز سے سفر کر کے آتے ہیں۔ اسی طرح یہاں کے مقامی افراد کو بھی ایک تڑپ ہوتی ہے کہ کب مہمان تشریف لائیں گے۔مہمانوں کا انتظار ہوتا ہے۔ مجھے حضور انور سے ملاقات کرنے کا شرف بھی حاصل ہوا ہے۔ جماعت سے مجھے بہت پیار وعزت ملی ہے۔مجھے اس بات پر فخر ہے۔پوری دنیا میں جہاں جہاں جماعت قائم ہے وہاں کے افراد جماعت اپنے نیک کاموں ، اپنے اچھے اعمال کی وجہ سے اپنا اور جماعت کا نام روشن کر رہے ہیں ۔جماعت نے جب بھی کوئی پیغام دیا ہے وہ پوری دنیا کیلئے ہوتا ہے۔ جماعت نے ہمیشہ امن ، پیار،محبت ،اخوت ، بھائی چارے کی ہی بات کی ہے جو انسانیت کی فلاح و بہبودی کیلئے بہت ضروری ہے۔

مکرم انوراگ سود جی آف ہوشیار پور

انہوں نے فرمایا کہ میاں صاحب مرحوم (مرزا وسیم احمد صاحب) کے زمانہ سے جماعت سے جڑنے کا موقع ملا، انکے نیک اور اچھے کاموں کو آج بھی یاد کیا جاتا ہے۔ انکی ہدایات کی وجہ سے انکی محبت اور انکی راہنمائی کی وجہ سے ہی ہمیں بھی پورے ملک میں خدمت کرنے کی توفیق ملی۔حضور انور سے ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ حضور انور نے ہمیشہ سے ہی ہمیں آنے والی تباہی سے آگاہ کیا ہے۔آنے والی مشکلات ، پریشانیوں سے آگاہ کیا ہے۔افراد جماعت بہت خوش قسمت ہیں جو ان کیلئے حضور انور اس قدر سوچتے ہیں ، اتنی فکر کرتے ہیں ، ہر وقت انکی راہنمائی کرتے ہیں ، ہر وقت ان کیلئے دعا کرتے رہتے ہیں۔حضور انور نے ہمیشہ ہی سب کی بھلائی کی ہی بات کی ہے۔انسانیت کی بقا کی بات کی ہے۔امن پیار محبت کی بات کی ہے۔آج ہم سب کو اسی امن ، پیار،محبت ، بھائی چارے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔جماعت کی ان تعلیمات کی اس وقت دنیا کو سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ میں ایک مرتبہ آپ سب کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے مجھے اس عظیم جلسہ میں بولنے کا موقع دیا ہے۔

پدم شری مکرم وجے کمار چوپڑہ صاحب (سی ایم ڈی ہند سماچار گروپ آف جالندھر)

تمام عہدیدران جماعت کو سلام ، دیگر معزز شخصیات کو سلام ، سارے مہمانان کرام شاملین جلسہ کو سلام۔ میں پہلے دو مرتبہ قادیان آچکا ہوں ۔حضور انور کی ہوشیار پور آمد کے وقت ان سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔میں جماعت احمدیہ کا خاص شکریہ ادا کرنے کیلئے یہاں آیا ہوں ۔ جماعت ہمارے رام نومی کے جلوس کے وقت ہماری بہت مدد کرتی ہے۔جس وقت مجھے رام نومی کے جلوس کے انتظامات کا موقع ملا اس وقت سے ہی میں اپنے اس مذہبی پروگرام میں تمام مذاہب کو شامل کرتا ہوں۔ جماعت احمدیہ بھی اس میں شامل ہوتی ہے۔شروع شروع میں بعض لوگوں نے اسکی مخالفت بھی کی کہ کیوں میں اپنے اس پروگرام میں مسلم جماعت کو شامل کرتا ہوں لیکن جب سب کو معلوم ہوا کہ یہ جماعت شری رام چندر جی مہاراج کو بھی مانتی ہے، شری کرشن جی مہاراج کو بھی مانتی ہے اس بات نے سب کو بہت متاثر کیا۔آپ کی جماعت کے ایک شاستری صاحب (مکرم مجاہد احمد شاستری) اکثر ہمارے پروگراموں میں تقریر کرتے ہیں۔لوگ ان کی تقریر سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ جتنا علم انہیں ہندو تعلیمات کا ہے شاید ہمیں بھی اتنا علم نہیں ہے۔

جماعت انسانیت کی خدمت کے بہت سے کام کر رہی ہے۔سب کو مل کر ان کاموں کی کرنے کی ضرورت ہے۔ میں جماعت کو ان عظیم کاموں کی مبارک باد دیتا ہوں۔آپ کی جماعت ہوشیار پور میں بھی انسانیت کی خدمت کے بہت سے کام کر رہی ہے۔ فری میڈیکل کیمپ لگایا جاتا ہے۔فری ادویات تقسیم کی جاتی ہیں۔آپ اسی طرح نیک کام کرتے جائیں۔آپ کے مخالفین خود بخود ہی راستہ سے ہٹ جائیں گے۔میں جماعت کی تعلیمات سے متأثر ہوں جماعت کا ماٹو محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں یہ بہت بڑی چیز ہے۔ اس کو زندہ رکھنے کی ضرورت ہے۔میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

محترم صدر اجلاس کی طرف سے تمام حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا گیا تمام مقررین صاحبان کا شکریہ ادا کیا گیا اور جماعت کی طرف سے انہیں شال کا تحفہ پیش کیا گیا۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ادارہ میں خدمت کے خواہشمند احباب متوجہ ہوں

اعلان برائے Demonstrator/ٹیچر Ac & Refrigerator دارالصناعت قادیان

شرائط:

(1)اُمیدوار کی تعلیم Air Conditioning & Refrigeration Engineering میں ڈگری/ ڈپلومہ یا اسکے برابر گورنمنٹ کے کسی مستند ادارہ سے ہو اور کورس مکمل کرنے کے بعد 6 ماہ کا تجربہ حاصل کیا ہو(2)اُمیدوار کو اُردو/ ہندی زبان میں متعلقہ ٹریڈ میں طلباء کو پڑھانے اور اچھے انداز میں پریکٹیکل Demonstrate کرنے کی صلاحیت ہو(3)ہفت روزہ اخبار بدر میں شائع آخری اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں موصول ہونگی انہیں پر غور ہوگا(4)انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار خدمت کا اہل ہوگا جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوگا(5)سلیکشن کی صورت میں امیدوار کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا(6)سفر خرچ قادیان آمد و رفت امیدوار کے اپنے ذمہ ہوں گے۔

نوٹ: انٹرویو کی تاریخ سے امیدواران کو بعد میں مطلع کیا جائیگا۔

مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں

نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان پن کوڈ-143516

موبائل:09646351280, 09682587713 دفتر: 01872-501130

E-mail: diwan@qadian.in

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ جہان آراء صاحبہ زوجہ محترم مرحوم شوکت علی ملاں صاحب ساکن جماعت احمدیہ بانسرہ ضلع 24 پرگنہ مورخہ 15؍ستمبر 2023ء کو 58 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔خاکسار کی والدہ پیدائشی احمدی تھیں۔آپ کے والد مرحوم کا نام عبدالجلیل ملاں ہے۔بچپن سے ہی بہت ہی نیک اور صوم وصلوٰۃ کی پابند اور باقاعدگی سے تہجد کی نماز ادا کرنے والی تھیں۔ بچوں کو ہمیشہ نماز پڑھنے کی تلقین کرتیں۔ غرباء کی مدد کرتی تھیں۔صدقہ وخیرات کرنے والی اور مہمان نواز تھیں۔آپ نے اپنے پیچھے چار لڑکے لڑکیاں یادگار چھوڑیں۔ بڑا لڑکا ناصر احمد ملاں سابق معلم سلسلہ ہیں۔خاکسار فیروز احمد ملاں مبلغ سلسلہ ہے۔ بڑی لڑکی کی شادی بھی والدہ محترمہ نے ایک معلم سلسلہ سے کروائی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم بچوں کو اپنی والدہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز والدہ محترمہ کی بلندی درجات وجنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پانے کیلئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

(فیروز احمد ندیم مبلغ سلسلہ بولپور بنگال)

ولادت

مکرم محمد فرحان احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ کرناٹک کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 10 جون 2023ء بروز ہفتہ پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام ''یسریٰ فرحان'' تجویز فرمایا ہے۔قارئین بدر سے بچی کی صحت وسلامتی ، درازی عمر نیک صالحہ، خادمہ دین ہونے نیز والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد جاوید احمد، انسپکٹر ہفت روزہ بدر)

ایڈیشنل نظارت اصلاح وارشاد نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

واقفاتِ نو کو میری نصیحت ہے کہ اپنی حیا کی حفاظت کریں اور اپنے پردے کا ہمیشہ اہتمام کریں احمدی بچیوں کو پردے کے حوالے سے کسی احساسِ کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہئے

اگر ہر واقف نو اپنے عہد کو نبھانے والا بن جائے تو یقیناً ایک عظیم الشان انقلاب برپا ہو جائے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد ایک احمدی کا سب سے اولین فرض یہ ہے کہ وہ اپنے عہدِ بیعت کو نبھائے

یاد رکھیں کہ آپ نے ہمیشہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہے

قرآن کریم کی تلاوت کی طرف بھی بھرپور توجہ کریں، قرآن کریم کا بغور مطالعہ کریں اور اس کی تعلیمات کو سمجھنے کی کوشش کریں

تمام واقفینِ نو اور واقفاتِ نو کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے عہد کی لاج رکھیں
جو انہوں نے آپ کی پیدائش سے پہلے کیا تھا، دین کو دنیا پر مقدم رکھیں اور اسلام کی خدمت کو زندگی کا مقصد بنائیں

وقف نو قادیان کے 25ویں سالانہ اجتماع کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خصوصی پیغام

اسلام آباد یوکے

MA 28-10-2023

پیارے واقفینِ نو اور واقفاتِ نو قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ آپ کو اپنا پچیسواں سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقع پر آپ کو چند ضروری نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

جیسا کہ آپ سب واقف ہیں کہ وقفِ نو وہ سکیم ہے کہ جس کے تحت والدین نے اپنے بچوں اور بچیوں کو ان کی پیدائش سے پہلے ہی خدا کے دین کی خاطر وقف کر دیا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد ایک احمدی کا سب سے اولین فرض یہ ہے کہ وہ اپنے عہدِ بیعت کو نبھائے۔ آپ نے تو اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کے حضور وقف کی ہوئی ہیں لہٰذا آپ کا تو یہ بدرجہ اولیٰ فرض ہے کہ اپنی زندگیوں کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کے مطابق ڈھالیں۔ یاد رکھیں کہ آپ نے ہمیشہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت کی طرف بھی بھرپور توجہ کریں۔ قرآن کریم کا بغور مطالعہ کریں اور اس کی تعلیمات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

واقفاتِ نو کو میری نصیحت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مومن عورتوں کو چاہیے کہ اپنی حیا کی حفاظت کریں اور اپنے پردے کا ہمیشہ اہتمام کریں۔ پس احمدی بچیوں کو پردے کے حوالے سے کسی احساسِ کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔ دنیا میں بہت ساری بیماریاں ہیں اور لوگ دین سے دور جا رہے ہیں۔ آپ کی ذمہ داری ہے کہ خدا تعالیٰ کیلئے کھڑی ہو جائیں۔ ہمیشہ کوشش کریں کہ دنیا داری کی ہر بات کو اپنے ذہن سے ختم کریں اور دنیا کی چکاچوند پر فریفتہ نہ ہوں بلکہ اپنی زندگیاں اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالیں۔

جو واقفینِ نو ہیں ان کو میری یہ نصیحت ہے کہ آپ اپنے عقیدے، اپنے عمل اور اپنے کردار میں بہترین بن کر دکھائیں۔ آپ اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگیاں بسر کرنے والے ہوں۔ آپ ہمیشہ خدا کی محبت کے حصول میں مشغول رہیں کیونکہ اسی طرح آپ اپنے حق بیعت کو ادا کر سکتے ہیں۔ آپ کا عہد یہ بھی تقاضا کرتا ہے کہ آپ ہر قربانی کیلئے ہمیشہ تیار رہیں۔ خدا سے ہمیشہ وفا کا تعلق نبھانے والے ہوں۔ وفا کے مضمون میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی روشنی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال دی ہے۔ پس آپ کا عہد بھی ایسی ہی وفا کا تقاضا کرتا ہے۔ آپ نے اپنے آخر سانس تک اس عہد کو نبھانا ہے۔ اگر ہر واقف نو اپنے عہد کو نبھانے والا بن جائے تو یقیناً ایک عظیم الشان انقلاب برپا ہو جائے۔

تمام واقفینِ نو اور واقفاتِ نو کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے عہد کی لاج رکھیں جو انہوں نے آپ کی پیدائش سے پہلے کیا تھا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں اور اسلام کی خدمت کو زندگی کا مقصد بنائیں۔ اللہ کرے کہ آپ اپنی ذمہ داری پورا کرنے والے ہوں اور دنیا میں حقیقی روحانی انقلاب لانے والے ہوں۔ آمین

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

25ویں سالانہ اجتماع وقف نو قادیان کا کامیاب انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے واقفین نو و واقفات نو قادیان کا 25واں سالانہ اجتماع مورخہ 11، 12 اور 13 نومبر 2023ء کو منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

25واں اجتماع ایک تاریخی اور سنگ میل کی حیثیت رکھنے والا اجتماع ہوا کرتا ہے۔ لہٰذا اس تاریخی اجتماع کی مناسبت سے خلافت احمدیہ کے تئیں اخلاص و وفا کے جذبات ابھارنے اور اس نعمت خداوندی کا شکر بجالانے کیلئے اس اجتماع کی تھیم ''رہیں گے خلافت سے وابستہ ہم'' رکھی گئی تھی۔ اللہ کرے کہ یہ اجتماع واقفین و واقفات کے دلوں میں بالخصوص اور دیگر احباب جماعت کے دلوں میں بالعموم خلافت احمدیہ کے تئیں محبت اور اخلاص کے جذبات کو فروغ دینے کا موجب ہو۔ آمین

نیز اس اجتماع کی سب سے اہم اور خاص بات یہ رہی ہے کہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت قادیان کے واقفین اور واقفات نو کے نام ایک بصیرت افروز اور روح پرور خصوصی پیغام بھجوایا۔ اپنے اس خصوصی پیغام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین و واقفات کو مختلف نصائح فرمائی ہیں اللہ تعالیٰ تمام واقفین و واقفات کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پیارے آقا کے پیغام پر مومنانہ شان کا اظہار کرتے ہوئے حقیقی رنگ میں سمعنا واطعنا کی صدا بلند کرنے والا بنائے آمین۔ اللہ تعالیٰ پیارے آقا کی ہر آن تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اجتماع کا آغاز 11رنومبر 2023ء کو مسجد اقصیٰ میں اجتماعی نماز تہجد سے ہوا۔ اسکے بعد خصوصی درس اور مزار مبارک سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اجتماعی دعا بھی ہوئی۔

واقفین و واقفات کو ان کی عمر کے مطابق 7 گروپس میں تقسیم کیا گیا تھا جن کے درمیان مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ ان تمام علمی و ورزشی مقابلہ جات میں 700 سے زائد واقفین و واقفات نے حصہ لیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا 2016ء میں کینیڈا میں دیا گیا ایک خطبہ جمعہ بعنوان (The Essence of Waqf e Nau) بھی دکھایا گیا جس میں حضور انور نے کینیڈا اور دنیا بھر کے تمام واقفین و واقفات نو اور ان کے والدین کو قیمتی نصائح فرمائی ہیں۔ یہ خطاب تمام واقفین و واقفات نو کیلئے مشعل راہ ہے۔

اسکے علاوہ شعبہ وقف نو بھارت کی طرف سے تیار کردہ ایک Documentry بھی دکھائی گئی جو خلافت کے ساتھ تعلق اور کیریئر گائیڈنس کے عنوان پر تھی۔

نیز واقفین کیلئے ایک علمی و معلوماتی Talk Show کا بھی انعقاد کیا گیا۔ جس میں میدان عمل میں آئے ہوئے چار مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے واقفین نو نے حصہ لیا۔ جن میں مکرم ڈاکٹر عمران صاحب میڈیکل فیلڈ، مکرم نقیب مبشر صاحب شعبہ آئی ٹی، مکرم فلاح الدین غوری صاحب شعبہ انجینئرنگ اور مکرم فؤاد احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ مربی کی حیثیت سے اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ ان تمام پینالیسٹ نے اپنے وقف کی تکمیل نیز اپنی مفوضہ خدمت کے بارے میں ایمان افروز تذکرے کئے۔ اسی طرح واقفات نو کیلئے بھی دو خصوصی تقاریر اور برکات خلافت کے عنوان سے ایک مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔

واقفین و واقفات نو کیلئے صنعتی نمائش کا بھی انعقاد کیا گیا تھا۔ جس میں 40 سے زائد واقفین و واقفات نے اپنے ماڈلس پیش کئے۔ اس میں حصہ لینے والے تمام شرکاء کو میڈل جبکہ اول دوم اور سوم آنے والوں کو نقد انعام سے نوازا گیا۔

اجتماع کی اختتامی تقریب زیر صدارت مکرم شیخ فرید صاحب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان مورخہ 13رنومبر 2023 کو منعقد کی گئی۔ اس موقع پر مکرم شمیم احمد غوری صاحب انچارج وقف نو و صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، مکرم نور الدین ناصر صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ قادیان اور مکرم سلطان ظفر صاحب صدر وقف نو کمیٹی قادیان بطور مہمانان خصوصی شرکت کی۔ اس تقریب میں وقف نو بچوں بچیوں اور ان کے والدین کے علاوہ عہدیداران ہر سہ انجمن و سابق سیکرٹریان وقف نو قادیان نے بھی شرکت کی۔

تلاوت و نظم کے بعد مکرم صدر صاحب عمومی لوکل انجمن احمدیہ قادیان نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قادیان کے واقفین و واقفات نو کے نام بصیرت افروز خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد خاکسار نے شعبہ وقف نو قادیان کی سالانہ کارگزاری رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں اجتماع کے مختلف پروگرامز اور علمی و ورزشی مقابلہ جات کی glimpses حاضرین کو دکھائی گئی اسکے ساتھ ہی مکرم نیاز احمد نائک صاحب صدر اجتماع کمیٹی نے اجتماع کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے شکریہ احباب پیش کیا۔ بعدہ مکرم صدر اجلاس نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں موصوف نے واقفین بچوں اور بچیوں نیز ان کے والدین اور عہدیداران کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد تقریب تقسیم انعامات عمل میں آئی اور آخر پر اجتماعی دعا کے ساتھ وقف نو قادیان کا یہ تاریخی 25واں سالانہ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ یہ اجتماع جملہ واقفین و واقفات نو اور تمام عہدیداران کیلئے بابرکت کرے اور اس کے دور رس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

(سید سعید الدین احمد مربی سلسلہ، سیکرٹری وقف نو قادیان)

ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم اپنے میں سے بہترین لوگ منتخب کریں اور دعا کر کے منتخب کریں

جس کو میں کسی کام کیلئے مقرر کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے اور جو خواہش کر کے خود کام اپنے سر پر لے اسکی پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد نہیں ہوتی (الحدیث)

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 18 / اگست 2023 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ النساء کی آیت نمبر 59 کی تلاوت فرمائی: اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُکُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَہۡلِہَا (النساء: 59) یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ امانت ان کے اہل کے سپرد کرو۔ پھر ایک حدیث میں آتا ہے۔

سوال جب بھی کسی کو عہدہ کیلئے منتخب کیا جائے تو کیا دیکھ کر کیا جائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم اپنے میں سے بہترین لوگ منتخب کریں اور دعا کر کے منتخب کریں۔

سوال خدا تعالیٰ کن عہدیداروں کی مدد فرماتا ہے اور کن کی مدد نہیں فرماتا؟

جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو میں کسی کام کیلئے مقرر کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے اور جو خواہش کر کے خود کام اپنے سر پر لے اس کی پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد نہیں ہوتی۔

سوال اگر کوئی کسی عہدے کیلئے خواہش رکھتا ہو تو اسکے ساتھ کیا ہونا چاہئے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر کوئی کسی عہدے کیلئے خواہش رکھتا ہو تو جماعتی نظام میں اور ہر انتخابی فورم میں اس کی حوصلہ شکنی ہونی چاہئے۔

سوال جو بھی مجلسِ انتخاب کے ممبر بنیں ان کو کس طرح اپنے حقوق ادا کرنے چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جو بھی مجلسِ انتخاب کے ممبر بنیں وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنا رائے دہی کا حق استعمال کریں اور دعا کے بعد اور انصاف سے اپنی نظر میں بہترین شخص کی سفارش خلیفۂ وقت کو پیش کریں۔

سوال بعض عہداروں کے متعلق کیا شکایات آتی ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بعض عہدیداروں کے متعلق شکایات آتی ہیں کہ ان کے رویّوں میں عاجزی نہیں ہوتی اور ایسا اظہار ہوتا ہے جیسے اس عہدے کے بعد وہ کوئی غیر معمولی شخصیت بن گئے ہیں۔

سوال عہدیداروں کو اپنے اندر کیا پیدا کرنا چاہئے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عہدیدار اپنے اندر عاجزی پیدا کریں اور جو ذمے داری دی گئی ہے اسے اسکا حق ادا کرتے ہوئے ادا کرنے کی کوشش کریں۔

سوال اگر تربیت کا شعبہ فعال ہو جائے تو باقی شعبے کتنا فیصد بہتر کام کرنا شروع کر دیں گے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر تربیت کا شعبہ فعال ہو جائے تو باقی شعبے خود بخود میرے اندازے کے مطابق کم از کم ستر فیصد تک بہتر رنگ میں کام کرنا شروع کر دیں گے۔

سوال شعبہ تربیت کے فعال ہونے پر کون سے مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر شعبہ تربیت فعال ہے تو امورِ عامہ کے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں جو افراد جماعت کے آپس کے جھگڑوں سے تعلق رکھتے ہیں یا افراد جماعت کے غلط کاموں میں ملوث ہونے سے تعلق رکھتے ہیں یا مخالفین کے کسی ذریعہ سے یا کمزور ایمان والوں کے ذریعہ سے جماعت میں بے چینی پیدا کرنے کی جو کوشش ہوتی ہے اس سے تعلق رکھتے ہیں۔

سوال عہدیداروں کا کیا کام ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عہدیداروں کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد جو امانتیں کر دی ہیں ان کا حق ادا کریں اور اپنے فرائض نیک نیتی سے ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے ادا کریں۔ خلیفہ وقت کا سلطان نصیر بنتے ہوئے ادا کریں۔ حتی الوسع لوگوں کے ایمانوں کی مضبوطی اور ان کو فائدہ پہنچانے کیلئے ادا کریں۔

سوال کن لوگوں کو عہدہ کیلئے منتخب کرنا چاہئے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انتخاب کے وقت خویش پروری یا رشتے داری کا خیال نہیں رکھنا چاہئے۔ بعض دفعہ بعض عہدیدار مرکزی طور پر یا خلیفہ وقت کی طرف سے براہ راست بھی مقرر کر دیے جاتے ہیں اور کوشش یہی ہوتی ہے کہ غور کر کے جو بہترین شخص اس کام کیلئے میسر ہو اسے مقرر کیا جائے۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم اپنے میں سے بہترین لوگ منتخب کریں اور دعا کر کے منتخب کریں۔

سوال سیکرٹریان تربیت اگر اپنے نمونے قائم کرتے ہوئے پیار اور محبت کے ساتھ جماعت کی تربیت کریں تو اس کا کیا نتیجہ نکلے گا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سیکرٹریان تربیت اگر اپنے نمونے قائم کرتے ہوئے پیار اور محبت کے ساتھ جماعت کی تربیت کریں تو افرادِ جماعت میں ایک انقلابی تبدیلی پیدا کر سکتے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عہدیداروں کو پنج وقت باجماعت نماز ادا کرنے کے متعلق کیا تلقین فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: اگر ایک سیکرٹری تربیت خود پانچ وقت باجماعت نماز ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں دیتا تو دوسروں کو کس طرح تلقین کر سکتا ہے کہ نمازوں کی طرف توجہ دو۔ اسی طرح ایک واقف زندگی اور مربی خود نوافل ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں دے رہا تو افراد جماعت کو وہ کس طرح نصیحت کر سکتا ہے کہ عبادتوں کی طرف توجہ کرو۔

سوال انتخاب کا کیا طریق ہوتا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عموماً انتخاب کا یہ طریق ہے کہ ملکی مرکزی سطح پر عہدیداران کے منتخب کرنے کی رائے انتخاب کے نتائج کے ساتھ خلیفۂ وقت کو پیش کی جاتی ہے اور خلیفۂ وقت کو اختیار ہے کہ وہ چاہے کثرتِ رائے سے پیش کیے ہوئے نام کو منتخب کرے یا کسی کم ووٹ حاصل کرنے والے کو منتخب کرے۔ بعض دفعہ اس شخص کے بارے میں بعض معلومات اور بعض ایسے حالات کا مرکز اور خلیفہ وقت کو علم ہوتا ہے اور عام آدمی کو نہیں ہوتا۔ تو بہرحال یہ ضروری نہیں ہے کہ کثرتِ رائے والے کو ضرور منتخب کیا جائے۔ اسی طرح ملکی جماعتوں کے جو انتخاب ہیں ان میں حسبِ قواعد بعض کی منظوری مقامی مرکزی انتظامیہ دے دیتی ہے اور اگر کوئی تبدیلی کرنی ہو تو خلیفۂ وقت سے پوچھ لیتے ہیں۔ کوشش تو یہ کی جاتی ہے کہ جس حد تک ممکن ہو اچھے کام کرنے والے عہدیدار میسر آئیں لیکن بعض جگہ جس قسم کے لوگ میسر ہیں ان میں سے ہی منتخب کرنے پڑتے ہیں۔ منتخب کرنے والوں کو خیال رکھنا چاہئے کہ امانت کا اپنی استعدادوں کے مطابق بہترین رنگ میں حق ادا کرنے والے لوگ منتخب ہوں اور کبھی کسی خواہش کرنے والے کو یا دوستی کی وجہ سے یا رشتے داری کی وجہ سے یا یہ دیکھ کر رائے نہیں دینی چاہئے کہ اکثر ہاتھ کسی شخص کیلئے کھڑے ہوئے ہیں تو میں بھی اپنا ہاتھ کھڑا کر دوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی نفی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کی نفی ہے۔

سوال ہر عہدیدار کو اپنے شعبے کی بہتری کیلئے کیا کرنا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر عہدیدار کو اپنے شعبے کی بہتری کیلئے کم از کم دو نفل بھی روزانہ پڑھنے چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے۔ اگر تربیت کا شعبہ فعال ہو جائے تو باقی شعبے خود بخود میرے اندازے کے مطابق کم از کم ستر فیصد تک بہتر رنگ میں کام کرنا شروع کر دیں گے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر لجنہ کی عاجزی و انکساری کا کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک نومبائعہ خاتون نے مجھ سے ذکر کیا۔ اس جلسے پہ باہر سے آئی ہوئی خاتون تھی کہ یہاں جلسے پر ایک بات نے مجھے بہت متاثر کیا۔ میں نے دیکھا کہ صدر لجنہ ڈسپلن کی ڈیوٹی والی لڑکیوں کے ساتھ ڈیوٹی دے رہی تھی۔ یہ تو بہرحال اس صدر کا فرض تھا۔ یہ کوئی غیر معمولی کام نہیں جو اس نے کیا۔ اگر ڈیوٹی نہ دے رہی ہو اور ہر جگہ پر نگرانی نہ کر رہی ہو تو تب وہ قصوروار ہے۔ اگر صدر خود اس طرح ڈیوٹی نہ دے یا چیک نہ کرے تو وہ اپنی امانت کا حق ادا نہیں کر رہی لیکن بہرحال جو اپنی امانت کا حق ادا کرنے والے عہدیدار ہیں وہ دوسروں کی اصلاح کا بھی باعث بنتے ہیں اور لجنہ میں بنتی ہیں۔

......☆......☆......☆......

گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں

اگر ہم اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا نہ کریں اور
حقیقی توبہ اور استغفار کی طرف توجہ نہ دیں تو ہمارا اپنی اصلاح کا عہد کرنا ہمیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتا

انبیاء کے استغفار کی بھی یہی حقیقت ہے کہ وہ ہوتے تو معصوم ہیں مگر وہ استغفار اس واسطے کرتے ہیں کہ تا آئندہ وہ قوت ظہور میں نہ آوے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 25 / اگست 2023 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال گناہ سے سچی توبہ کرنے والا شخص کیسا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔

سوال اگر ہم اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا نہ کریں اور حقیقی توبہ اور استغفار کی طرف توجہ نہ دیں تو کیا ہوگا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اگر ہم اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا نہ کریں اور حقیقی توبہ اور استغفار کی طرف توجہ نہ دیں تو ہمارا اپنی اصلاح کا عہد کرنا ہمیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استغفار کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: روحانی مگدر استغفار ہے۔ اس کے ساتھ روح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے۔ جسے قوت لینی مطلوب ہو وہ استغفار کرے۔

سوال انبیاء کے استغفار کی کیا حقیقت ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انبیاء کے استغفار کی بھی یہی حقیقت ہے کہ وہ ہوتے تو معصوم ہیں مگر وہ استغفار اس واسطے کرتے ہیں کہ تا آئندہ وہ قوت ظہور میں نہ آوے۔

سوال دل کی دعائیں کیا ہوتی ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دل کی دعائیں اصلی دعائیں ہوتی ہیں۔ جب قبل از وقتِ بلا انسان اپنے دل ہی دل میں خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتا رہتا ہے، استغفار کرتا رہتا ہے تو پھر خداوند رحیم وکریم سے وہ بلا ٹل جاتی ہے لیکن جب بلا نازل ہو جاتی ہے پھر نہیں ٹلا کرتی۔

سوال آفات اور بلیّات کس طرح کی ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ’’آفات اور بلیّات چیونٹیوں کی طرح انسان کے ساتھ لگے ہوئے ہیں ان سے بچنے کی کوئی راہ نہیں بجز اس کے کہ سچے دل سے توبہ استغفار میں مصروف ہو جاؤ۔‘‘

سوال جو شخص انسان ہو کر استغفار کی ضرورت نہیں سمجھتا وہ کس طرح کا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’جو شخص انسان ہو کر استغفار کی ضرورت نہیں سمجھتا وہ بے ادب دہریہ ہے۔‘‘

سوال قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سچی توبہ کرنے والے کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم میں اس بات کا مختلف جگہ اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ سچی توبہ کرنے

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 9 نومبر 2023ء بروز جمعرات 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نمازِ جنازہ حاضر اور غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم ڈاکٹر محمد زکریا طاہر صاحب (والسال، یو.کے)

6 نومبر 2023ء کو 87 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم 1960ء میں یوکے آئے اور برمنگھم جماعت کے ابتدائی ممبران میں سے تھے۔ کئی سال تک مقامی سطح پر بطور جنزل سیکرٹری اور دیگر عہدوں پر خدمت کرنے کی توفیق پائی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد مرحوم کو افریقہ، ربوہ اور سکاٹ لینڈ میں وقف عارضی کرنے کی بھی توفیق ملی۔ مرحوم نماز با جماعت کے پابند، تہجد گزار، انتہائی خوش مزاج، دیندار، ہر دلعزیز شخصیت کے مالک، لوگوں کے ساتھ انتہائی پیار محبت سے ملنے والے، خوش گفتار اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے ایک نیک مخلص انسان تھے۔ چندوں اور خیراتی کاموں میں دل کھول کر حصہ لیا کرتے تھے۔ مرحوم نے اپنی زندگی میں افریقہ میں 6 مساجد بھی تعمیر کروائیں۔ مرحوم کا اپنے مریضوں کے ساتھ بہت ہمدردی کا تعلق رہا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بچے اور چار پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم ستار کاٹھات صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم پھولا کاٹھات صاحب (آف شیوپورا گھاٹا ضلع اجمیر صوبہ راجستھان انڈیا)

13 ستمبر 2023ء کو 41 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کاٹھات قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ 1990ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ 2006ء میں جامعہ احمدیہ قادیان سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد صوبہ یوپی، راجستھان اور ہریانہ میں سالہا سال خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ وفات کے وقت جماعت لوہا خان ضلع اجمیر صوبہ راجستھان میں خدمت بجالا رہے تھے۔ بے شمار خوبیوں کے مالک، بہت صابر و شاکر، سادہ مزاج، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

(2) مکرم شیخ نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ (سپریم کورٹ لاہور) ابن مکرم شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم (سابق امیر ضلع لاہور)

18 اگست 2023ء کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم تمام مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ جماعت کی تمام قانونی مشاورتوں میں اپنی خدمت پیش کرتے رہے۔ بچپن کا لمبا عرصہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی صحبت میں گزارا۔ خلافت کے ساتھ وفا کا گہرا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم شیخ سالک احمد صاحب ضلع لاہور کے قاضی ہیں۔ آپ مکرم سید کمال یوسف صاحب (ریٹائرڈ مبلغ سلسلہ ناروے) کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔

(3) مکرمہ بشیر النساء صاحبہ
اہلیہ مکرم چودھری عبدالمجید ڈوگر صاحب مرحوم (سویڈن)

18 ستمبر 2023ء کو سویڈن میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، سادہ مزاج، غریب پرور، فراخ دلی سے صدقہ وخیرات کرنے والی، بلند حوصلہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم مامون الرشید صاحب (سابق امیر سویڈن) اور مکرم نعیم الرشید صاحب مربی سلسلہ و مینیجر ضیاء الاسلام پریس ربوہ کی والدہ تھیں۔

(4) مکرمہ وسیم بانو صاحبہ
اہلیہ مکرم سلیم احمد صاحب ناصر مرحوم (قادیان)

14 اگست 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، خوش اخلاق، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ایک مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ خلافت سے عقیدت کا تعلق تھا اور نظام جماعت کا بہت احترام کرتی تھیں۔ لجنہ کے پروگراموں میں باقاعدگی سے شامل ہوتی تھیں۔ حلقہ میں بطور سیکرٹری خدمت خلق خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کی چھوٹی بیٹی نائب صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔

(5) مکرمہ محمودہ تبسم صاحبہ
بنت مکرم اکبر علی صاحب (حیدرآباد، انڈیا)

7 مئی 2023ء کو 58 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں اور جماعت کے ساتھ بہت اچھا تعلق تھا اور جماعتی کاموں میں ہمیشہ آگے رہنے کی کوشش کرتی تھیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند اور مالی تحریکات میں پیش پیش رہتی تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے شامل ہیں۔

(6) مکرم چودھری بشارت احمد صاحب (کراچی)

4 اکتوبر 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے اپنے حلقہ میں لمبا عرصہ سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی اور حلقہ میں مسجد نہ ہونے کی وجہ سے اپنا گھر نماز سنٹر کے طور پر پیش کیا ہوا تھا۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند ایک مخلص، نیک اور باوفا انسان تھے۔ غریبوں کی خاموشی سے مدد کیا کرتے تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی رکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(7) مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ (ربوہ)

گزشتہ دنوں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کی تربیت قادیان کے پاکیزہ ماحول میں ہوئی۔ آپ نے بہاولنگر میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو قرآن کریم سے عشق تھا۔ بہاولنگر میں احمدیوں کے علاوہ سینکڑوں غیر احمدیوں کو قرآن کریم پڑھایا اور ربوہ شفٹ ہونے کے بعد بھی یہ دستور جاری رکھا۔ خلافت سے گہری وابستگی کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کے سب بچے کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ مکرم چودھری حمید اللہ صاحب مرحوم (وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ) کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

(8) مکرم سہیل احمد چغتائی صاحب
ابن مکرم محمد عارف چغتائی صاحب (لاہور)

6 اگست 2023ء کو 39 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت حکیم محمد حسین صاحب المعروف مرہم عیسیٰ کے پڑپوتے اور محترم حاجی مستری محمد موسیٰ صاحب (نیلا گنبد لاہور) کے پڑنواسے تھے۔ آپ نے سیکرٹری مال کے علاوہ مختلف جماعتی اور تنظیمی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں صرف دو بہنیں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین ☆☆☆

والوں کو مال واولاد سے نوازتا ہے (نوح:13) اللہ تعالیٰ نے استغفار کرنے والوں کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا کہ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (النساء:65) وہ ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا پاتے ہیں لیکن شرط یہی ہے کہ حقیقی استغفار ہو، سچی توبہ ہو۔

سوال گناہ سے سچی توبہ کرنے والا کیسا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔

سوال جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟

جواب رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یعنی گناہ کے محرکات اسے بدی کی طرف مائل نہیں کر سکتے اور بدی کے نتائج سے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتا ہے۔ پھر حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھی کہ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (البقرۃ:223) اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

سوال حقیقی توبہ کرنے والا حقیقی پشیمانی اور ندامت کیسا ہوتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حقیقی توبہ کرنے والا حقیقی پشیمانی اور ندامت دکھا کر جہاں گناہوں سے پاک ہوتا ہے وہاں اسے اللہ تعالیٰ کی محبت بھی ملتی ہے۔ بار بار اللہ تعالیٰ کے رحم سے حصہ پاتا ہے۔

سوال سچی توبہ کرنے کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا شرائط بیان فرمائی ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ سچی توبہ کرنے کی شرائط کا ذکر فرمایا ہے۔ پہلی شرط یہ فرمائی کہ خیالاتِ فاسدہ اور تصوراتِ بد کو چھوڑ دے۔ پس جو خیالات بدلذات کی وجہ سمجھے جا سکتے ہیں ان کو مکمل طور پر ترک کرے۔ یہ بہت بڑا اجہاد ہے جو انسان کو کرنا چاہئے تبھی توبہ کی طرف قدم اٹھے گا۔ دوسری شرط یہ ہے کہ حقیقی ندامت اور پشیمانی ظاہر کرے۔ یہ سوچ کہ یہ لذات اور دنیاوی حظ عارضی چیزیں ہیں اور انسان کی عمر کے ساتھ ساتھ ہر روز اس میں کمی ہوتی جاتی ہے۔ تو پھر اس کے ساتھ کیوں انسان چمٹا رہے؟ پس خوش قسمت ہے وہ جو اس حقیقت کو سمجھ لے اور توبہ کرے، حقیقی پشیمانی کا اظہار کرے۔ یہ حقیقی پشیمانی ہے جس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اور تیسری شرط یہ ہے کہ پکا ارادہ کرے کہ ان برائیوں کے قریب بھی نہیں جائے گا۔ اور یہیں رک نہیں جانا کہ برائیوں کے قریب نہ جانے کا عہد کر لیا اور بس کافی ہو گیا بلکہ اخلاق حسنہ اور پاکیزہ افعال اس کی جگہ لے لیں گے۔

سوال اگر ہم اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا نہ کریں اور حقیقی توبہ اور استغفار کی طرف توجہ نہ دیں تو کیا ہوگا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اگر ہم اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا نہ کریں اور حقیقی توبہ اور استغفار کی طرف توجہ نہ دیں تو ہمارا اپنی اصلاح کا عہد کرنا ہمیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔

سوال استغفار کا فائدہ کیا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ (ہود:4) یاد رکھو کہ دو چیزیں اس امّت کو عطا فرمائی گئی ہیں۔ ایک قوت حاصل کرنے کے واسطے، دوسری حاصل کردہ قوت کو عملی طور پر دکھانے کیلئے۔ قوت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے جس کو دوسرے لفظوں میں استمداد اور استعانت بھی کہتے ہیں۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ جیسے ورزش کرنے سے مثلاً مگدروں اور موگریوں کے اٹھانے او رپھیرنے سے جسمانی قوت اور طاقت بڑھتی ہے۔ ویٹ لفٹنگ کرنے والے جو ہیں، ویٹ اٹھانے والے ہیں، ڈمبل اٹھانے والے ہیں، مختلف قسم کی ورزشیں کرنے والے ہیں، جس طرح ان کے ورزش کرنے سے جسمانی طاقت بڑھتی ہے اسی طرح پر روحانی مگدر استغفار ہے۔ اس کے ساتھ روح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے۔ جسے قوت لینی مطلوب ہو وہ استغفار کرے۔

سوال انسان کی کون سی دو حالتوں کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: انسان کی دو ہی حالتیں ہیں۔ یا تو وہ گناہ نہ کرے یا اللہ تعالیٰ اس گناہ کے بدانجام سے بچا لے۔ سو استغفار پڑھنے کے وقت دونوں معنوں کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ سے گزشتہ گناہوں کی پردہ پوشی چاہئے اور دوسرا یہ کہ خدا سے توفیق چاہے کہ آئندہ گناہوں سے بچائے مگر استغفار صرف زبان سے پورا نہیں ہوتا بلکہ دل سے چاہئے۔ نماز میں اپنی زبان میں بھی دعا مانگو۔ یہ ضروری ہے۔

سوال آپ کا رعب دوسروں پر کب پڑے گا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خوب یاد رکھو کہ صاف ہو کر عمل کرو گے تو دوسروں پر تمہارا ضرور رعب پڑے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا بڑا رعب تھا۔ ایک دفعہ کافروں کو شک پیدا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بددعا کریں گے تو وہ سب کا فرمل کر آئے اور عرض کی کہ حضور بددعا نہ کریں۔ سچے آدمی کا ضرور رعب ہوتا ہے۔ چاہئے کہ بالکل صاف ہو کر عمل کیا جاوے اور خدا کیلئے کیا جاوے تب ضرور تمہارا دوسروں پر بھی اثر اور رعب پڑے گا۔ ......☆......☆......

طالب دعا: شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری (آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
➤ Rajahmundry
➤ Kadiyapu lanka, E.G.dist.
➤ Andhra Pradesh 533126.
➤ #email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کار پرداز قادیان)

مسل نمبر11600: میں عدنان احمد ظفر ولد مکرم لقمان احمد ظفر صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری تاریخ پیدائش 4 اگست 1996 پیدائشی احمدی ساکن محلہ مبارک قادیان دارالامان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 نومبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ محلہ محمود قادیان میں خاکسار کے والد صاحب نے ایک کنال زمین خریدی تھی جس پر خاکسار کی والدہ اور دو بہنیں نیز خاکسار حصہ دار ہیں ابھی تک مذکورہ بالا زمین کی تقسیم اور انتقال کسی کے بھی نام نہیں ہوا ہے۔ خاکسار کو جب بھی وراثت میں حصہ ملے گا اس میں سے 1/10 حصہ جائیداد کی ادائیگی کر دے گا۔ انشاء اللہ۔ گاؤں کالہواں میں ایک زمین ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خواجہ عطاء الغفار — العبد: عدنان احمد ظفر — گواہ: توحید احمد

مسل نمبر11601: میں محمد جری اللہ ولد مکرم محمد احمد اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 9 جون 1995 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ کاماریڈی ضلع تلنگانہ مستقل پتہ: 2/ 8-3-5 للیتا نگر کاماریڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 دسمبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 250 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد نعیم الدین — العبد: محمد جری اللہ — گواہ: محمد احمد اللہ

مسل نمبر11602: میں محمد ولید احمد ولد مکرم محمد وسیم احمد کلیم صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 2 مارچ 2006 پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 90/ 376-1-17 سنتوش نگر کالونی حیدرآباد تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 اکتوبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد وسیم احمد کلیم — العبد: محمد ولید احمد — گواہ: محمد شہاب الدین

مسل نمبر11603: میں نیّر احمد ولد مکرم رشید احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانگی ملازم تاریخ پیدائش 24 ستمبر 1986 پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 189/ 10/ 888-2-18 چھاؤنی غلام مرتضیٰ فلک نما حیدرآباد تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 اکتوبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 15000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشید احمد — العبد: نیّر احمد — گواہ: محمد شہاب الدین

مسل نمبر11604: میں محمد صفی الرحمٰن ولد مکرم محمد عبد الرفیع صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانگی ملازم تاریخ پیدائش 12 دسمبر 1999ء پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 191/ 136-4-9 جمالی ٹولی چوکی حیدرآباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 اکتوبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 50 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عبد الرفیع — العبد: محمد صفی الرحمٰن — گواہ: محمد شہاب الدین

مسل نمبر11605: میں باسل احمد حسین ولد مکرم مومن احمد حسین صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 30 جون 2005 پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر EWSH87 62/ 376-1-17 سنتوشنگر کالونی حیدرآباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 اکتوبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مومن احمد حسین — العبد: باسل احمد حسین — گواہ: محمد شہاب الدین

مسل نمبر11606: میں غلام فاران احمد ولد مکرم غلام آصف الدین صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 18 اپریل 2006 پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 1/ 486/ -1-16 سعید آباد حیدرآباد تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 اکتوبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: غلام آصف الدین — العبد: غلام فاران احمد — گواہ: محمد شہاب الدین

مسل نمبر11512: میں فوزیہ بشریٰ زوجہ مکرم محمد اشرف احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 1 جنوری 1970 پیدائشی احمدی ساکن رشمی نگر بارا ملا بھاگلپور بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: نیکلس ایک عدد، کان کی بالیاں ایک جوڑی، مانگ ٹیکا ایک عدد، نتھ ایک عدد، ایک انگوٹھی (تمام زیورات 56.82 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی: ایک عدد نکلیس، چین ایک عدد، ایک جوڑی بالی، پائل ایک جوڑی (تمام زیورات 426 گرام) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید آفاق احمد — الامۃ: فوزیہ بشریٰ — گواہ: دیدار الحق

مسل نمبر11607: میں روی خان ولد مکرم حمید خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری تاریخ پیدائش 1 جنوری 1998 تاریخ بیعت 2005ء ساکن گرم براؤ، پوسٹ براؤ، گوالیر صوبہ ایم پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 دسمبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار 3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نثار احمد — العبد: روی خان — گواہ: عمر عبد القدیر

مسل نمبر11608: میں محمد امۃ الہادی بنت مکرم محمد سراج احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 15 جولائی 2000 پیدائشی احمدی ساکن باتھنیواری سٹریٹ الکوٹ گارڈن راجہ مُندری ایسٹ گوداوری آندھرہ پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 اکتوبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد چین 8 گرام، ایک جوڑی بالیاں 1 گرام (تمام زیورات 24 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سراج احمد — الامۃ: محمد امۃ الہادی — گواہ: عمر عبد القدیر

مسل نمبر11609: میں محمد جسیلہ سراج زوجہ مکرم محمد سراج احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 17 اکتوبر 1981 پیدائشی احمدی ساکن باتھنیواری سٹریٹ الکوٹ گارڈن راجہ مُندری ایسٹ گوداوری آندھرہ پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14/ اکتوبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد ہار 19 گرام 24 کیریٹ بصورت حق مہر، ایک عدد چین 8 گرام 24 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سراج احمد — الامۃ: محمد جسیلہ سراج — گواہ: عمر عبد القدیر

مسل نمبر11610: میں محمد حسیب احمد ولد مکرم محمد سراج احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 12 ستمبر 1998 پیدائشی احمدی ساکن: باتھنیواری سٹریٹ الکوٹ گارڈن راجہ مُندری ایسٹ گوداوری آندھرہ پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 اکتوبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سراج احمد — العبد: محمد حسیب احمد — گواہ: عمر عبد القدیر

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

EDITOR MANSOOR AHMAD Mobile. : +91 82830 58886 e -mail : badrqadian@rediffmail.com website : www.akhbarbadr.in www.alislam.org/badr	REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57 ہفت روزہ بدر قادیان Weekly **BADAR** Qadian Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 73 Thursday 18 - January - 2024 Issue. 3	MANAGER SHAIKH MUJAHID AHMAD Mobile : +91 99153 79255 e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

جنگ احد میں جو صحابہ آنحضرت ﷺ کے گرد جمع تھے انہوں نے جو جاں نثاریاں دکھائیں تاریخ انکی نظیر لانے سے عاجز ہے، یہ لوگ پروانوں کی طرح آپ ﷺ کے اردگرد گھومتے تھے اور آپ کی خاطر اپنی جان پر کھیل رہے تھے، جو وار بھی پڑتا تھا صحابہ اپنے اوپر لیتے تھے اور آنحضرت ﷺ کو بچاتے تھے اور ساتھ ہی دشمن پر بھی وار کرتے جاتے تھے سارے یہی کہتے تھے کہ میرا چہرہ آپ ﷺ کے چہرے کے سامنے رہے اور میری جان آپ کی جان کے سامنے اور آپ پر سلامتی ہو آپ پر قربان ہو

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12 رجنوری 2024ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے ذکر ہو رہا تھا۔ اس حوالے سے مزید تفصیل اس طرح ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں دشمن سے سب سے زیادہ قریب تھے اور آپ کے ساتھ پندرہ افراد ثابت قدم رہے۔ آٹھ مہاجرین میں سے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم تھے۔ اور سات انصار میں سے حضرت حباب بن منذر، ابودجانہ، عاصم بن ثابت، حارث بن سمہ، سہل بن حنیف اور سعد بن معاذ اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم تھے۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ آپ کے سامنے تیس افراد ثابت قدم رہے اور سارے یہی کہتے تھے کہ میرا چہرہ آپ ﷺ کے چہرے کے سامنے رہے اور میری جان آپ کی جان کے سامنے اور آپ پر سلامتی ہو آپ پر قربان ہو۔

حضور انور نے فرمایا: مختلف روایات میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہنے والے صحابہ کی تعداد مختلف بیان کی گئی ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ صحابہ آپ کے گرد آتے تھے اور پھر دشمن کے حملے سے حلقہ ٹوٹ جاتا تھا بکھر جاتے تھے پھر اکٹھے ہوتے تھے۔ بہرحال بات یہی ہے کہ صحابہ ثابت قدمی کا نمونہ دکھاتے رہے اور کسی کو یہ خوف نہیں تھا کہ موت آئے گی۔

یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن اپنے صحابہ کی ایک جماعت سے موت پر بیعت لی۔ اس روز آٹھ افراد نے آپ کے دست اقدس پر موت کی بیعت کی۔ ان بیعت کرنے والے خوش نصیبوں کے جو اسماء روایات میں بیان ہوئے ہیں وہ یہ ہیں۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد، حضرت سہل بن حنیف، حضرت ابودجانہ، حضرت حارث بن سمہ، حضرت خباب بن منذر اور حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہم۔ ان میں سے کوئی بھی شہید نہیں ہوا۔

سیرت خاتم النّبیین میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے صحابہ کی ثابت قدمی اور جاں نثاری کے بارے میں لکھا ہے کہ جو صحابہ آنحضرت ﷺ کے گرد جمع تھے انہوں نے جو جاں نثاریاں دکھائیں تاریخ ان کی نظیر لانے سے عاجز ہے۔ یہ لوگ پروانوں کی طرح آپ ﷺ کے اردگرد گھومتے تھے اور آپ کی خاطر اپنی جان پر کھیل رہے تھے۔ جو وار بھی پڑتا تھا صحابہ اپنے اوپر لیتے تھے اور آنحضرت ﷺ کو بچاتے تھے اور ساتھ ہی دشمن پر بھی وار کرتے جاتے تھے۔ یہ چند گنتی کے جاں نثار اس سیلاب عظیم کے سامنے کب تک ٹھہر سکتے تھے جو ہر لحظہ مہیب موجوں کی طرح چاروں طرف سے بڑھتا چلا آتا تھا۔ دشمن کے ہر حملہ کی ہر لہر مسلمانوں کو کہیں کا کہیں بہا کر لے جاتی تھی مگر جب ذرا زور تھمتا تھا مسلمان بیچارے لڑتے بھڑتے پھر اپنے محبوب آقا کے گرد جمع ہو جاتے تھے۔ بعض اوقات تو ایسا خطرناک حملہ ہوتا تھا کہ آنحضرت ﷺ عملاً اکیلے رہ جاتے تھے۔ چنانچہ ایک وقت ایسا آیا کہ آپ کے اردگرد صرف بارہ آدمی رہ گئے اور ایک وقت ایسا تھا کہ آپ کے ساتھ صرف دو آدمی ہی رہ گئے۔ ان جاں نثاروں میں حضرت ابوبکر، علی، طلحہ، زبیر، سعد بن وقاص، ابودجانہ انصاری، سعد بن معاذ اور طلحہ انصاری کے نام خاص طور پر مذکور ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اس حوالے سے آپ کے گرد صحابہ کی جو تعداد مختلف روایتوں میں مختلف آتی ہے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ جب کفار نے رسول اللہ ﷺ کو گھیر لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کون شخص ہے جو ہمارے لئے خود کو بیچ دے گا تو زیاد بن سکن پانچ انصاری صحابہ کے ساتھ کھڑے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے داد شجاعت دیتے دیتے ایک ایک کر کے شہید ہو گئے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک وقت جب قریش کے حملہ کی ایک غیر معمولی لہر اٹھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کون ہے جو اس وقت اپنی جان خدا کے رستے میں نثار کر دے؟ ایک انصاری کے کانوں میں یہ آواز پڑی تو وہ اور چھ اور انصاری صحابی دیوانہ وار آگے بڑھے اور ان میں سے ایک ایک نے آپ کے اردگرد لڑتے ہوئے جان دے دی۔ اس پارٹی کے رئیس زیاد بن سکن تھے۔ جب حملہ ذرا کم ہوا اور دوسرے صحابہ آگئے تو آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ زیاد کو اٹھا کر میرے پاس لاؤ۔ لوگ اٹھا کر لائے اور انہیں آنحضرت ﷺ کے سامنے ڈال دیا۔ اس وقت زیاد میں کچھ کچھ جان تھی مگر وہ دم توڑ رہے تھے۔ اس حالت میں انہوں نے بڑی کوشش کے ساتھ اپنا سر اٹھایا اور اپنا منہ آنحضرت ﷺ کے قدموں پر رکھ دیا اور اسی حالت میں جان دے دی۔

حضرت مصعب بن عمیر کی شہادت کا بھی واقعہ لکھا ہے کہ غزوہ احد کے روز حضرت مصعب جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے کہ ابن قمئہ نے جو گھوڑے پر سوار تھا۔ آپ کے دائیں ہاتھ پر تلوار سے وار کیا اور اسے کاٹ دیا۔ اس پر حضرت مصعب نے جھنڈا بائیں ہاتھ سے تھام لیا۔ ابن قمئہ نے بائیں ہاتھ پر وار کر کے اسے بھی کاٹ ڈالا تو آپ نے دونوں بازوؤں سے اسلامی جھنڈے کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ اس کے بعد ابن قمئہ نے تیسری مرتبہ نیزے سے حملہ کیا اور حضرت مصعب کے سینے میں گاڑ دیا۔ نیزہ ٹوٹ گیا حضرت مصعب گر پڑے۔ جھنڈا تو کسی دوسرے مسلمان نے فوراً آگے بڑھ کر تھام لیا مگر چونکہ مصعب کا ڈیل ڈول آنحضرت ﷺ سے ملتا تھا ابن قمئہ نے سمجھا کہ میں نے محمد ﷺ کو مار لیا ہے۔ یا یہ بھی ممکن ہے کہ اسکی طرف سے یہ تجویز محض شرارت اور دھوکہ دہی کے خیال سے ہو۔ بہرحال اس نے مصعب کے شہید ہو کر گرنے پر شور مچا دیا کہ میں نے محمد (ﷺ) کو مار لیا ہے۔ اس خبر سے مسلمانوں کے رہے سہے اوسان بھی جاتے رہے اور ان کی جمعیت بالکل منتشر ہو گئی۔

جیسا کہ بیان ہوا ہے کہ میدان احد میں چند لمحات کی لاپرواہی نے اسلامی لشکر کی فتح کو وقتی پسپائی میں بدل دیا مگر رسول اللہ ﷺ ہی دنیا کی جنگی تاریخ میں بہترین سپہ سالار اور پر حکمت فوری فیصلوں کے مالک تسلیم کئے جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے جنگ کی بدلتی ہوئی صورتحال پر گہری نظر رکھی۔ چار گنا بڑے لشکر کے سامنے اپنے منتشر اور کمزور لشکر کو اس انداز میں محفوظ کیا کہ دشمن اسلامی لشکر کو پوری طرح کچل دینے کے بدارادے پر عمل نہ کر سکا۔ حضرت مصعب بن عمیر کی شہادت کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اسلامی لشکر کا جھنڈا حضرت علی کو عطا کیا آپ نے اسلامی لشکر کا علم ہاتھ میں لیا اور فتح کے نشہ میں چور دشمنوں کے سامنے ڈٹ گئے۔ آپ کی تلوار ضرب پر ضرب لگا رہی تھی۔ منتشر اسلامی لشکر کے حوصلے بحال کر رہی تھی۔ حضرت علی نے رسول اللہ ﷺ کے گرد جمع چند نفوس پر مشتمل اسلامی لشکر کی چھوٹی سی جماعت کے ساتھ مل کر ایسی جنگ لڑی کہ مشرکین کے نرغے سے نکلنے کا راستہ بن گیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی قیادت میں اس مختصر جماعت نے راستہ بنایا اور میدان جنگ میں موجود منتشر اسلامی لشکر کی طرف بڑھے جو رسول اللہ ﷺ کی شہادت کی خبر سن کر حوصلے ہارتے جا رہے تھے اس لئے مشرکین مکہ نے بھی اسلامی لشکر کی واپسی کو ناکام بنانے کیلئے تابڑ توڑ حملے شروع کر دیئے مگر رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ہٹنے کی حکمت عملی بھی ایسی کامیاب تھی کہ مٹھی بھر نفری نیم دائرے کی شکل میں کندھے سے کندھا ملائے دشمن کے حملوں کو ناکام بناتے ہوئے غیر محسوس انداز میں گھاٹی کی طرف کھسک رہی تھی۔ دشمن نے گھیرا ڈالنے کیلئے بھرپور طاقت کا استعمال کیا مگر آپ ﷺ نے حملہ آوروں کا ہجوم چیر کر راستہ بنا ہی لیا۔

علامہ عبدالرزاق نے زہری سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے رخ انور پر احد کے دن تلوار سے ستر وار کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان تمام کے شر سے بچایا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: لڑائی میں سب سے بہادر وہ سمجھا جاتا تھا جو آنحضرت ﷺ کے پاس ہوتا تھا کیونکہ آپ بڑے خطرناک مقام میں ہوتے تھے۔ سبحان اللہ کیا شان ہے۔ احد میں دیکھو کہ تلواروں پر تلواریں پڑتی ہیں۔ ایسی گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے کہ صحابہ برداشت نہیں کر سکتے مگر یہ مرد میدان سینہ سپر ہو کر لڑ رہا ہے۔ اس میں صحابہ کا قصور نہیں تھا اللہ تعالیٰ نے ان کو بخش دیا بلکہ اس میں بھید یہ تھا کہ تا رسول اللہ ﷺ کی شجاعت کا نمونہ دکھایا جاوے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک موقع پر تلوار پر تلوار پڑتی تھی اور آپ نبوت کا دعوی کرتے تھے کہ محمد رسول اللہ میں ہوں۔

عتبہ بن ابی وقاص نے جو حضرت سعد بن ابی وقاص کا بھائی تھا اس نے آنحضرت ﷺ پر ایک پتھر کھینچ مارا جو آپ کے منہ پر لگا اور آپ کا ایک دانت ٹوٹ گیا اور ہونٹ پھٹ گیا۔ امام ابن حجر عسقلانی بیان کرتے ہیں کہ دانت کا ایک ٹکڑہ ٹوٹا تھا جڑ سے نہیں اکھڑا تھا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص جو عتبہ کے بھائی تھے انہیں جب علم ہوا کہ نبی پاک ﷺ پر حملہ کرنے والا ان کا یہ بھائی تھا تو وہ جوش انتقام میں اسکے تعاقب میں لشکر کے اندر گھس گئے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اس وقت جتنی حرص مجھے اسے قتل کرنے کی تھی شاید ہی دنیا میں کسی اور چیز کی کبھی اتنی ہوئی ہو لیکن عتبہ انہیں چکما دے کر نکل گیا۔ حضرت حاطب کہتے ہیں کہ جب میں نے عتبہ بن ابی وقاص کی شرمناک جسارت دیکھی تو میں نے فوراً آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ عتبہ کدھر گیا ہے آپ نے اس سمت اشارہ کیا جس طرف وہ گیا تھا۔ میں فوراً اس کے تعاقب میں روانہ ہوا یہاں تک کہ ایک جگہ میں اس کو پانے میں کامیاب ہو گیا۔ میں نے فوراً ہی اس پر تلوار کا وار کیا جس سے اسکی گردن کٹ کر دور جا گری۔ میں نے بڑھ کر اسکی تلوار اور گھوڑے پر قبضہ کیا اور اسے لے کر آنحضرت ﷺ کے پاس آیا۔ آپ نے یہ خبر سن کر دو مرتبہ یہ فرمایا۔ رضی اللہ عنک رضی اللہ عنک۔ یعنی اللہ تم سے راضی ہو گیا اللہ تم سے راضی ہو گیا۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم ابوحلمی محمد عکاشہ صاحب آف فلسطین، مکرمہ امۃ النصیر ظفر صاحبہ اہلیہ حیدر علی ظفر صاحب مربی سلسلہ جرمنی، مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم حبیب اللہ کاہلوں صاحب گھٹیالیاں اور مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد ضمیر صاحب بشیر آباد سٹیٹ کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد تمام مرحومین کی نماز جنازہ غائب ادا کی۔

......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad